

Pdf By

M JAWAD ALI  
+971-50-2737867  
[attari5112@hotmail.com](mailto:attari5112@hotmail.com)

# عمران سیر یز

四

سپلش  
پلان

<http://www.birds-library.com/>

## پرانی، کہنیں باتیں، شعر شاعری، سچت، نظریاتیں

# .....زیر کے شکل میں اس تشریف کا اعلان

ادارہ اردو لائبریری

کیوں نگ:

admin@urdu-library.com

ای میل ایڈرس:

# چند باتیں

محترم قارئین! - سلام مسنون - نیا ناول "سپیشل پلان" آپ کے سامنے ہے۔ یہ ناول پلانگ اور کہانی کے لحاظ سے واقعی سپیشل یعنی منفرد انداز کا ہے۔ شاگل کے کردار کے سے تو آپ سب حضرات اچھی طرح واقف ہیں۔ لیکن اس ناول میں شاگل کے ساتھیوں میں دو نئے کرداروں کا اضافہ ہوا ہے۔ جن میں ایک مادام ریکھا اور دوسرا جا گئی۔ ان دونوں کرداروں نے اپنی ذہانت کا رکرداری اور کام کرنے کے منفرد انداز کی وجہ سے واقعی عمران کو بھی زیج کر کے رکھ دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔

سلام

سعاد خان

عمران نے اپنے بیڈروم میں سر نیچے اور ناٹکیں اوپر کے مخصوص ورزش میں مصروف تھا۔ کہ کال نیل بجھنے کی آواز سنائی دی۔

"سیلمان۔ جا کر دیکھنا کون صاحب ہمارے فلیٹ کو با غ سمجھ کر صحیح کی سیر کرنے آگئے ہیں۔ انہیں کہہ دو کہ یہاں کا سیاہ گلاب صرف عمران بیچارے کی قسمت میں ہی لکھا دیا گیا ہے۔" عمران نے دیے ہی ائے کھڑے کھڑے ہائک لگائی۔

"وہ گلاب دیکھنے نہیں آیا گا بلکہ کنوں ڈوڈے دیکھنے آیا ہوگا۔ جو سرخ کچڑیں سے باہر کو لکھنے نظر آ رہے ہیں۔" باور پھی خانے سے سیلمان نے ترکی بہتر کی جواب دیتے ہوئے کہا اگر عمران نے آسے گلاب کہا تھا تو سیلمان بھی کسی سے کم نہ تھا۔ چونکہ عمران سرخ رنگ کے قالین پر الٹا کھڑا ہوا تھا۔ اور اس کے دونوں سرخ و سفید رنگ کے پیر بھی لباس سے باہر نظر آ رہے تھے۔ اس لئے اس نے انہیں سرخ کچڑیں سے نکلنے والے کنوں ڈوڈوں سے تشویہ دے ڈالی تھی۔ اُسی لمحے کال نیل کی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس بار کال نیل مسلسل بجھنے لمحے سیلمان تیز تیز قدم اٹھاتا ہیروںی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سماں تھا جو بڑا تباہی چارہ تھا۔

"یہ علی عمران کا فلیٹ ہے۔" دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی ایک بھاری آواز سنائی دی اور یہ آواز سننے ہی عمران کی لخت بھلی کی سی تیزی سے قلا بازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا اس کی آنکھیں اتنی تیزی سے پھینے لگیں جیسے ابھی کانوں تک پہنچنا تو کیا کانوں کو بھی چیرتی ہوئیں کھوپڑی کی پشت تک پہنچ جائیں گی۔ کیونکہ وہ آواز پہچان گیا تھا اور یہ آواز تھی کافرستان سکرٹ سروس کے چیف شاگل کی۔ اس نے جلدی سے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر انہیں اس طرح گھما یا جیسے اُسے شبہ ہوا کہ کانوں میں اس قدر میل پھنس چکی ہے کہ کانوں تک پہنچنے والی آواز ہی بدلتی ہو۔ اس کے ذہن میں واقعی یہ آوازن کر دھا کہ سا ہوا تھا۔ کیونکہ شاگل اور اس کے فلیٹ پر۔ یہ واقعی اس صدی کا مجموعہ تھا۔

"جی ہاں۔ مگر۔۔۔۔۔" سیلمان کی قدرے جھگجھتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"اُسے کہو کہ کافرستان سکرٹ سروس کا چیف شاگل آیا ہے۔" بولنے والے کا الجہہ بحد رعب دار تھا۔

"جی اچھا۔ آئیے ڈرائیک روم میں تشریف رکھیے۔" سیلمان شاید سیکرٹ سروس کے چیف کے الفاظ سن کر معروب ہو گیا تھا۔ اور پھر قدموں کی آواز راہداری سے ہوتی ہوئی ڈرائیک روم کی طرف بڑھتی سنائی دی۔ اور عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ مردانہ جوتوں کی آواز کے ساتھ ہی اوپھی ایڈی کی جوتنی کی نک بھی شامل تھی۔ اور چلنے والی کا انداز بتارہا تھا کہ وہ نہ صرف نوجوان ہے بلکہ بڑی ادا سے چل رہی ہے۔

عمران کی آنکھیں چک اٹھیں وہ جلدی سے با تھر روم میں گھس گیا۔

"آپ کے مہمان آئے ہیں کافرستان سے۔" سیلمان کی آواز دروازے سے سنائی دی۔ اور پھر سیلمان آگے بڑھ گیا تھا۔ عمران نے جلدی سے غسل کیا اور پھر اپنا مخصوص ٹینکی کلرباس پہن کر وہ با تھر روم سے نکلا اور اطمینان سے چلتا ہوا بیڈ روم سے نکل کر ڈرائیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت حماقتوں کا آبشار کچھ اس قدر روائی سے بہہ رہا تھا جیسے کوئی پہاڑی نالہ اچانک اپنے راستے میں آنے والی رکاوٹ کو توڑ کر پوری رفتار سے بننے لگتا ہے۔ آنکھیں الو کی انحصار کی طرح گول ہو گئی تھیں اور بھپنے ہوئے ہونٹ سیٹی بجانے کے انداز میں ہو گئے تھے۔

"سیلمان۔ ارے سیلمان۔ اس کو ساری رات میرے فراق میں نیند نہیں آئی کہ پوچھنے ہی آپ کچھ ہے۔" عمران نے ڈرائیک روم کے دروازے کے قریب پہنچ کر اوپھی آواز میں کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ غُراپ سے ڈرائیک روم میں داخل ہو گیا۔

"اوہ اوہ۔ اس قدر روشی۔ اوہ کہیں میں انداز ہاتھوں ہو گیا۔" عمران نے اندر داخل ہوتے ہی آنکھیں میں چند ہیاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو زور زور سے ملنے لگا۔

"مس ریکھا۔ یہ ہے علی عمران۔ پاکیشی سیکرٹ سروس کا خاص سیکرٹ ایجٹ۔ اب اسے اچھی طرح سے دیکھو۔" دوسرے لمحے شاگل کی قدرے طنزی سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو مسٹر علی عمران۔" ایک مترجمی نسوانی آواز سنائی دی جیسے کمرے میں جلتہ گنج اٹھا ہو۔

"ارے ارے۔ یہ تو میرے یار پاگل۔ اوہ سوری چھاگل۔ لاحول ولاقوة۔ رعب حسن سے آنکھیں ہی کیا چند ہیاتی ہیں زبان بھی لڑکھڑانے لگ گئی ہے۔ شاگل کی آواز لگتی ہے۔" عمران نے اس طرف آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ واقعی انداز ہو گیا ہو۔

"یہ مس ریکھا ہیں کافرستان سیکرٹ سروس کی نئی سیکرٹ ایجٹ۔" شاگل نے منہ بناتے ہوئے

جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ اس قدر خوب صورت ایجٹ بھلا کیسے سیکرٹ رہ سکتی ہے۔ یہ تو بڑی بد ذوقی ہے۔"

انہیں تو اون پن ایجنت ہونا چاہئے۔ ایک بات ہے۔ تمہاری موجودگی کی وجہ سے ان کا حسن کچھ اور نکھر آیا ہے۔ وہ واقعی ڈارک بیک گرونڈ میں تصویر زیادہ خوب صورت لگنے لگتی ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور صوفے پر بیٹھے ہوئے شاگل نے ہونٹ اس طرح بھیجنے لئے جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ ابھی انھکر عمران کی زبان جڑ سے کھینچ کر پھینک دے۔ ظاہر ہے وہ اب اتنا احمق بھی نہ تھا کہ عمران کا بھر پور طغرنہ سمجھ سکتا۔

"اوہ اوہ۔ زہ نصیب۔ چشم ماروشن دل مانا شاد۔ اوہ سوری۔ یہ ناکا لفظ نجا نے کیوں خود بخود زبان سے پھسل کر درمیان میں گھس آتا ہے۔ مم۔ میرا مطلب ہے۔ دل ما شاد۔ آج میرے غریب خانے میں کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف آزیبل شاگل تشریف لائے ہیں۔ وہ بھی میں ان شکل اور بھی اپنا گھر دیکھتا ہوں۔ دیسے خدا اللتا تو یہی ہے کہ میرا گھر زیادہ صاف ہے۔ بہر حال مجھے تو اپنی اس عزت افزائی پر خوشی سے پھول کر کپا ہو جانا چاہیے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب پہلے سے ایک کپا موجود ہو۔ تو میں بھلا کہاں اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔" عمران کی زبان پوری روائی سے چل پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر باقاعدہ شاگل کا ہاتھ پکڑ کر پوری گرجوٹی سے مصافحہ کر ڈالا۔

"میں یہاں تمہاری بگواس سخنے کے لئے نہیں آیا عمران۔" شاگل نے دانت پیٹتے ہوئے جواب دیا۔

"مہماں کی عزت کرنی پڑتی ہے چتاب۔ اس لئے میں خاموش اور آپ شروع ہو جائیے۔ لیکن شہر ہے۔ پہلے مس ریکھا کا شکریہ تو ادا کر لینے دیجئے۔ واقعی حسن مجسم اگر کسی کو کہا جاسکتا ہے تو مس ریکھا کے لئے یہ لقب بالکل مناسب ہے۔" عمران نے مسکرا کر ریکھا کی طرف مرتے ہوئے کہا۔ اور مس ریکھا نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ مصافحے کے لئے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ سوری۔ نانی اماں کہتی ہیں۔ عورتوں سے مصافحہ نہیں کرنا چاہئے۔ ورنہ شیطان رقص کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس لئے سوری مس ریکھا کہیں مژہ شاگل واقعی رقص نہ کرنا شروع کر دیں۔" عمران نے تیزی سے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ۔ نان سنس۔ چلو ریکھا۔ خواہ مخواہ تمہاری ضد کی وجہ سے میں یہاں آگیا۔ اسے بات کرنے کی بھی تیز نہیں ہے۔" شاگل نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا گیا تھا۔

"اوہ چیف۔ آپ خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ عمران صاحب ایسی باتیں کرتے ہیں کہ مقابلہ کو خواہ مخواہ عرضہ آ جاتا ہے۔ اور اب آپ خود ہی غصہ کر رہے ہیں۔" ریکھا نے شاگل کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے

بڑے لاڈ بھرے بجھے میں کہا۔ اور شاگل کاغذ سے تاہوا چہرہ یک لخت اس طرح ڈھیلا پڑ گیا جیسے ریکھا کے ہاتھ رکھنے سے اس کے جسم میں دوڑنے والا لاکھوں ووٹھ کا کرنٹ غائب ہو گیا ہو۔ عمران اس دوران سامنے والے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔ جیسے کوئی مسافر ریلوے کے مسافرخانے میں دنیا و جہان سے لاتعلق ہو کر بیٹھا ہوتا ہے۔

"عمران صاحب۔ آپ سے مل کر واقعی بے حد خوشی ہوئی ہے۔ میرے ذہن میں آپ کا تصور بالکل ایسے ہی تھا جیسا کہ آپ ہیں۔ میں کافرستان انٹلی جس چیف راجیش و کرم کی اکلوتی بیٹی ہوں۔ میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے کرمنالوجی میں ماسٹر ڈگری حاصل کی ہے۔ چھ ماہ ہوئے میری تعیناتی سیکرٹ سروس میں ہوئی ہے۔ اور سیکرٹ سروس میں تعینات ہونے کے بعد جب مجھے آپ کے متعلق علم ہوا تو میری دلچسپی بڑھ گئی۔ اور میں نے سروس میں موجود آپ کی فائل کو پڑھا۔ اس فائل کے مطابق تو آپ واقعی باکمال سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اس لئے میری ضد پر چیف صاحب گریٹ لینڈ جاتے ہی یہاں اترے ہیں تاکہ آپ سے دو بدو ملاقات ہو سکے۔ ہم ائیر پورٹ سے سیدھے ہی یہاں سے آرہے ہیں۔" ریکھا کی زبان بھی پوری رفتار سے چل رہی تھے۔ وہ واقعی ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی تھی۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔ جب کہ شاگل ہلکے نیلے رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ سے مل کر واقعی بیحد خوشی ہوئی۔ آپ کے والد انٹلی جس چیف ہیں جب کہ میرے والد بھی انٹلی جس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔ آپ نے آکسفورڈ سے کرمنالوجی میں ڈگری لی ہے۔ جب کہ میں نے بڑا عرصہ آکسفورڈ میں جنک ماری ہے۔ البتہ ایک خصوصیت میں آپ آگے ہیں کہ آپ کافرستان جیسی فعال اور با اثر سیکرٹ سروس کی رکن ہیں۔ جب کہ میں پاکیشی کی مختصری سیکرٹ سروس کے لئے کرایے پر کام کرتا ہوں۔ بہر حال مجھے آپ دونوں سے مل کر بیحد خوشی ہو رہی ہے۔" عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے سیلمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور حسبِ دستور ٹرالی ناشتے کے انواع و اقسام کے سامان سے پوری طرح سے مزین تھی۔

"یہ اس فلیٹ کے مالک اور باورپی اعظم سیلمان پاشا ہیں۔ انہوں نے آکسفورڈ سے گلگ میں ڈاکٹریٹ کر رکھی ہے اور جناب آغا سیلمان پاشا صاحب۔ ان سے ملیئے۔ یہ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف آزریبل شاگل ہیں۔ انہوں نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے ہمارے فلیٹ پر اپنے قدم رنجیدہ اور سوری کیا محاورہ ہے قدم رنجیدہ فرمایا ہے۔ اور یہ سیکرٹ سروس کی رکن مس ریکھا ہیں ان کے والد کافرستان انٹلی جس کے چیف ہیں۔ اور انہوں نے آکسفورڈ سے کرمنالوجی میں ماسٹر ڈگری لے رکھی ہے۔" عمران نے پوری تفصیل سے تعارف کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ کو دیکھ کر ہی بیحد خوشی ہوئی تھی۔ مگر اب مل کر اور زیادہ خوشی ہو رہی ہے۔" سیلمان نے دانت نکالتے ہوئے کہا، اور جلدی سے ریکھا سے مصافی کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

"آپ کی نافی اماں نے آپ کو منع نہیں کیا تھا عورتوں سے ہاتھ ملانے سے۔" ریکھانے باقاعدہ سیلمان سے مصافی کرتے ہوئے کہا۔ جب کہ اس دوران شاگل کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی وہ اتنی سختی سے ہوتی بھینچ بیٹھا تھا جیسے اپنے ہونٹوں میں موجود خون خود چوش رہا ہو۔

"ابھی انہوں نے مردؤں سے ہاتھ ملانے سے منع کیا تھا اور عورتوں سے ہاتھ ملانے سے منع کرنے ہی والی تھیں کہ عزرا نیل صاحب نے انہیں خود منع کر دیا۔" سیلمان نے بڑا خوبصورت ساجواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اور سیلمان تیزی سے مژکر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"شاگل صاحب آپ کیوں اس طرح ہونک بھینچ بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا کھٹی ڈکاریں آرہی ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مس ریکھا۔ میں ایک پورٹ جا رہا ہوں۔ اب مجھ سے مزید اس کی بکواس برداشت نہیں ہو سکتی۔ آپ جب چاہیں آ جانا۔" شاگل نے ایک بار پھر جھٹکے سے انٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے عمران یاریکھا کچھ کہتی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ڈر انگ روم سے نکلا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"چیف تھانے آپ کے اتنے الیکٹریکیوں میں حالانکہ آپ ہے ملنے کے بعد تو جانے کو جی ہی نہیں چاہتا۔" ریکھانے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ سیکرٹ سروس کے چیف ہیں۔ اس لئے اوپن ملاقاتوں کے قائل نہیں ہیں۔" عمران نے جواب دیا اور ریکھا بے اختیار ھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بجھے۔ ناشتہ تناول فرمائیے۔ آپ کی بدولت بڑے عرصے بعد مجھے بھی اتنا بھر پور ناشتہ کرنے کا موقع مل رہا ہے ورنہ آغا سیلمان پاشا تو ناشتہ نہ کرنے کے فوائد پر اتنا طویل پیچھر دے سکتے ہیں کہ لف تو کیا ڈر زکا وقت آسکتا ہے۔" عمران نے کہا۔

"بہت خوب۔ بہت دلچسپ۔ آپ میری توقع سے کہیں زیادہ دلچسپ باقیں کرتے ہیں۔ ویسے ایک بات ہے عمران صاحب۔ آپ اس قدر جیہہ اور ہینڈسم ہوں گے اس کی واقعی مجھے توقع نہ تھی۔ مگر آپ یہ مخزوں جیسا بس کیوں پہنچتے ہیں۔" ریکھانے ناشتہ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے۔ تو یہ مخزوں جیسا بس ہے۔ کمال ہے۔ ایک محترم نے باقاعدہ فرمائش کر کے مجھے یہ بس پہنچایا وہ کہہ رہی تھیں کہ اس بس میں تم بڑے بارعب اور باوقار نظر آتے ہیں بالکل گریٹ لینڈ کے کسی

لارڈ جیسے۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور ریکھا بے اختیار نہیں پڑی۔

"اچھا عمران صاحب۔ اب مجھے اجازت دیجئے۔ چیف ائر پورٹ پر یقیناً میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔ ویسے میری طرف سے دعوت ہے کہ آپ جب بھی کافرستان تشریف لاگیں مجھے ضرور ملیں۔" ریکھا نے نشوپپر سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بڑے پڑھ خلوص لجھے میں کہا۔

"یہاں تو آپ کے چیف بس اٹھ کر چلے گئے ہیں وہاں تو وہ ایک لمحے میں ہھکڑیاں پہنادیں گے ویسے اگر ہھکڑی آپ جیسی انگلیں اور خوبصورت ہو تو مجھے پہننے میں قطعاً کوئی اعتراض نہ ہوگا۔" عمران نے کہا۔

"اوہ اس پروپوزل کا شکر یہ۔ میں گریٹ لینڈ سے واپسی پر یقیناً اس پر غور کروں گی۔ اصل میں ہمارے درمیان یہ مذہب کا فرق سب سے اہم ہے۔ ورنہ مجھے آپ کی اس پروپوزل پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔" ریکھانے ایسے لجھے میں جواب دیا کہ عمران کا ہاتھ بے اختیار سر پر پہنچ گیا۔

"شکر یہ۔ لیکن آپ نے غور کرنے کو گریٹ لینڈ سے واپسی تک کیوں ملتے کر دیا ہے۔ کیا گریٹ لینڈ میں آپ کے پاس غور کرنے کی فرصت نہ ہوگی۔" عمران نے بڑی محضوم سے لجھے میں کہا اور ریکھا بے اختیار ہلکھلا کر نہیں پڑی۔

"بہت خوب۔ آپ والقی بے پناہ ذہنیں ہیں۔ کس قدر سادہ انداز سے آپ نے مجھے سے گریٹ لینڈ میں مصروفیات پوچھنے کی کوشش کی ہے۔ ویری سو روی عمران صاحب میں سیکرٹ سروس کی کارکن ہوں۔ اس لئے مجبوری ہے کہ میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی۔ ویسے آپ کی تسلی کے لئے اتنا بتا دیتی ہوں کہ وہاں کی مصروفیات کا آپ کے ملک سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" ریکھانے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران بے اختیار نہیں دیا۔

"کمال ہے۔ اتنی جلدی آپ کا ذہن پوکیس والوں جیسا ہو گیا ہے کہ ہر بات کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہیں۔ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں تو اس لئے پوچھ رہا تھا کہ بہر حال چیف آپ کے ساتھ ہیں۔ اور پھر چیف آپ کی بات اس حد تک مانتے ہیں کہ آپ کی وجہ سے انہوں نے میرے فلیٹ پر بھی آنا گوارا کر لیا۔ ایسی صورت میں آپ کا اتو اخاصاً مخلوق لگ رہا تھا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ریکھا ایک بار پھر نہیں پڑی۔

"یہ تو معلوم ہے کہ میں نے چیف کو پاکیشیا کے ائر پورٹ پر اترنے اور یہاں آنے تک کیسے مجبور کیا ہے۔ ویسے ایک بات ہے۔ چیف کی جو حالت مجھے نظر آ رہی ہے۔ اس سے تو بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جلد ہی چیف اپنی بیوی کو گول کر کے مجھے شادی کی آفر کر دے گا۔" ریکھانے بڑی بے باک لجھے میں کہا۔

"اوہ۔ آپ اپنے چیف کی بیگم سے ملی ہیں کبھی۔" عمران نے چوک کر پوچھا۔

"ہاں۔ بے شمار بار۔ بڑی بھدی سی عورت ہے۔ پھر چیف کی اس سے کوئی اولاد بھی نہیں ہے۔ اور پھر وہ چیف پر رعب بھی بڑا ذلتی ہے۔ لیکن سچ بتاؤ۔ آپ سے ملنے سے پہلے شاید میں چیف کی آفر قبول کر لیتی۔ بہر حال وہ سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ آپ کے مقابلے میں تو مجھے وہ کو انظر آنے لگا ہے۔ ارے ہاں۔ کہیں آپ کو شادی شدہ نہیں ہیں"۔ ریکھانے بات کرتے کرتے چونکر پوچھا۔

"شادی۔ ہاں شادی تک تو ٹھیک ہے۔ لیکن یہ شدہ والا معاملہ۔ یہی گز بڑ ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گذ۔ آپ کی یہ بات سن کر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے آپ بہت لبرل ذہن کے مالک ہیں۔ ویسے بھی عمران صاحب یہ شادی وغیرہ تو رسماں ہی ہیں۔ عورت مرد کے درمیان خواہ مخواہ کی رکاوٹیں۔ کیا ضرورت ہے ان رسماں کی۔ ہونہے۔ قدمیم اور فرسودہ رسماں۔ او کے۔ اب تو غور کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ بس یہی ہو گا کہ کچھ عرصہ میں یہاں آکر رہ جاؤں گی۔ کچھ عرصہ آپ کا فرستان آکر رہ جائیں۔ ویری گذ"۔ ریکھانے سرت سے سرشار لبھے میں کہا۔ اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھیج گئے۔

"یہاں۔ مگر یہاں تو آغازیں پاشا بھی رہتا ہے"۔ عمران نے منہ بیاناتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتارہاتا کہ ریکھا کی اس گفتگو کے بعد اس کا موڈری طرح آف ہو گیا ہے۔

"ارے تو کیا ہوا۔ ہم یہاں کوئی لے لیں گے۔ یہاں میں نے بڑی خوبصورت کوٹھیاں دیکھی ہیں۔ ارے اوہ۔ چیف تو انتظار کرتے کرتے پاگل ہو چکا ہو گا۔ ویسے بھی تبادل فلاں کا وقت ہو چکا ہے۔ او۔ کے۔ بائی۔ بائی۔ گریس لینڈ بے واپسی پر ضرور تمہیں کمال کروں گی۔ ارے کیا تم مجھے ایسے پورٹ ڈر اپ نہیں کرو گے"۔ ریکھانے کہا۔ وہ اب آپ سے تم پر آگئی تھی۔

"اوہ۔ سوری ریکھا۔ نانی اماں کہتی ہیں کہ صحیح یہ اڑن کھولانظر آجائے تو آدمی کا اپنا کھولنا ہی اڑ جاتا ہے۔ اس لئے مجبوری ہے"۔ عمران نے منہ بیاناتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ کبھی تو تم اتنی لبرل باتیں کرنے لگتے ہو کبھی نانی اماں کی فرسودہ باتیں۔ ابھی تمہیں کچھ پاٹ کی ضرورت ہے۔ ٹھیک ہے میں کروں گی۔ او۔ کے۔ بائی۔ بائی"۔ ریکھانے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتی ہوئی پیر و فی دروازے کی طرف دھم سے بیٹھا اور دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"تم جیسا لڑکیوں سے ملنے کے بعد آدمی کے منہ پر خود بخود پاٹ ہو جاتی ہے۔ بلیک پاٹ"۔ عمران نے بڑا تے ہوئے کہا۔

"میری ایک بات کا انکھوں کر سوں لیں۔ یہاں فلیٹ میں رنگ روپیاں نہیں منائی جاسکتیں۔ ہاں۔

یہ شریفوں کا فلیٹ ہے۔۔۔ اُسی لمحے دروازے سے سیلمان کی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تو تم کان کھول کر ہماری باتیں سن رہے تھے۔ کس سے کھالا تھا کان۔ گٹھ گلیز سے۔

یا۔۔۔" عمران نے سراخا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا۔ میں نے نالیا ہے۔ کہ وہ کچھ عرصہ یہاں بغیر شادی کے رہے گی اور کچھ عرصہ آپ وہاں رہیں گے۔ میں ابھی بڑی بیگم صاحبہ کے پاس جا رہا ہوں"۔ سیلمان واقعی بیحد سمجھدہ تھا۔

"اڑے اڑے۔ میں تو تمہارا سکوپ بنارہا تھا۔ ظاہر ہے میں تو یہاں فلیٹ میں کم ہی بھرپور ہوں اور تم اپنا سکوپ خود خراب کرنا چاہتے ہو"۔ عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"میرا سکوپ۔ اوہ اچھا اچھا۔ وہ آپ واقعی بے حد شریف آدمی ہیں۔ لیکن ذرا المبا عرصہ آپ کو باہر بھرنا پڑے گا۔ کسی ہوٹل میں کرہہ ماہانہ بیلیاں دوں پر ایک کپڑا دوں گابے فکر رہیں"۔ سیلمان نے خوشی سے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ ناشتے کا سامان بھی سمیئے چلا جا رہا تھا۔

"مگر وہ اماں بی کو اگر پتہ چل گیا تو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ۔ اڑے ہاں۔ وہ تو مجھے توپ سے اڑا دیں گی۔ ناصاحب نہ۔ میں خود ہوٹل میں کرہے لوں گا۔ آپ تکلیف نہ کریں"۔ سیلمان نے خوفزدہ سے لمحے میں کہا۔ اور پھر جلدی سے ٹرالی و حکیمتا ہوا باہر نکل گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے صوفے سے پشت لگائی اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے قہن میں عجیب سی کھلیلی بھی ہوئی تھی۔ شاگل کا اس طرح سے اچانک اس کے فلیٹ میں آنا اور پھر ریکھا کو یہاں چھوڑ کر واپس چلے جانا۔ یہ ساری باتیں اس کے حق سے اترنہ رہی تھیں۔ دوسرے لمحے ایک خیال آتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھا۔ اور تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے مخصوص کرے میں چلیا وہاں الماری سے اس نے ایک جدید قسم کا گائیکر نکالا اور اسے لے کر وہ پہلے ذرا انگریز روم میں آیا۔ اس نے اس کا بٹن دبادیا۔ لیکن گائیکر خاموش رہا۔ اس نے اس کے نچلے حصے میں موجود ایک اور بٹن دبادیا۔ لیکن اس بار بھی گائیکر خاموش رہا۔ پھر وہ اسے لئے ہوئے راہداری میں آگیا۔ اور پھر دروازے میں ایک لمحہ رک کر وہ باہر نکل آیا۔ گائیکر ہاتھ میں لئے وہ سیڑھیاں اترتا اور پھر نیچے موجود اپنے گیراج کی طرف بڑھ گیا۔ گیراج کا آٹو بیک لاک کھول کر وہ اندر گیا۔ لیکن گائیکر سے جب یہاں بھی کوئی آواز نہ نکلی تو اس نے گیراج بند کیا اور واپس فلیٹ میں آ کر اس نے گائیکر کو آف کر کے الماری میں رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔ اسے دراصل خیال آگیا تھا کہ کہیں شاگل یا اس ریکھانے فلیٹ میں کسی جگہ کوئی ڈکٹافون یا کوئی بم وغیرہ نہ چھپا دیا ہو۔ لیکن یہ جدید گائیکر جو نہ صرف ڈکٹافون کی نشاندہی کر دیتا تھا بلکہ اس میں ہر قسم کے بہوں کی نشاندہی کرنے کا ستم بھی موجود تھا۔ خاموش رہا تھا۔

اس کا مطلب تھا کہ اس کا یہ خیال غلط ہے۔

واپس ڈرائیک روم میں آ کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لیں۔ ائیر پورٹ انکوارری"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپرنشنڈنٹ آف سڑول انگلی جنس فیاض سپلینگ"۔ عمران کا لہجہ خاصہ بار عرب ہو گیا تھا۔

"اوہ یہیں سر۔ حکم سر"۔ دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ انتہائی مرعوب بانہ ہو گیا تھا۔

"گریٹ لینڈ جانے والی فلاٹ موجود ہے یا نہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"اوہ موجود ہے سر۔ لیکن دس منٹ بعد وہ پرواز کر جائے گی"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"پنجرز آپریشن فیجر سے بات کرو"۔ عمران نے تیز لمحے میں کہا۔

"لیں سر۔ ہولڈ کریں سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مرد ایک آواز سنائی دی۔

"لیں سر۔ میں پنجرز آپریشن فیجر بول رہا ہوں۔ فرمائیے"۔ بولنے والے کا لہجہ بھی مودبانتہ تھا۔  
اس کا مطلب تھا کہ انکوارری آپریشن نے اس کا تعارف پہلے ہی فیجر سے کرا دیا تھا۔

"کافرستان سے گریٹ لینڈ جانے والی فلاٹ سے ایک صاحب مسٹر شاگل اور ایک لڑکی مس ریکھانے یہاں بڑیک جرنی کی ہے۔ انہیں کیسے اس کی اجازت دی جائی"۔ عمران نے تیز لمحے میں کہا۔

"اوہ۔ لیں سر۔ ان کے پاس ڈپلومیک پاسپورٹ تھے سر۔ اور اس صورت میں ہم انہیں اجازت دینے کے پابند تھے سر۔ دیسے وہ اب دوسری فلاٹ جوائی جانے والی ہے۔ اس پر گریٹ لینڈ جاری ہے ہیں سر"۔ فیجر نے جواب دیا۔

"اس فلاٹ میں کتنے پنجرز کے پاس ڈپلومیک پاسپورٹ تھے"۔ عمران نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"صرف یہ دو پنجرز تھے جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھا اور ساتھ ہی اس نے سیلمان کو آواز دی۔

"جی صاحب"۔ سیلمان کسی جن کی طرح فوراً ہی دروازے میں آموجود ہوا۔

"لانگ ریٹ ٹرانسپر لے آو"۔ عمران نے کہا اور سیلمان خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

عمران خاموش بیٹھا ہوا ہونٹ چبائے چلا جا رہا تھا۔

"کیا مصیبت ہے صحیح نجانے کس کی شکل دیکھ لی ہے"۔ عمران نے دروازے سے باہر قدموں کی آواز سنتے ہی اوپنجی آواز میں بڑ بڑاتے ہوئے کہا۔

"آئینہ دیکھا تھا آپ نے۔ میں چشم دید گواہ ہوں"۔ سیلمان نے اندر داخل ہوتے ہی طنزیہ لجھ میں کہا۔ وہ کسی کمپیوٹر کی طرح عمران کا مزاج شناس ہو گیا تھا۔

"اے تو آئینے میں جو بد صورت آدمی نظر آ رہا تھا وہ تم تھے"۔ عمران نے مکراتے ہوئے جواب دیا۔

## ارڈول اپر لپی

"کمال ہے۔ اب اتنی بھی خوبصورت نہ تھی مس ریکھا کہ آپ اپنی شکل ہی پہچانے سے انکاری ہو گئے ہیں۔ شکل تو اللہ میاں بناتا ہے۔ آپ کا کیا قصور"۔ سیلمان نے ترکی پر ترکی جواب دیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

اور عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار نہ پڑا۔ اس نے ٹرانسپر پر فریکنی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔ اور ٹرانسپر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز نکلنے لگی۔ لیکن عمران خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے خود کوئی کال نہ کی۔

"لیں۔ ناٹران ائٹڈ بگ اور"۔ چند لمحوں بعد ہی ٹرانسپر سے کافرستان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکستو اور"۔ عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔

"لیں سرا اور"۔ دوسری طرف سے ناٹران نے انتہائی مودبانہ لجھے میں کہا۔

"کافرستان سیکرٹ سروس میں ایک لڑکی مس ریکھا شامل ہوئی ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ ملی ہے کہ وہ کافرستان کے ایٹھی جنس چیف راجہش و کرم کی اکلوتی بیٹی ہے۔ کیا یہ رپورٹ درست ہے اور"۔ عمران نے سخت اور سپاٹ لجھے میں کہا۔

"لیں سر۔ آپ کو ملنے والی اطلاع درست ہے جناب اور"۔ ناٹران نے جواب دیا۔ دیے عمران نے اس کے لجھے میں موجود حیرت کے عصر کو بخوبی محسوس کر لیا تھا اور وہ مسکرا دیا۔

"اس کے پورے کوائف کیا ہیں اور"۔ عمران نے پوچھا۔

"جتاب۔ اس نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے کرمنالوجی میں ماسٹرڈگری کی ہے۔ بیحد پیاک اور آزاد خیال لڑکی ہے۔ یہاں وہ گزشتہ چھ ماہ سے موجود ہے۔ لیکن ان چھ ماہ میں بیشا رائکینڈل سننے میں آرہے ہیں۔ سیکرٹ سروس کے چیف شاگل تو اس سے ہر وقت ساتھ ساتھ لٹکائے پھر تارہتا ہے۔ ویسے وہ بیحد ذہین اور تیز طراز لڑکی ہے۔ مارشل آرٹ میں اس کے پاس بلیک بیٹھ ہے۔ نشانہ بازی میں بھی خاصی مہارت رکھتی ہے۔ بس سراس قدر کوائف مجھے معلوم ہیں۔ کیونکہ زیادہ تفصیلی انکو اُری تو میں نے نہیں کرائی جتاب۔ کیونکہ بظاہر تو اس کی اتنی اہمیت نہیں ہے اور"۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ شاگل اور یہ ریکھا دونوں ڈپلویٹ پاسپورٹوں پر گریٹ لینڈ گئے ہیں اور"۔ عمران نے پوچھا۔

"نوسر۔ مجھے تو ایسی کوئی رپورٹ نہیں ملی اور"۔ ناٹران نے جواب دیا۔

"تم فوراً تفصیلی معلومات حاصل کرو کہ ان کا اس دورے کا اصل مقصد کیا ہے اور پھر مجھے رپورٹ دوا اور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے کلائی پر موجود گھڑی میں وقت دیکھا اور پھر شیلفون کاریسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبرڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لیں۔ گولڈن کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک او ازنائی دی۔

"میں ایکریمیا سے بول رہا ہوں۔ پی۔ اے۔ ٹو۔ لارڈ ہنکن۔ مسٹر آرٹھر سے فوری بات کرنی ہے۔ اس وقت وہ یقیناً کلب میں ہوں گے"۔ عمران نے خالصتاً ایکریمیں لجھے میں کہا۔

"اوہ۔ لیں سر۔ مسٹر آرٹھر موجود ہیں۔ آپ ایک منٹ ویٹ کریں۔ میں ابھی بات کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر واقعی ایک منٹ بعد ایک اور آواز ریسیور پر اجھری۔

"آرٹھر بول رہا ہوں۔ فرمائیے"۔ بولنے والا کا لجھے خالصتا کا رو باری تھا۔

"شپٹ کی کوئی اطلاع نہیں آئی آرٹھر۔ اس نے فوراً ڈیلپوری ہاؤس پہنچ کر تحقیقات کرو۔ چیف بس پانچ منٹ بعد خود بات کریں گے"۔ عمران نے کاروباری لجھے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اور پھر گھڑی دیکھ کر پانچ منٹ بعد اس نے دوبارہ فون کاریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبرڈائل کرننا شروع کر دیئے۔

"لیں۔ آرٹھر اٹھنگ"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی آرٹھر کی مود بانہ سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔ عمران نے اس باراً ایکسٹو کے مخصوص لجھے میں کہا۔

"لیں سر"۔ آرٹھر نے اسی طرح مود بانہ لجھے میں پوچھا۔

"پاکیشیا دار الحکومت سے ایک فلاٹ نے ابھی گریٹ لینڈ کے لئے فلائی کیا ہے۔ اس میں

کافرستان سیکرت سروس کے چیف شاگل اور سیکرت سروس کی ایک رکن مس ریکھاڈ پلوینک پاسپورٹوں پر گریٹ لینڈ آر ہے ہیں۔ پاسپورٹوں پر نام اصل ہیں۔ تم نے ان کی وہاں مصروفیات کو تفصیلی طور پر چیک کر کے رپورٹ دینی ہے اور" عمران نے اسی طرح سپاٹ لجھے میں کہا۔

"لیں سر"۔ آرٹھرنے جواب دیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تاکہ دانش منزل جا کر بلیک زیر و کواب تک ہونے والے تمام واقعات سے آگاہ کر دے۔ تاکہ وہ ناٹران اور آرٹھر کی روپورٹیں ریسیور کر سکے۔

اردو لائچر یہی کا پیغام

اردو لائچری اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موثر پہچان اور اردو وقار میں کے لئے بہترین اور دلپس پاکتہ فراہم کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لے جیئے۔ ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کتاب گھر کو مدد دینے کے لئے آپ:

۱۔ اردو لائچر یہی پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے سپانسرز کو وزٹ کریں۔ ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔

۲۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھی ناول اکتاب کی کمپوزنگ (ان پیچ فائل) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیئر کرئے کے لئے اردو لائبریری کو دیجئے۔ **اپ سائنس فلسفہ** (ان)

"تم نے اچھی طرح سے دیکھ لیا عمران کو۔ اب بتاؤ کیا تم یہ کام کر سکتی ہو یا نہیں۔" کری پر بیٹھے ہوئے شاگل نے قدرے سخت لبجے میں سامنے بیٹھی ہوئی ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بالکل کر سکتی ہوں چیف۔ یہ احمد تو میرے لئے کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اسے تو میں آسانی سے تینگی کا ناج چھاؤں گی۔" ریکھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا کرو گی تفصیلی طور پر اپنی پلانگ بتاؤ۔ یہ شخص حدود رجہ شا طرا اور عیار آدمی ہے۔" شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"چیف۔ میں نے بڑی سادہ سی پلانگ کی ہے۔ میں اپنے پرس میں کوڈ۔ کا عذر رکھوں گی اور اسے موقع دوں گی کہ وہ اسے پڑھ لے۔ چونکہ وہ آپ کو میرے ساتھ دیکھ چکا ہے۔ اس کے کا عذر پڑھتے ہی وہ یقیناً ہماری مرضی کے عین مطابق سوچے گا اور اس کے بعد ہمارے مشن کی کامیابی کا سفر شروع ہو جائے گا۔ بعد میں کیا حالات پیدا ہوتے ہیں یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔" ریکھا نے جواب دیا۔

"لیکن وہ بیحد شکی مزاج آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہرے تک پہنچ جائے۔" شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کیسے پہنچے گا۔ جب اصل مشن کا مجھے بھی علم نہیں ہے تو اسے کیسے پہنچ لگ سکے گا۔ اور پھر جو بھی تحقیقات کر لے گا وہ اس نتیجے پر پہنچے گا جس پر ہم اسے پہنچانا چاہتے ہیں۔" ریکھا نے اعتماد بھرے لبجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ اس کا مطلب ہے میں حکومت کو اس پلان کی منتظری کی اطلاع دے دوں تاکہ اس پر باقاعدگی سے کام شروع ہو سکے۔" شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیں چیف۔ عمران سے ملاقات سے پہلے واقعی مجھے یہ پلان مشکل نظر آ رہا تھا۔ لیکن اب یہ پلان کامیاب رہے گا۔" ریکھا نے جواب دیا اور شاگل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے کمرے کی الماری کھولی اور اس میں ایک جدید قسم کا ٹرانسپورٹر اٹھایا اور اسے لا کر باہر میز پر رکھ دیا۔

"تم باہر جا کر دیکھو۔ وہ ہماری ٹگرانی کرنے والا کیا کر رہا ہے۔ اگر وہ قریب ہو تو اسے کم از کم ایک گھنٹے تک دور لے جا کر الجھاؤ۔ میں اس دوران ساری پلانگ مکمل کرلوں گا۔" شاگل نے کہا اور ریکھا

سرہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ شاگل چند لمحوں تک خاموشی بیٹھا رہا۔ اور پھر اس نے کوٹ کی اندر ونی جیب سے ایک چھوٹا سا پاکس نکالا۔ اور اس پر موجود چند بٹن پر لیں کر دیئے۔ آئے میں سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ یہ آله جدید قسم کا گائیکر تھا جوڈ کٹا فون کو چاہے وہ اس آئے سے پانچ سو گز کی رنج میں کیوں نہ موجود ہو چیک کر لیتا تھا۔ لیکن اگر ایسا ہوتا تو پھر اس پر موجود اکل کی سوتی حرکت میں آ جاتی۔ اور اس میں سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگتی لیکن سوتی بھی اپنی جگہ ساکت تھی اور آئے میں سے سیٹی کی آواز بھی نہ نکل رہی تھی۔ اس نے یقیناً یہ کہہ ہر قسم کے ڈکٹافون سے محفوظ تھا۔ اس نے آئے کوڑا دور موجود ایک تپائی پر رکھا۔ اور خود ٹرانسیمیٹر پر فریکنوسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہلیو ہلیو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کا نگ اور۔" شاگل نے تیز تیز لمحے میں

اردو لامپر پر لی

کہا۔

"لیں۔ پر ائم مشر آف کافرستان ائندگ یو اور۔" چند لمحوں بعد ایک بھاری مگر باوقار آواز

ٹرانسیمیٹر سے نکلی۔

"سر۔ مس ریکھا تو یہی چاہتی ہیں اور۔" شاگل نے مود پاٹھ لجھے میں جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"اس کا مطلب ہے پلان پر عمل کیا جاسکتے ہے اور۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیں سر۔ مس ریکھا تو یہی چاہتی ہیں اور۔" شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم ایسا نہیں چاہتے اور۔" دوسرے طرف سے وزیر اعظم صاحب نے چونک

کر پوچھا۔

"سر۔ اصل بات یہ ہے کہ مجھے اس پلان کی کامیابی پر اب بھی شک ہے۔ جس قدر عمران اور اس

کے ساتھیوں کو میں جانتا ہوں نہ آپ جانتے ہیں نہ راجیش و کرم صاحب جانتے ہیں۔ اور مس ریکھا تو خیر بالکل ہی نہیں جانتیں۔ عمران حد سے زیادہ شاطر اور عیاد آدمی ہے۔ اگر وہ اس پلان کی حقیقت تک پہنچ گیا تو وہ ہمارا

پلان ہم پر ہی الٹ دے گا اور۔" شاگل نے کہا۔

"اوہ یہ بات تم کیسے کہہ رہے ہو۔ میں نے اس کی مکمل فائل دیکھی ہے اور راجیش و کرم بھی پرانے

اور تجربہ کار آدمی ہیں۔ اور مس ریکھا تو انتہائی ذہین لڑکی ہے اور یہ ساری پلان بنایا ہی اس بنیاد پر گیا ہے کہ عمران انتہائی ذہین اور شاطر آدمی ہے۔ کسی ذہین اور شاطر آدمی کو استعمال کرنے کے لئے ایسا ہی پلان چاہئے۔ اس طرح اس کی ذہانت اور شاطر پن خود بخود الجھ کر اس دھارے پر چلنا شروع ہو جائیں گے۔ جس

پڑھم اسے چلانے چاہتے ہیں اور۔۔۔ وزیر اعظم نے سخت لمحے میں کہا۔

"سر آپ نئے منتخب ہو کر آئے ہیں۔۔۔ اس نے سر آپ صرف فائل کی حد تک اس عمران کو جانتے ہیں۔۔۔ اور فائل اور حقیقت میں بے پناہ فرق ہوتا ہے۔۔۔ سابقہ وزیر اعظم صاحب نے بھی اسی طرح انتہائی گہرا پلان بنایا تھا۔۔۔ پاکیشیا کی ایسی آبدوز کی انونزی گرپ تبدیل کرنے والا منصوبہ۔۔۔ لیکن آخر میں نتیجہ کیا لکھا کہ وہ مری طرح فلاپ ہو گیا۔۔۔ باقی رہے راجیش و کرم صاحب۔۔۔ تو وہ پرانے ضرور ہیں لیکن ان کا کبھی براہ راست عمران پاکیشیا سکرٹ سروس سے واسطہ نہیں پڑا۔۔۔ بہر حال آپ پا اختیار ہیں جیسا چاہیں۔۔۔ میں نے صرف اپنے خدشات کا ذکر کیا ہے اور۔۔۔ شاگل نے جواب دیا۔

"تم فخر مت کرو مسٹر شاگل۔۔۔ ذہانت صرف عمران کی میراث نہیں ہے۔۔۔ اس کے علاوہ بھی لوگ ذہانت رکھتے ہیں اور تم دیکھنا کہ یہ پلان جو میں نے بنایا ہے کس طرح کامیاب ہوتا ہے۔۔۔ تم بس اسی طرح کرتے جاؤ جس طرح میں کہتا ہوں۔۔۔ کیونکہ اس پلان کے علاوہ ہمارے پاس کوئی چارہ کا رنجیں ہے۔۔۔ اس نے ہم نے ہر صورت میں کامیاب کرنا ہے۔۔۔ اپنے ملک کی خاطر۔۔۔ اپنے ملک کے چالیس کروڑ عوام کے مقادرات کی خاطر اور۔۔۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔۔۔ آپ قطعاً بے فکر ہیں۔۔۔ میں اور میری سروس اس کی کامیابی کے لئے اپنے خون کا آخی قدرہ تک بہادرے گی اور۔۔۔ شاگل نے اس بارا انتہائی پُر جوش لمحے میں کہا۔

"پہلے تم مجھے اب تک ہونے والی تمام کارروائی کی تکملہ روپورٹ دو۔۔۔ تاکہ میں اس سے صحیح نتائج

نکال سکوں اور۔۔۔ وزیر اعظم نے سرت بھرے لمحے میں کہا۔

"سر آپ کی حکم کے مطابق ہم نے پاکیشی ائیر پورٹ پر بریک جرنی کی۔۔۔ چونکہ ہم دونوں کے پاس ڈپلویٹ پاسپورٹ تھے۔۔۔ اس نے ہمیں بریک جرنی کی اجازت دے دی گئی۔۔۔ ہم دونوں ائیر پورٹ سے نکلے اور ٹیکسی پکڑ لی اور سید ہے عمران کے رہائشی فلیٹ پر پہنچ گئے۔۔۔ وہاں جا کر پلان کے مطابق میں چند لمحے بیٹھ کر واپس ائیر پورٹ آگیا۔۔۔ جب کہ ریکھا کو وہاں چھوڑ دیا۔۔۔ پھر ریکھا آدمی گھنٹے کے بعد واپس آگئی۔۔۔ اور ہم دونوں دوسری فلاٹ کے زریعے گریٹ لینڈ پہنچ گئے۔۔۔ یہاں ہمارے استقبال کے لئے فارن ایجنسٹ موجود تھا۔۔۔ وہ ہمیں کوئی تک چھوڑ گیا۔۔۔ اس دوران ہمیں معلوم ہو گیا کہ ایک آدمی ہماری گمراہی کر رہا ہے۔۔۔ لیکن ہم نے نہ اسے چھیڑانہ چھپنے کی کوشش کی۔۔۔ یہاں آ کر میں نے ریکھا سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ عمران کو ڈیل کر لے گی۔۔۔ چنانچہ میں نے اسے گمراہی پر موجود آدمی کو الجھانے کے لئے باہر بیٹھ دیا اور اب خود آپ کو کال کر رہا ہوں اور۔۔۔ شاگل نے سپاٹ لمحے میں تفصیل روپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پلان کے عین مطابق اس عمران کا ذہن الجھ گیا ہے۔ تمہارا اور یکھا کا اس طرح اچانک اس کے پاس جانا اور پھر یہاں گریٹ لینڈ آنا۔ اور اس کے کسی آدمی کی غرفانی کرنے کا مطلب ہے کہ اس نے اس اصل بات کی تلاش شروع کر دی ہے جیسا کہ ہم چاہتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اب واقعی پلان پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے کافستان میں بھی تمہارے اور یکھا کے گریٹ لینڈ کے ٹورکی ٹوہ لگانے کے لئے آدمی مقرر کر دیے ہوں گے۔ اور جب اُسے گریٹ لینڈ اور کافستان دونوں طرف سے ایک جیسی رپورٹ ملے گی تو پھر وہ لازماً اُسی پڑی پر چڑھائے گا۔ جس پر ہم اُسے چڑھانا چاہتے ہیں اور۔" وزیر اعظم کے لمحے میں عجیب سی سرت تھی۔

"آپ کا تجزیہ بالکل درست ہے جناب وہاں کافستان میں بھی اس کے ایجنس موجود ہیں اور۔" شاگل نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ اب تم ایسا کرو کہ یکھا کو ساتھ لے کر ٹوائے لینڈ پہنچ جاؤ۔ وہاں تھرڈ ایونیو میں ایک جادوگر کا شال ہے۔ یہ جادوگر قم لے کر ایک شعبدہ دکھاتا ہے۔ تم اُسے جا کر کافستانی کرنی دینا وہ اسے لوٹا دے گا کہ گریٹ لینڈ کرنی دی جائے۔ تم پھر اسے گریٹ لینڈ کرنی دے دینا۔ اس پر وہ ایک شعبدہ دکھاتے گا۔ کہ وہ جادو سے ایک مکان ظاہر کرے گا۔ اس مکان کے اوپر ایک نمبر لکھا ہوا ہو گا۔ تم وہاں سے اس نمبر والے اصل مکان میں چلے جائیں۔ اس مکان کے اندر ایک آدمی مسٹر جیک رہتا ہے۔ تم اُسے جا کر ملتا اور اُسے اپنا اور یکھا کا تعارف کرانا۔ وہ تمہیں ایک لفاف دے گا۔ تم اس لفاف کو لے کر واپس کافستان آ جانا۔ اس لفاف کی اس طرح حفاظت ایسا کرنا چیسا یہ اختیاری اہم ترین راز ہو۔ اور پھر کافستان آ کر مجھے ملتا۔ وہاں اس پلان کا دوسرا مرحلہ شروع ہو گا۔ مجھے گئے ہوا اور۔" وزیر اعظم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیں سر۔ بالکل سمجھ گیا ہوا اور۔" شاگل نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے اب کام شروع کر دوا اور اینڈ آل۔" وزیر اعظم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا۔ شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسیور آف کیا۔ ساتھ ہی اس نے ایک طرف تپائی پر پڑا گائیک اٹھایا اُسے بھی آف کیا اور پھر گائیک تو اس نے جیب میں ڈال لیا جب کہ ٹرانسیور اس نے واپس الماری میں رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گھرے اشتیاق کے اثرات ظاہر تھے۔ جیسے اُسے اب سارے کام میں لطف آنے لگ گیا ہو۔



"ہو سکتا ہے یہ مس ریکھا ہی شاگل کو مجبور کر کے آپ سے فلیٹ میں لے کر آئی ہو۔ آخر آپ اس کی آمد کو اس قدر شک کی نگاہ سے کیوں دیکھ رہے ہیں"۔ بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس بات کا مجھے یقین ہے کہ شاگل جیسا آدمی کسی صورت میں بھی میرے فلیٹ میں بغیر کسی مقصد کے نہیں آ سکتا۔ اور تم دیکھنا جلد یا بدیر یہ مقصد سامنے آہی جائے گا"۔ عمران نے جواب دیا۔ اور بلیک زیر و نہس پڑا۔

"عمران صاحب۔ دراصل آپ کو غصہ اسی بات پر آرہا ہے کہ شاگل ریکھا کے ساتھ کیوں آیا۔ وہ اکیلی آتی"۔ بلیک زیر و نے کہا اور عمران بے اختیار نہس پڑا۔

"اے واقعی۔ اب مجھے بھی اپنے غصے کی حقیقت سمجھ آئی ہے۔ لیکن آدھا غصہ شاگل پر ہے تو آدھا سیماں پر بھی ہے۔ جو نہ صرف کن سوپیاں لیتا رہا۔ بلکہ ان کے جانے کے بعد اس نے اماں بی کو روپورٹ دینے کی بھی دھمکی دے ڈالی"۔ عمران نے کہا اور اس بار بلیک زیر و قہقهہ مار کر نہس پڑا۔ وہ دونوں اس وقت والش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھے۔ اور عمران کو یہاں پہنچے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے۔ چونکہ گریٹ لینڈ اور کافرستان دونوں ملکوں میں کسی طرف سے بھی ابھی تک کال نہ آئی تھی۔ اس لئے وہ کپ کپ شپ کرتے ہوئے وقت گزار رہے تھے۔

"اسی لمحے ترا نسیمیر سے کال کی آواز ابھری اور وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کافرستان سے کال ہے"۔ بلیک زیر و نے فریکنی ڈائل دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ترا نسیمیر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو بیلو۔ ناٹران کا نگ اور"۔ ترا نسیمیر آن ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایسکلو اور" عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

"سر۔ سیکرٹ سروس کے آفس سے ایک اہم اطلاع ملی ہے۔ شاگل اور مس ریکھا دونوں گریٹ لینڈ کوئی اہم اور سیکرٹ دستاویز کے حصول کے لئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ اس دستاویز کا تعلق شوگران سے متحقہ جزیرہ کارلوس اپر تیار ہونے والے کسی ایسے ہتھیار سے ہے جو گریٹ لینڈ وہاں خفیہ طور پر تیار کر رہا ہے۔ اگر یہ ہتھیار کافرستان کے ہاتھ آجائے تو پھر کافرستان فوجی لحاظ سے نہ صرف پاکیشی بلکہ شوگران جیسی سپر پا اور کا بھی

کامیابی سے دفاع کر سکتا ہے۔ بس سراتی رپورٹ ملی ہے اور "نائزان نے کہا اور عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"یہ انتہائی اہم اطلاع ہے۔ گریٹ لینڈ کا اس جزیرے کا روsap مکمل کنزول ہے۔ اور ہو سکتے ہے کہ اس ہتھیار کو وہاں تیار کرنے کی وجہ یہ ہو کہ گرینٹ لینڈ پر پاورز کے مقابلے میں اس پورے علاقے پر ایک پار انپا کنزول کر لینا چاہتا ہو۔ بہر حال اب تم نے مسلسل ان کے اس پر اسرار مشن کی گھرانی کرنی ہے اور جیسے ہی کسی اہم بات کا علم ہو مجھے رپورٹ دینی ہے اور"۔ عمران نے تیز لمحے میں کہا۔

"لیں سرا اور"۔ نائزان نے جواب دیا۔ اور عمران نے اور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"عمران صاحب۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی کہ اس قدر اہم مشن پر جاتے ہوئے وہ نہ صرف یہاں رکا بلکہ آپ کے فلیٹ میں بھی آیا۔ ایسے مشن تو انتہائی خفیہ طور پر سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ اب دیکھئے اگر وہ یہاں نہ آتا تو ہمیں اس مشن کے بارے میں کیسے معلوم ہوتا"۔ بلیک زیر و نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"تم ابھی تک ان کا مقصد نہیں سمجھے۔ میرے فلیٹ میں آنے کا مقصد کیا ہے کہ وہ ہمیں اپنے اس مشن سے آگاہ کرنا چاہتے تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ ہم سے تو انہیں یہ مشن چھپانا چاہئے تھا۔" بلیک زیر و نے انتہائی حیرت سے چونکہ کروں اپنے پوچھا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ شوگران اور کارلوسا کے درمیان لکھاقدیم تازعہ چلا آ رہا ہے۔ شوگران کے سپر پاور بنتے سے پہلے کتنے طویل عرصہ تک اقوام متحدة میں کارلوسا جیسا چھوٹا سا جزیرہ شوگران جیسے وسیع علاقے کی نمائندگی کرتا رہا ہے۔ اور اب شوگران نے گریٹ لینڈ پر دباوڈا ہوا ہے۔ کہ کارلوسا جزیرہ شوگران کا حصہ ہے اس لئے اس کے حوالے کیا جائے لیکن گریٹ لینڈ مسلسل اس معاملے کوٹا تا چلا آ رہا ہے۔ اب سوچو اگر گریٹ لینڈ وہاں ایسا ہتھیار بنا رہا ہے جس سے اس پورے علاقے کا فوجی توازن درہم برہم ہو سکتا ہے تو لازماً شوگران بھی اس ہتھیار میں دلچسپی لے گا۔ اور وہ کبھی نہ چاہے گا کہ کارلوسا میں ایسا ہتھیار موجود ہے۔ ادھر کافرستان بھی اپنے آپ کو شوگران کے مقابلے میں فل سپر پاور بنانے کے لئے دن رات جدوجہد کر رہا ہے۔ لیکن ظاہر ہے وہ شوگران کے مقابلے میں نہیں آ سکتا۔ ان ساری باتوں کو ذہن میں رکھ کر سوچو کہ اس قدر اہم مشن کو خاص طور پر ہماری نظر وہ میں لے آنے سے ان کا کیا مقصد ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یہی مقصد ہو سکتا ہے کہ یا تو ہم خود اس ہتھیار کو حاصل کرنے کے لئے دوڑ پڑیں یا پھر شوگران کو

اس کی اطلاع دے دیں۔ بلیک زیر و نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"بالکل بھی مقصد تھا۔ تم صحیح نتیجے پر پہنچ ہو۔" عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات واقعی قابل غور ہے۔ دوامکانی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کافرستان چاہتے ہیں کہ ہم اس ہتھیار کو حاصل کریں اور کافرستان اسے ہم سے اڑا لے جائے۔ یا اگر یہ ہتھیار شوگران کے ہاتھ لگ جائے اور پاکیشیا اس سے محروم رہ جائے۔ یا پھر وہ ہتھیار کو وجود میں نہیں آنے دینا چاہتے۔ اس نے انہوں نے اپنے طور پر پلان بنایا ہے کہ شوگران یا پاکیشیا کو اس چکر میں ملوث کر دیا جائے۔ اصل بات تو اس وقت ہی سامنے آ سکتی ہے جب اس ہتھیار کی نوعیت کا علم ہو سکے۔" عمران نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید بات چیت ہوتی ٹرانسیسٹر پر ایک بار پھر کال آ گئی۔

"گریٹ لینڈ سے کال ہے۔" ایک بار پھر بلیک زیر و نے فریکونسی ڈائل دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ آر تھر کالنگ اوور۔" گرینٹ لینڈ میں فارن ایجنت آر تھر کی آواز سنائی دی۔

<http://www.urdu-library.com> ایسکلو اوور۔" عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

"باس۔ انتہائی اہم ترین خبر ہے۔ شاگل اور مس ریکھا جب گریٹ لینڈ کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پہنچ تو وہاں کافرستان فارن ایجنت ان کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ وہ انہیں ایک کوئی میں پہنچا کر واپس چلا گیا۔ پھر شاگل اور مس ریکھا تو وہاں رہا جب کہ ریکھا اس کوئی سے نکل کر میں مارکیٹ چلی گئی۔ میں کی مارکیٹ میں اس نے باقاعدہ سے شارپنگ کی۔ پلک فون بو تھے دو تین کالپیں کیس کے کالیں آسکفورد میں کی گئیں۔ اس کے بعد وہ واپس کوئی پہنچ گئی۔ شاگل کی ہنگرائی کے لئے وہاں اپنے ایک ماتحت کو چھوڑ آیا تھا۔ پھر تھوڑی دری کوئی میں رکنے کے بعد وہ دونوں ایک کار میں بیٹھ کر یہاں کے مشہور تفریحی علاقے ٹوائے لینڈ گئے۔ وہاں جادوگر کے ایک شاہ پر انہوں نے ایک شعبدہ دیکھا۔ جادوگر کو شاگل نے پہلے کافرستانی کرنی میں ٹوکن خریدنے کے لئے منہٹ کرنے کی کوشش کی لیکن جادوگر نے کافرستانی کرنی لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر گریٹ لینڈ کی کرنی دی گئی۔ جادوگر نے ہوا میں ایک مکان کی تصویر اپنے شعبدے سے دکھائی اس مکان پر ٹوٹی دون پر شریٹ کا پتہ صاف پڑھا جاتا تھا۔ یہ وہاں سے نکل کر سیدھے پر شریٹ گئے۔ وہاں واقعی بالکل ویسا مکان موجود تھا۔ جیسا جادوگر نے اپنے شعبدے سے دکھایا تھا۔ یہ دونوں اندر چلے گئے اور کافی دری وہاں رہنے کے بعد وہاں سے سیدھے واپس اپنے رہائش گاہ پر آ گئے۔ ان کی اس پڑا سر ارائل و حرکت پر میں چوک پڑا۔ اور پھر میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے اس مکان میں رہنے والے کو کور کیا۔ یہاں ایک او ہیز عمر آدمی جیک نامی رہتا

ہے۔ اس پر جب ہم نے تشدید کیا تو اس نے بتایا کہ وہ انجینئر ہے اور کارلوسا کی ایک خفیہ لیبارٹری میں کام کرتا ہے۔ اور ایک ماہ کی رخصت لے کر یہاں آیا ہے۔ کیونکہ اس کی والدہ بے حد یہاں تھی وہ اس کی عیادت کے لئے آیا ہے۔ اس نے بتایا کہ کافرستانی ایجنٹوں کو اس خفیہ لیبارٹری کا نقشہ بھاری قیمت کے عوص فروخت کیا ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق اس خفیہ لیبارٹری میں گریٹ لینڈ ایک اہم ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ اس ہتھیار کا کوڈ نام آرجا سی ہے۔ اور یہ ہتھیار کسی بھی ملک کے دفاعی سسٹم کو مکمل طور پر مغلوب کر دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ میں اس سے اس دستاویز کی ایک نقل حاصل کر لی ہے۔ جسے میں نے سپھل کارگو کے ذریعے پاکیشیا بھجوادیا ہے۔ اور شاگل اور ریکھا جیک سے واپسی کے بعد سیدھے ائیر پورٹ گئے۔ انہوں نے وہاں ایک سپھل جیٹ جہاز چارٹرڈ کیا اور فوری طور پر کافرستان کے لئے پرواز کر گئے ہیں اور "آرٹھر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ معلوم کیا کہ جیک کا کافرستانی حکام سے کیسے رابطہ ہوا اور" عمران نے سپاٹ لجھ میں کہا۔

"لیں سر۔ جیک نے بتایا ہے کہ جب وہ کارلوسا میں تھا تو وہاں اس کا ایک کافرستانی ہوٹل والا دوست بن گیا تھا۔ اور پھر اس آدمی نے اسے اکسایا کہ وہ اس لیبارٹری کا نقشہ تیار کر کے اسے دے تو وہ کافر دولت اسے دلا سکتا ہے۔ اس ہوٹل والے کے ذریعے جیک کی کافرستان کے اعلیٰ حکام سے ڈائریکٹ بات چیت ہوئی۔ اور اس نقشے کی قیمت طے ہوئی اور یہ طے پایا کہ نقشہ گریٹ لینڈ میں اس سے حاصل کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے خفیہ طور پر نقشہ حاصل کیا۔ اور پھر والدہ کی عیادت کے لئے جو ہسپتال میں داخل ہے وہ ایک ماہ کی رخصت لے کر یہاں آیا ہے۔ اور یہاں نے وہ نقشہ فروخت کر دیا ہے اور" آرٹھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ اور ایندھ آں" عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ اور بلیک زیر دنے ٹرانسیور آف کر دیا۔ عمران کی پیشانی پر ٹکنیس آہر آئی تھیں۔

"عجیب گورکھ دھنده سا بن گیا ہے۔ کوئی بات سمجھ میں ہی نہیں آرہی"۔ عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ لیکن بلیک زیر و خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے کوئی تبصرہ نہ کیا کیونکہ وہ عمران کے موڈ کو اچھی طرح پہچانتا تھا اور جب عمران سوچنے کے موڈ میں ہوتا وہ حتی الامکان مداخلت کرنے سے گریز کرتا تھا۔

"اتھ اسانی سے جیک نے سب کچھ بتا دیا۔ اور اس قدر اہم آدمی کو وہاں گریٹ لینڈ میں گرانی بھی نہیں ہو رہی اور اس کا پتہ بھی ایک جادوگر نے شعبدے سے بتایا۔ اور پھر نقل بھی مل گئی۔ ہمیں بھی چیچے لگایا گیا۔ شاگل اور ریکھا اس طرح کھلے عام وہاں جا کر اس سے وہ نقشہ بھی لے آئے۔ آخر اس ساری کارروائی کا

اصل مقصد کیا ہو سکتا ہے"۔ عمران نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب جو کچھ ہم سوچ رہے ہیں ایسا نہیں ہے۔ شاگل کی فطرت کو آپ جانتے ہیں وہ آحمد آدمی ہے۔ اور ریکھا کو ساتھ اس نے صرف اپنی حسن پرست طبیعت کی وجہ سے رکھا ہوا ہے۔ اور ہو سکتا ہے واقعی ریکھانے اُسے مجبور کیا ہو۔ اور وہ آپ کے فلیٹ میں آگئیا ہو۔" بلیک زیر و نے کہا۔

"نہیں طاہر۔ شاگل اس قدر احمد نہیں ہے۔ جس قدر تم اسے سمجھتے ہو۔ اور اس بات کا کیا جواز ہے کہ وہ اپنے اصل ناموں اور اصل حیلوں میں سفر کر رہے ہیں۔ لیکن پاسپورٹ ڈپلومیٹک ہیں۔ ڈپلومیٹک پاسپورٹوں کا مقصد ہی بھی تھا کہ وہ پاکیشیا میں بریک جرنی کر کے میرے فلیٹ میں آئیں ورنہ دوسرے کسی بھی پاسپورٹ کے ہوتے ہوئے وہ بریک جرنی نہ کر سکتے تھے۔ پھر جاتے ہوئے عام فلاٹ میں جانا اور آتے ہوئے چارڑی جہاز میں آنا۔ نہیں یہ سب کچھ کسی خاص مقصد کے لئے کیا جا رہا ہے۔ اور تمیں وہ خاص مقصد تلاش کرنا ہے۔" عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال میں تو ہمیں یہ نقل شوگران سیکرٹ سروس کو بھی دینی چاہیئے۔ پھر وہ جانیں اور  
لیبارٹری"۔ بلیک زیر و نے جواب دیا۔  
<http://www.urdu-library.com>  
"نہیں۔ اگر واقعی ایسا ہتھیار بن رہا ہے تو یہ پاکیشیا کے لئے بھی انتہائی اہم ہے۔ شوگران لاکھ  
ہمارا دوست سہی لیکن یہ ہتھیار وہ کسی بھی صورت میں نہ دے گا"۔ عمران نے سر ہلاٹے ہوئے جواب دیا۔  
"پھر اب کیا پروگرام ہے"۔ بلیک زیر و نے کہا۔

"تم ناٹران کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ شاگل سے اس دستاویز کی کاپی حاصل کر کے بھیجیے۔ ادھر آر تھر کی بھیجی ہوئی نقل جب پہنچ جائے تو پھر مجھے اطلاع کرنا۔ ان دونوں دستاویزات کو دیکھنے کے بعد کوئی فیصلہ ہو گا۔" عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کہاں جا رہے ہیں"۔ بلیک زیر و نے پوچھا۔

"میں سرسلطان کے پاس جا رہا ہوں وہ سیکرٹری خارجہ ہے اس لئے کارلوسا، گریٹ لینڈ اور شوگران کے موجودہ تعلقات کے بارے میں ان کے پاس تازہ ترین اطلاعات موجود ہوں گی شاید ان اطلاعات سے کوئی مفید بات سامنے آجائے۔" عمران نے جواب دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا پیر و فی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مس ریکھا۔ تم پر اب دو ہری ذمہ داری آپڑی ہے۔ تم نے جہاں علی عمران کو ڈیل کرنا ہے وہاں چیف شاگل کو بھی ساتھ ہی ٹریٹ کرنا ہے"۔ ادھیڑ عمر و وزیر اعظم نے مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھی ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ کیسے۔ چیف شاگل کو ٹریٹ کرنے کا کیا مطلب۔ میں کبھی نہیں"۔ ریکھا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میری شاگل سے گفتگو ہوئی ہے اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وہ اس عمران سے ذہنی طور پر مرجوب ہے اس گفتگو کے دوران اس نے کوشش بھی کی کہ میں یہ پلان ڈریپ کر دوں۔ لیکن تمہارا یہ پلان چونکہ مجھے ذاتی طور پر بے حد پسند آیا تھا۔ اس لئے میں نے اسے ڈریپ کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ شاگل مشن کے دوران ذہنی مرعوبیت کی بنا پر ضرور پلان میں رکاوٹیں ڈالنے کا باعث بنے گا۔ اس لئے تم نے ساتھ ساتھ اسے اس ٹریٹ کرنا ہے کہ پلان ناکام نہ ہو"۔ وزیر اعظم نے جواب دیا اور ریکھا مسکرا دی۔

"آپ کا شکر یہ جناب۔ یہ آپ کی ذہانت ہے جناب کہ آپ کو یہ پلان پسند آیا ورنہ پچھی بات تو یہ ہے کہ اس پلان کی مخالفت میرے فریڈی نے بھی کی۔ وہ بھی اس علی عمران سے بیحد مرجوب ہیں"۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے اس کی فائل دیکھی ہے۔ وہ واقعی بے حد ذہین ہے تم اس سے براور است ملی ہو۔ تمہارا ذاتی اندازہ کیا ہے"۔ وزیر اعظم نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"وہ واقعی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اس پلان کی کامیابی کے بعد اسے بھی یہ احساس ہو جائے گا کہ ذہانت صرف اُسی کے حصے میں نہیں آئی۔ ویسے جناب کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ چیف کو اس مشن سے ڈریپ کر دیا جائے اور اس مشن انچارج مجھے ہنا دیا جائے۔ اس طرح میں زیادہ آزادی سے کام کرسکوں گی"۔ ریکھا نے کہا۔

"میں نے خود بھی یہی بات سوچی تھی۔ لیکن پھر تمام پوائنٹس پر غور کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ عمران کو ڈاچ دینے کے لئے شاگل کی موجودگی ضروری ہے۔ ورنہ شاید عمران کو بالکل اس طرح

ڈاچ نہ دیا جائے کے جس طرح کہ ہم چاہتے ہیں۔ اب تم خود یک ہوش اگل کی بجائے اگر تم خود اکیلی جا کر عمران سے ملتیں اور اسے بتاتیں کہ تم کافرستان سیکرٹ سروس کی رکن ہو تو وہ یقیناً زیادہ پرواہ نہ کرتا لیکن شاگل کے ساتھ ہونے کی وجہ سے ہمارے پلان کے عین مطابق حرکت میں آگیا۔ اس نے گریٹ لینڈ میں بھی تمہاری نگرانی شروع کر دی اور اب تو یہ رپورٹ بھی مل چکی ہے کہ پلان کے عین مطابق اس کے آدمی جیک کر سر پر سوار ہو گئے۔ اور جیک نے معمولی سے تشدید کے بعد انہیں نہ صرف تفصیل بھی بتا دی بلکہ اس نقشے کی کاپی بھی ان کے حوالے کر دی۔ ادھر بھی مجھے یقین ہے کہ شاگل جو نقشہ لایا ہے اس کی کاپی بھی حاصل کر لی گئی ہو گی۔ اور اب عمران ان دونوں کاپیوں کو سامنے رکھ کر فصیلہ کر لے گا وہ قطعی ہمارے حق میں جائے گا۔ وزیر اعظم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جناب۔ چیف شاگل کی ذہنی سطح ہرگز اس عمران کے مقابلے کی نہیں ہے۔ اس لئے اب تک وہ مسلسل ہر مشن میں عمران کے مقابلے میں ناکام ہوتے رہے ہیں۔ اب بھی مجھے خطرہ ہے کہ کہیں ان کی وجہ سے اس قدر شاندار پلان ناکام نہ ہو جائے اور ہمیں بجائے فائدہ حاصل ہونے کے اثنانقصان ہو جائے۔" ریکھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اس عمران کے ساتھ ساتھ تمہیں چیف شاگل کو بھی ٹریٹ کرنا پڑے گا۔ ویسے میں نے اُسے کہی بتا دیا ہے کہ یہ پلان میرا ذاتی ہے۔ اگر میں اُسے بتاؤتا کہ یہ پلان ریکھا کا ہے تو وہ حاصل نہ اپ آدمی ہے خواہ مخواہ تم سے اکھڑ جاتا۔" وزیر اعظم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور ریکھا نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی گفتگو ہوتی میز پر رکھے ہوئے میلی قون کی گھنٹی بج انجھی اور روزِ ریکھا نے چونک کر ریسیور اٹھایا۔

"لیں۔" وزیر اعظم کا لہجہ تحکما نہ تھا۔

"سر۔ سیکرٹ سروس کے چیف شاگل بات کرنا چاہتے ہیں۔" دوسری طرف سے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"بات کرو۔" وزیر اعظم نے کہا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شاگل کی آواز سنائی دی۔

"شاگل بات کر رہا ہوں جناب۔" شاگل کا لہجہ مودہ بانہ تھا۔

"لیں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کیا ہے۔" وزیر اعظم نے اُسی طرح سخت لہجے میں پوچھا۔

"جناب مشن کے بارے میں ایک اہم ترین اطلاع ملی ہے لیکن یہ اطلاع ایسی ہے کہ فون پر نہیں

بتابی جا سکتی اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں خود حاضر ہو جاؤں۔ دوسری طرح سے شاگل نے مود بانہ لجھے میں کہا۔

"ٹھیک۔ آ جاؤ۔ میں منتظر ہوں۔ مس ریکھا بھی یہاں موجود ہیں۔" وزیر اعظم نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے آثار تھے۔

"آپ پریشان ہو گئے ہیں۔ خیریت ہے۔" ریکھا نے چونک کر پوچھا۔

"شاگل کی کال تھی۔ وہ کہہ رہا ہے کہ مشن کے سلسلہ میں کوئی اہم اطلاع ملی ہے جسے وہ فون پر نہیں بتانا چاہتا۔" وزیر اعظم نے کہا اور ریکھا بھی چونک پڑی۔ لیکن اس نے کوئی بات نہ کی۔

پھر تقریباً پندرہ منٹ کے بعد انہوں کام کی مترجم گھنٹی نجٹھی۔

"لیں۔" وزیر اعظم نے ریسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"چیف آف سیکرٹ سروس ملاقات کرتا چاہتے ہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ بھیج دو۔ اور سنو۔ دوسرے حکم تک کوئی ڈسٹرنس نہ ہو۔" وزیر اعظم نے سخت لجھے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں کے بعد دروازہ کھلا اور شاگل اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے ادب سے وزیر اعظم کو سلام کیا اور ریکھا کے ساتھ والی کرکی پر بیٹھ گیا۔ ریکھا نے صرف سر ہلا کر اس کو سلام کیا تھا۔ جس کا جواب شاگل نے بھی سر کی ہلکی کی جنتیش دے کر دے دیا تھا۔

"ہاں مسٹر شاگل۔ آپ کیا اطلاع لے کر آئے ہیں۔" وزیر اعظم نے خنک لجھے میں کہا۔

"جتاب۔ کارلوس ایبارٹری میں ہمارے ایجنت نے اہم اطلاع بھیج گی ہے۔ اور مزید ہدایات طلب کی ہے۔ یہ کوڈ ڈلیٹر ہے۔ میں نے ساتھ کاغذ پر اسے ڈی کوڈ کر دیا ہے۔" شاگل نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر باقاعدہ اٹھ کر بڑے ادب سے لفافہ وزیر اعظم کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ اور دوبارہ کرکی پر بیٹھ گیا۔ ریکھا کے چہرے پر بھی تجسس کے آثار نمایاں ہو گئے۔ وزیر اعظم نے لفافہ کھولا اور پھر اس میں سے کاغذ باہر نکال لئے۔ اور ایک ایک کاغذ کو پڑھنے لگے۔

"اور۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا سارا پلان ہی ختم ہو گیا۔" وزیر اعظم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب جتاب۔ کیا اطلاع ہے۔" ریکھا نے انتہائی تشویش بھرے لجھے میں پوچھا۔

"ایجنت نے اطلاع دی ہے کہ کارلوس ایبارٹری کا سائنسدان پروفیسر مرنی روڈ ایکسپریسٹ میں

"ہلاک ہو گیا ہے"۔ وزیر اعظم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ ریکھا کی طرف اچھا دیا۔ "ہلاک ہو گیا ہے۔ ویری بیڈ"۔ ریکھا نے بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اور انھوں کو اس نے

وزیر اعظم کا پھینکا ہوا کاغذا ٹھایا اور اسے پڑھنے لگی۔ اس کا چہرہ اس وقت سخت متوجہ نظر آ رہا تھا۔

"اس کا مطلب ہے مس ریکھا کہ آپ کا اس قدر ذہانت بھرا پلان ابتدائی سچ پر ہی نہ صرف ناکام ہو گیا۔ بلکہ اب الٹا ہمارے لئے مسائل بھی کھڑے ہو گئے"۔ وزیر اعظم نے انتہائی فکر مندانہ لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور وزیر اعظم کی بات سن کر خاموش بیٹھا ہوا شاگل چونکہ ریکھا کی طرف دیکھنے لگا۔

"تو۔ تو یہ پلان مس ریکھا نے بنایا تھا۔ ویری گذ"۔ شاگل نے تحسین آمیز لمحے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ پلان مس ریکھا کا تھا۔ لیکن اب یہ کے معلوم تھا کہ پروفیسر مرنی اس طرح اچانک مر جائے گا"۔ وزیر اعظم نے کہا۔

**اردو لانگ بربری**

"واقعی جناب یہ بات تو کسی کے ذہن میں آہی نہ سکتی تھی کہ آرجاسی کا اصل خالق پروفیسر مرنی پلان بنایا کہ اصل آرجاسی کو پاکیشیا اور شوگران کے حوالے کرو یا جائے تاکہ اور اس حاصل کر کے مطمئن ہو جائیں۔ جب کہ ہمارے پاس اس کو فیل کرنے والا نظام موجود ہو گا۔ اس طرح ہم جس وقت چاہیں گے ان کا یہ دفاعی سسٹم فیل کر کے انہیں قطعی بے بس کر سکتے ہیں اور پھر شوگران اور پاکیشیا دونوں پر کافرستان آسانی سے دفاعی کنڑوں حاصل کرے گا۔ اس بنا پر ہم نے جان بوجھ کر اس لیبارٹری کا نقشہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہچایا اور انہیں آرجاسی کے بارے میں آگاہ کیا۔ اور ادھر ہم کافرستان کے لئے آرجاسی حاصل کرنے والے جائیں گے ادھر پاکیشیا از خود یا پھر شوگران سمیت یا صرف شوگران ہمارے مقابلے پر آئے گا اور ہم ناکام ہو گر واپس آجائیں گے۔ اس طرح آرجاسی سسٹم ان کے پاس پہنچ جائے گا اور وہ اپنے آپ کو فاتح سمجھ لیں گے ادھر اس کا فیل کرنے والا سسٹم ہمارے پاس ہو گا۔ اصل فاتح ہم ہوں گے۔ اب آرجاسی تو تکمیل کے قریب ہے لیکن اس کا اپنی سسٹم ظاہر ہے پروفیسر مرنی نے کافرستان میں ہماری لیبارٹری میں تیار کر کے دینا تھا۔ لیکن پروفیسر مرنی کی اس اچانک موت سے ساری صورتحال بدل گئی۔ اب تو پاکیشیا اور شوگران یا صرف پاکیشیا آگے بڑھ کر اصل آرجاسی حاصل کر لیں گے اور ہم نہ صرف منہ دیکھتے رہ جائیں گے بلکہ ایک لحاظ سے ہم خود دفاعی لحاظ سے پاکیشیا کے اندر چلے جائیں گے"۔ ریکھا نے انتہائی تشویش بھرے لمحے میں کہا۔

"اب تو اس عمران کو اس آرجاسی سے آگاہ کرنا ہی سراسر حفاظت نظر آ رہا ہے۔ اب تو وہ بھوت کی طرح اس کے پیچے لگ جائے گا۔ لیبارٹری کا نقشہ اور محل و قوع اس تک پہنچ چکا ہے۔ اب کیا کرنا

چائے"۔ وزیر اعظم نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اب تو ایک صورت ہے کہ ہم پا کیشیا سے پہلے اس لیبارٹری پر ریڈ کر کے وہاں سے آرجاسی اور اس کا فارمولہ اڑا لیں۔ دوسری کوئی صورت نہیں ہے"۔ ریکھانے جواب دیتا ہوا کہا۔

"اس صورت میں بھی تو پا کیشیا سیکرٹ سروس اسے چھوڑنے پر تیار نہ ہوگی وہ یہاں کا فرستان آجائے گی۔ اب یہ کوئی چھوٹا سا ہتھیار تو نہیں ہے کہ ہم اسے کہیں چھپا کر رکھ لیں پورا دفاعی سسٹم ہے"۔ وزیر اعظم نے جواب دیا۔ اور ریکھا ہونٹ چباتی ہوئی خاموش ہو گئی۔

"جتنا ب۔ ہو سکتا ہے کہ اس پروفیسر نے آرجاسی کے اینٹی فارمولے کو کہیں تحریر کر کے رکھا ہوا ہو۔ ابھی ہمارے علاوہ اس کا کسی کو علم نہیں ہے۔ اس لئے اگر وہ ہمیں مل جائے تو بھی ہمارا مسئلہ تحلیل ہوئی جائے گا"۔ شاگل نے کہا۔

"نہیں۔ میری اس پروفیسر منی سے طویل گفتگو ہوئی ہے۔ وہ ایسا آدمی نہیں تھا کہ تحریر کرے اس آرجاسی کا فارمولہ تحریر نہیں کیا تھا"۔ وزیر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب۔ اگر واقعی ایسی بات ہے تو پھر ایک صورت رہ جاتی ہے کہ آرجاسی کی تھیکیل سے پہلے اس لیبارٹری کو ہی اڑا دیا جائے۔ اس طرح یہ آرجاسی والا مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا ورنہ تولا زما پا کیشیا اور شوگران اسے لے اڑاں گے۔ بلکہ ہو سکتا ہے ایکریمیا اور رو سیاہ بھی کو دپڑیں۔ اور گریٹ لینڈ جس نے اس فارمولے کی تھیکیل پر ارب پونڈ کے اخراجات کئے ہیں۔ وہ کب اسے چھوڑنے پر آمادہ ہو گا"۔ ریکھانے کہا۔

"ہاں اب آخری صورت تو یہی رہ گئی ہے۔ کاش! یہ پروفیسر منی نہ مرتا۔ شوگران اور پا کیشیا کے ایجنٹوں کے حرکت میں آتے ہی لازماً غریث لینڈ کے ایجنٹ بھی حرکت میں آ جائیں گے۔ اور پھر رو سیاہ اور ایکریمیا کو یقیناً اس کا علم ہو جائے گا۔ اگر ہم نے اسے حاصل بھی کر لیا تب بھی یہ ہمارے لئے بیکار ہو گا۔ کیونکہ اس طرح ہمارا ملک ان سب کے ایجنٹوں کی آما جگاہ بن جائے گا"۔ وزیر اعظم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جتنا ب۔ اگر لیبارٹری تباہ کرنی ہے تو یہ کام فوری طور پر انتہائی آسانی ہے ہو سکتا ہے"۔ شاگل نے کہا۔

"فوری طور پر اور آسانی سے۔ وہ کیسے" وزیر اعظم نے چونکہ کر حیرت بھرے لجھے میں پوچھا۔

"جتنا ب ہمارا ایجنٹ لیبارٹری میں اہم عہدے پر فائز ہے۔ اور اُسی کے ذریعے ہی ہمیں اس ہتھیار کا علم ہوا۔ اور اُسی کے ذریعے ہی پروفیسر منی سے رابطہ ہوا اور تمام بات چیت طے ہوئی۔ اگر ہم اپنے اس ایجنٹ کو فوری طور پر تباہ کرنے کا حکم دے دیں۔ تو چونکہ وہ اندر موجود ہے۔ اس لئے آسانی سے ایسا کر لے

گا۔۔۔ شاگل نے جواب دیا۔

"اور ویری گذ مشر شاگل۔ آپ کے متعلق میری رائے غلط ثابت ہو رہی ہے۔ آپ تو بے حد ذہین آدمی ہیں۔ کیا آپ یہاں سے اس اجنبی سے بات کر سکتے ہیں۔"۔ وزیر اعظم نے تحسین آمیز لمحے میں کہا۔

"لیں سر۔ اگر پیش لائگ ریچ ٹرانسپر مہیا ہو جائے یا پھر مجھے ہیڈ کوارٹر جا کر بات کرنا پڑے گی۔"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"یہاں تو ایسا ٹرانسپر موجود نہیں ہے۔ بہر حال آپ ہیڈ کوارٹر سے مانگوا لیں لیکن یہ بات چیت یہاں میرے سامنے ہی ہونی چاہیئے۔"۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ فون پر ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کر دیں۔ میں مانگوا لیتا ہوں۔"۔ شاگل نے مودبادہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور وزیر اعظم نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھالیا۔

"لیں سر۔" دوسری طرف سے پی۔ اے کی آواز ابھری۔

"سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر سے ملاؤ۔" وزیر اعظم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جناب۔ اگر ایک اور کام ہو سکے تو ہمارا پلان پھر جھی کمکل ہو سکتا ہے۔" ریکھانے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ ریکھا کوئی بات کرتی ٹیلی فون کی گھنٹی نج اٹھی اور وزیر اعظم نے چونکر رسیور اٹھالیا۔

"لیں۔" وزیر اعظم نے تھکمانہ لمحے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر لائیں پر ہے جناب۔" دوسری طرف سے پی۔ اے کی مودبادہ آواز گوئی۔

"ٹھیک ہے بات کراؤ۔" وزیر اعظم نے کہا اور رسیور شاگل کی طرف بڑھا دیا۔ شاگل نے جلدی سے سائیڈ پر جا کر رسیور لے لیا اور پھر اس نے اپنے نائب کو پیش لائگ ریچ ٹرانسپر وزیر اعظم کے مخصوص چبری میں پہنچانے کا حکم دے کر رسیور رکھ دیا۔

وزیر اعظم نے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر نمبر پر لیں کیا اور دوسری طرف موجود سیکرٹ چیف کو اس نے ہدایات دیں کہ جیسے ہی سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر سے ٹرانسپر آئے اُسے یہاں بھجوادیا جائے۔

"ہاں اب ہتاو مس ریکھا کہ تم کیا کہہ رہی تھیں۔" وزیر اعظم نے انٹر کام کا رسیور رکھتے ہوئے ریکھا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جناب آرجا سی تکمیل کے قریب ہے۔ اور سائنس لیہار ٹریوں کا طریقہ ہے کہ جو کچھ وہاں تیار

ہوتا ہے۔ اس کی باقاعدہ تفصیل رکھی جاتی ہے۔ اس لئے لازماً آرجاسی کی تفصیل بھی وہاں موجود ہوگی۔ اگر ہمارا الجٹ یہ تفصیل حاصل کرنے کے بعد لیبارٹری کو تباہ کر دے۔ اور تفصیل ہمیں پہنچا دے تو اس کے مدد سے ہم یہاں اپنی کسی لیبارٹری میں خفیہ طور پر آرجاسی تیار کر سکتے ہیں۔ اس طرح ساری دنیا میں سے کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ ہمارے پاس آرجاسی موجود ہے۔ کیونکہ پروفیسر مرنی کی ہلاکت اور لیبارٹری کی تباہی کے بعد یہ مشن ہمیشہ کے لئے ختم سمجھا جائے گا۔ ریکھانے کہا۔ اور وزیرِ اعظم کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"اوہ ویری گذ۔ ایک بار پھر تم نے اپنی بے پناہ ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے مس ریکھا۔ واقعی اگر ایسا ہو جائے تو ہمارا ملک ناقابل تسلیم ہو جائے گا۔ اور پاکیشیا۔ شوگران اور گریٹ لینڈ ٹینیوں کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا۔ ویری گذ۔" وزیرِ اعظم نے کہا۔

"واقعی جناب۔ مس ریکھا کی بے پناہ ذہانت نے مجھے بھی حیران کر دیا ہے۔" شاگل نے بھی بڑے خلوص بھر لجھے میں کہا۔ وہ حقیقتاً مس ریکھا کی ذہانت سے متاثر نظر آرہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اس مشن کا جو بھی نتیجہ نکلا۔ بہر حال میں نے مس ریکھا کو سینکڑ چیف کے عہدے پر ترقی دینے کا فیصلہ کر دیا ہے آپ دونوں ملکوں کو واقعی اہم کارتا ہے سراجامدے سے سکتے ہو۔"

"اوہ۔ میں مس ریکھا کو سینکڑ چیف بننے پر دلی مبارکباد دیتا ہوں۔" شاگل نے فوراً ہی کہا۔ اس کے لجھے میں واقعی خلوص موجود تھا۔ یقیناً وہ بھی مس ریکھا کی ذہانت کا قائل ہو گیا تھا۔

"شکریہ جناب۔ میں ہمیشہ آپ کے ملک کے اور چیف شاگل کے اختاذ پر پورا اتروں سیکرٹ سروں میں سب سے جو تحریر ہونے کے باوجود اتنی جلدی اُسے اس قدر بڑا عہدہ مل رہا تھا۔

"میں بھی اسے اپنے لئے انتہائی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ مس ریکھا میری سینکڑ چیف بن گئی ہیں۔ اس طرح یقیناً کافرستان کی سیکرٹ سروس اس قابل ہو جائے گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ کر سکے۔" شاگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے قکر ہیں چیف اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے دن واقعی گئے جا چکے ہیں۔" ریکھانے بڑے اختاذ بھرے لجھے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا دروازہ کھلا اور دو چپڑا سیکل رنچ ٹرنسپریٹ کا پیک ڈبہ اٹھائے اندر داخل ہوئے۔

"اُسے ایک طرف رکھ دو اور جاؤ۔" وزیرِ اعظم نے سخت لجھے میں کہا اور دونوں چپڑا سیکل نے ڈبہ کمرے کی سائیڈ میں موجود ایک چھوٹی میز پر رکھا اور پھر سلام کر کے واپس چلے گئے۔ شاگل تیزی سے اٹھا اور

اس نے ڈبے کوکھوں کراس میں سے پیش ٹرانسیور نکالا۔ اور اسے اٹھا کر وزیر اعظم صاحب کی میز پر رکھ دیا۔ اور پھر اس نے اس پر مخصوص فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کے۔ ایس۔ ایس۔ ون کانگ زیرون اور۔" شاگل نے تیز لمحے میں بار بار فقرہ دہراتا شروع کر دیا۔

"لیں۔ زیرون اشنڈنگ اور۔" چند لمحوں کے بعد ہی ٹرانسیور سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"زیرون۔ اس وقت میں پی۔ ایم صاحب کے پیش روم سے تمہیں کال کر رہا ہوں۔ وہ بذات خود بھی یہاں موجود ہیں۔ تمہارا کوڈ لیٹر ہمیں موصول ہو گیا ہے اور اس لیٹر نے ہمارا تمام پلان ہی نہ صرف ختم کر دیا ہے بلکہ اس سے ملک انتہائی خوفناک خطرے سے بھی دوچار ہو گیا ہے۔ اب ملک کی سلامتی اور بہترین مستقبل کا دار و مدار صرف تمہاری کارکردگی پر منحصر ہے اور۔" شاگل نے بڑے جذباتی سے لمحے میں کہا۔

"میں اپنے ملک کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہادینے کے لئے تیار ہوں جتاب۔ آپ حکم فرمائیں اور۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"خہرو میں خود بات کرتا ہوں۔" وزیر اعظم نے ہاتھ اٹھا کر شاگل سے کہا اور شاگل نے سر ہلا دیا۔

"ہیلو زیرون۔ میں پی۔ ایم بول رہا ہوں اور۔" پرائم مفسٹر صاحب نے نرم لمحے میں کہا۔

"اوہ لیں سرکم حکم سرا اور۔" دوسری طرف سے انتہائی مسود بانہ لمحے میں کہا گیا۔

"زیرون۔ تم اس لیبارٹری کے اہم ترین عہدے پر فائز ہو۔ کیا تم پتا سکتے ہو کہ آرجائی سسٹم اب کس مرحلے پر ہے اور۔" وزیر اعظم نے کہا۔

"لیں سر۔ آرجائی سسٹم اس وقت تکمیل کے بالکل قریب ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کا کام مزید رہ گیا ہے اور۔" زیرون نے جواب دیا۔

"کیا پروفیسر مرلنی کی موت سے اس کی تکمیل میں کوئی رکاوٹ تو پیدا نہ ہو گی اور۔" وزیر اعظم نے پوچھا۔

"اوہ نoser۔ اس کا بہیادی فارمولہ تو سامنے آ گیا ہے۔ اب تو صرف ناکمل ٹھہر رہتے ہیں۔ اس کے بعد اس کا تجربہ ہو گا اور یہ مکمل ہو جائے گا اور۔" زیرون نے جواب دیا۔

"سنو۔ ہم نے تمہارے لیٹر کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر انتہائی گھرائی میں غور و خوض کیا

ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں ایک پلان بنایا تھا کہ آرجاہی سٹم کے بارے میں پاکیشیا اور شوگران کو اس طرح مطلع کیا جائے کہ جیسے انہیں اچانک اس کا علم ہوا ہو۔ جب کہ ہم خود اپنے ملک کے لئے آرجاہی سٹم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ اس طرح ہماری سیکرٹ سروس کی ٹیم وہاں جاتی۔ لیکن وہ صرف ڈرامہ کرتی۔ جب کہ پاکیشیا یا شوگران یادوں کی سیکرٹ سروس آرجاہی سٹم کے حصول کے لئے دوڑ پڑتیں۔ پھر انہم یہ ہوتا کہ ہماری ٹیم تو ناکام ہو کر واپس آ جاتی جب کہ پاکیشیا یا شوگران اسے حاصل کر کے مطمئن ہو جاتے کہ وہ کامیاب رہے ہیں۔ اور وہ دفاع کے لئے یہی سٹم سیٹ کر لیتے۔ ادھر معاہدے کے مطابق پروفیسر مرنی خفیہ طور پر کافرستان منتقل ہو جاتا اور وہ ہمیں اپنی آرجاہی سٹم تیار کر دیتا۔ چنانچہ ہم جب بھی چاہتے فوری طور پر آرجاہی سٹم کو بیکار کر کے دشمن ملک کا پورا دفاع سٹم مغلوب کر کے اس پر قبضہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ پلانگ کے تحت ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ صرف ہوشیار کر دیا بلکہ پلانگ کے مطابق لیبارٹری کا اصل نقشہ اور آرجاہی سٹم کی تفصیلات بھی ان تک پہنچا دیں۔ لیکن اب تھا ری اطلاع کے مطابق صورت حال یکر بدل گئی ہے۔ پروفیسر مرنی ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب اپنی آرجاہی سٹم نہیں بن سکتا۔ اور اگر آرجاہی سٹم پاکیشیا یا شوگران نے حاصل کر لیا اور مجھے یقین ہے کہ وہ حاصل کر لیں گے تو ہمارا ملک دفاعی الحاظ سے یکر بے بس ہو کر رہ جائے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا اس سٹم کو حاصل کرتے ہی فوراً ہمارے ملک پر قبضہ بھی کر لے اور ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کے غلام بن کر رہ چائیں۔ چنانچہ ہم نے ایک نئی پلانگ ترتیب دی ہے۔ لیکن اس پلانگ پر فوری طور پر عمل ہونا چاہئے۔ اور یہ عمل صرف تم کر سکتے ہو۔ پلانگ کچھ یوں ہے کہ تم آرجاہی سٹم کو پوری تفصیلات حاصل کر کے لیبارٹری کو مکمل طور پر تباہ کر کے واپس آ جاؤ۔ یہاں ان تفصیلات کی بنا پر ہمارے سائنسدان خفیہ لیبارٹری میں تیار کر لیں گے۔ اس طرح کسی کو بھی پتہ نہ چلے گا کہ ہم نے آرجاہی سٹم تیار کر لیا ہے۔ اور پاکیشیا، شوگران اور گریٹ لینڈ سب یہ سوچ کر خاموش ہو جائیں گے کہ لیبارٹری مع تفصیلات تباہ ہو گئی ہے۔ چونکہ پروفیسر مرنی کے ساتھ کام کرنے والے سارے سائنسدان بھی ہلاک ہو جائیں گے اس لئے آرجاہی سٹم والا مشن ہمیشہ کے لئے دفن ہو کر رہ جائے گا۔ اس طرح ہمارا ملک آرجاہی سٹم کی وجہ سے اس پورے علاقے میں پر پاور کی صیغت اختیار کر جائے گا۔ بولو۔ کیا تم ملک کے مفاد کے خاطر ایسا کر سکتے ہو۔ اگر تم یہ مشن مکمل کر لو تو تمہیں ملک کا سب سے بڑا ایوارڈ بھی دیا جائے گا۔ اور تم ملک کے قومی ہیر و بن جاؤ گے۔ اس کے ساتھ ساتھ تم جو عہدہ چاہو جو مراوات چاہو وہ بھی تمہیں ملیں گی۔ یہ میرا فیصلہ ہے اور۔ وزیر اعظم نے انتہائی جذباتی انداز میں پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ سر۔ آپ نے تفصیل سے پس منظر بتا کر اس مشن کی اہمیت مجھ پر پوری طرح واضح کر دی

ہے۔ آرجائی سسٹم کی تفصیلات جس کمپیوٹر میں ریکارڈ کی جاتی ہے اس سیکیشن انچارج میں ہوں۔ اس لئے اس کی مانیکر و فلم میرے ہی قبضے میں رہتی ہے۔ جہاں تک لیبارٹری کی تباہی کا تعلق ہے تو یہ کام بھی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ مجھے چونکہ اس لیبارٹری سے انجھ ہوئے چھ سال ہو گئے ہیں اس لئے میں اس لیبارٹری کے چھے چھے سے واقف ہو۔ بھی وجہ ہے کہ میں نے لیبارٹری کا تفصیلی نقشہ آپ کو بھجوایا تھا۔ میں آسانی سے یہاں ایسا واڑیں بم فٹ کر سکتا ہوں کہ جب بھی چاہوں ایک بیٹن دبا کر اس پوری لیبارٹری کو اس طرح چاہ کر سکتا ہوں کہ اس میں سے کچھ بھی کسی کو حاصل نہ ہو سکے اور۔" زیرodon نے پر جوش لبھے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گذ۔ پھر تم فوری طور پر اپنے کام کا آغاز کرو ہم یہاں تمہارے استقبال کے لئے ہر وقت تیار ہیں گے اور۔" وزیرِ عظم نے انتہائی سرسرت بھرے لبھے میں کہا۔

"سر۔ اصل مسئلہ لیبارٹری سے باہر نکلنے کا ہے کیونکہ یہاں حفاظتی انتظامات اس قدر رخت ہیں کہ لیبارٹری کے اندر جانا تو ایک طرف لیبارٹری سے باہر نکلنا بھی ناممکن بنا دیا گیا ہے۔ پھر جو باہر جاتا بھی ہے تو اس کی اس قدر رخت چینگ ہوتی ہے کہ اس کے جسم پر موجود بالوں کو بھی کمپیوٹر ازٹ تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اور میں نے تو فارمولے کی مانیکر و فلم اور واڑیں بھر چار جر بھی ساثھ لے کر نکلنا ہے۔ اس لئے آپ کو دو روز مزید انتظار کرنا پڑے گا۔ دو روز بعد سپلائی لے کر ہیلی کا پڑنے آتا ہے۔ اس کا پائلٹ میرا دوست ہے۔ وہ چونکہ لیبارٹری حصہ تک نہیں جاتا اس لئے اس کی چینگ اس قدر رخت نہیں ہوتی۔ سپلائی میں خود ہی وصول کرتا ہوں۔ اس لئے میں اسے لمبی رقم کا لائچ دے کر فلم اور چار جر دو توں اس کے ذریعے باہر نکال دوں گا۔ اور پھر خود کسی بھی بہانے ایک روز کی چھٹی لے کر لیبارٹری سے باہر چلا جاؤں گا۔ پائلٹ مجھے طے شدہ پلان کے مطابق آمٹے گا۔ اور میں اس سے وہ چیزیں لے لوں گا اور اس کے بعد میں لیبارٹری کو تباہ کر دوں گا اور فارمولے سمیت واپس آ جاؤں گا اور۔" زیرodon نے پوری تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ای لمحے ریکھا کری سے انھ کر آگے بڑھی اور اس نے منہ پر انگلی رکھ کر باقی افراد کو خاموش رہنے کے لئے کہا۔

"ہیلو زیرodon۔ میں ایس ایس۔ ثوبول رہی ہوں۔ تمہارے پلان میں چند خامیاں ہیں اس لئے مجھے بات کرنی پڑی ہے فارمولہ اور چار جر ایک غیر آدمی کے حوالے کرنا انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے اس کے علاوہ کوئی اور تجویز اور۔" ریکھانے کہا۔ اور وزیرِ عظم کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"دوسری تو کوئی تجویز میرے ذہن میں نہیں آ رہی اور۔" زیرodon نے جواب دیا۔

"اچھا یہ بتاؤ۔ وہ تمہارا پائلٹ دوست تمہارے قد و قامت کا ہے اور۔" ریکھانے پوچھا۔

"اور نہیں مس۔ وہ مجھ سے یکسر مختلف ہے اور"۔ زیرodon نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ہیلی کا پڑواپس کہاں لے جاتا ہے اور"۔ ریکھانے ہونٹ کا نتھ ہوئے پوچھا۔

"وہیں جزیرے پر ہی مس۔ وہاں کی ایک پرانی بیویت فرم ہے۔ جو سپلائی دیتی ہے۔ اس فرم کا نام جان سن اینڈ جیم ہے اور"۔ زیرodon نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ تم ایسا کرو کہ اُسے یہ ہدایات دے دینا کہ وہ فوری طور پر یہ دونوں چیزیں وہاں میرے حوالے کر دے میں وہاں خود پہنچ جاؤں گی۔ وہاں کے کسی بڑے ہوٹل کا پتہ بتاؤ اور"۔ ریکھانے پوچھا۔

"لیں میڈم۔ اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ میں دوسرے روز ہوٹل میں آپ سے ملوں گا۔ یہاں ایک ہوٹل ہے۔ رانگز۔ یہاں سیاح تھہرتے ہیں۔ اس لئے کسی کو آپ پر شک بھی نہ ہو گا۔ اس ہوٹل کو نیجرا میرا دوست ہے۔ میں اُسے پہلے ہی فون کر دوں گا۔ وہ آپ کے لئے کمرہ ریزو کر دے گا۔ اور میں اپنے پاکٹ دوست کو جس کا نام راجہ ہے۔ اُسے ہدایات دے دوں گا اور وہ نیجرا کی معرفت آپ سے مل لے گا۔ آپ کس نام سے مخبریں گی وہاں اور"۔ زیرodon نے پوچھا۔

"مارگریٹ کے نام سے۔ میں نے ایک بیمن میک آپ میں ہو گی۔ میرے کاغذات بھی اسی لحاظ سے ہوں گے۔ اور کاغذات کے مطابق میں سیاح ہوں جو انگریزیا سے کافرستان اور کافرستان سے کارلوس اپنی ہوں اور وہاں سے پھر میں شوگران جانا چاہتی ہوں۔ سمجھ گئے۔ ویسے اس پاکٹ دوست راجہ کو بتا دینا کہ جب میں اس کو میں۔ ایں۔ ٹوکھو قب وہ مجھے یہ دونوں چیزیں دے گا۔ اور میں اس کی مطلوبہ رقم اُسے وہیں نقدرے دوں گی۔ دوسرے روز جب تم آ کر مجھے ملوگے تب تم اپنا مخصوص کوڈ زیرodon دوہراوے گے۔ اس کے بعد ہم علیحدہ علیحدہ وہاں سے نکل جائیں گے تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے اور"۔ ریکھانے پوری پلانگ بتاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے مس مارگریٹ۔ یہ دونوں چیزیں پرسوں شام آپ کے پاس پہنچ جائیں گی۔ اور میں اس سے اگلے روز صبح آٹھ بجے آپ سے ملوں گا۔ یہ طے ہو گیا اور"۔ زیرodon نے جواب دیا۔

"بالکل ٹھیک۔ اور اینڈ آل"۔ ریکھانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹھانسیز آف کر دیا۔

"گذشہ مس ریکھا۔ اب آپ وہاں اکیلی جائیں گی"۔ وزیراعظم نے پوچھا۔

"جی ہاں جتاب۔ میں بیمن سے مارگریٹ کے میک آپ میں جاؤں گی۔ اور جتاب اس زیرodon اور اس کے پاکٹ دوست راجر کا بھی ہمیں فوری خاتمه کرنا پڑے گا۔ تاکہ یہ راز کبھی بھی لیک آؤٹ نہ

ہو سکے"۔ ریکھانے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"زیرون کو بھی۔ اوه ہاں۔ واقعی لیبارٹری کی اچانک تباہی کے بعد یقیناً پاکیشیا سکرٹ سروس اور گریٹ لینڈ دونوں حرکت میں آجائیں گے۔ او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں۔ وزیر اعظم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے اجازت دیں جناب۔ تاکہ میں مشن کی تجھیل کی تیاریاں مکمل کر سکوں"۔ ریکھانے کہا۔

"ہاں۔ آپ لوگ جائیں۔ میں اس دوران یہاں ایسی خفیہ لیبارٹری کے انتظامات مکمل کرالوں گا۔ جس میں آرجاںی سٹم تیار ہو گا۔ تاکہ فارمولہ آتے ہی اس پر کام شروع ہو سکے"۔ وزیر اعظم نے کہا۔ اور ریکھا اور شاگل دونوں سر ہلاتے ہوئے واپس ہڑتے۔ پھر ایں

"اپنے آدمی بھیج کر یہ رسمیت بھی منگوالینا"۔ وزیر اعظم صاحب نے کہا۔

"لیں سر"۔ شاگل نے کہا اور پھر مس ریکھا کے پیچھے چلتا ہوا وہ دروازے سے باہر نکل گیا۔

<http://www.urdu-library.com>

## اردو افسانے، کہاں اردو لائبریری کا پیغامی، سخت، خواہیں

اردو لائبریری اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موثر پہچان اور اردو قارئین کے لئے بہترین اور دلچسپ کتب فراہم کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لے جیئے۔

۱۔ اردو لائبریری پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے پانرز کو وزٹ کریں۔ ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔

۲۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھی ناول / کتاب کی کپوزنگ (ان پیچ فائل) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیئر کرنے کے لئے اردو لائبریری کو دیجئے۔

۳۔ کاتام اپنے دوست احباب تک پہنچائیے۔ <http://www.urdu-library.com>

## عمرو عیار اور سامری جادوگر کا سیاہ معبد

عمرو عیار شہنشاہ افراسیاب کی بیٹی شہزادی جادو کو بچانے کے لئے سامری جادوگر کے ساتوں پاتال والے سیاہ معبد پہنچ گیا۔ ہر ایک موڑ پر موت کا دستک۔۔۔ بہت خوفناک تصادم۔۔۔ اردو لائبریری کے عمرو عیار والے سکلشن میں پڑھ سکتے ہیں۔

"یہ بھتے چائے۔ میرے خیال رکھئے یہ چوتھی پیاں ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پیاں عمران کے سامنے رکھ دی۔

"اوہ تو تمہارا مطلب ہے۔ آئندہ کا سکوپ ختم۔ ظاہر ہے چار کے بعد تو شرع اجازت ہی نہیں دیتی"۔ عمران نے سامنے موجود فائل سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار حکملکھا کر نہیں پڑا۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں نے اس لئے بتایا ہے کہ زیادہ چاہے کہیں آپ کے معدے کو نقصان نہ پہنچا دے"۔ بلیک زیرو نے مخصوص کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے چوتھی کا اثر معدے پر ہی پڑتا ہے۔ پہلی کے لئے دل دوسرا کے لئے جگد تیری کے لئے کلیجہ اور چوتھی کے لئے معدہ ہی رہ جاتا ہے۔ اس طرح بیچارے شوہر کے یہ چاروں اہم ترین حصے تو ہوئے ختم۔ اس لئے تو شرع نے بھی چار کے بعد راست روگ دیا ہے۔ کیونکہ پانچویں کا کوئی سکوپ ہی باقی نہیں رہ جاتا"۔ عمران نے چائے کی چکلی لیتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو ایک بار پھر حکملکھا کر نہیں پڑا۔

"آپ پچھلے ایک گھنٹے سے اس فائل کے مطالعے میں مصروف ہیں۔ جب کہ پہلے تو آپ بس سرسری نظروں سے عی دیکھ کر فیصلہ کر دیتے تھے۔ میرا خیال ہے چاہے اب آپ کی قوت فیصلہ پر اثر انداز ہونے لگ گئی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔

"اصل بات یہ ہے کہ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ ہمارے پاس واقعی لیبارٹری کا ان دورنی اور پیرونی نقشہ پہنچ گیا ہے۔ اس لیبارٹری کا جس کے خاطری انتظامات انتہائی سخت ہیں۔ اس نقشے میں ان خاطری انتظامات کی بھی پوری تفصیل موجود ہے۔ اور پھر جس انداز میں شاگل اور ریکھانے مل کر یہ نقشہ ہم تک پہنچائے ہیں وہی سب سے زیادہ حیران کن ہے۔ آخر یہ لوگ چاہتے کیا ہیں۔ بس میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر پا رہا"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ ایسا نہ چاہتے ہوں جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔ انہیں علم ہی نہ ہو کہ یہ نقشہ ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں"۔ بلیک زیرو نے جدت کرتے ہوئے کہا۔

"شاگل کے بارے میں تو ایسا سوچا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ نئی محترمہ ریکھا خاصی ذہین اڑکی ہے۔ میں نے اُسے چیک کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ ساری پلانگ اس ریکھا کی بنائی ہوئی ہے۔ یہ ہمیں کسی خاص مقصد

کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں اور میں وہی مقصد تلاش کرنا چاہتا ہوں۔ عمران نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔ "میرے خیال میں تو ہمیں زیادہ سوچ بچار کرنے کے بجائے سب سے پہلے اس آرجا سی سٹم کو حاصل کر لینا چاہئے۔ واقعی اہم ایجاد ہے۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک اور خدشہ بھی ہے۔ یہ نقشہ دے کر کوشش کی جا رہی ہے کہ فوراً کارلوسا پہنچ جائیں۔ انہوں نے لازماً وہاں ہمارے لئے کوئی پیش جال بچا رکھا ہے۔ معاملات اس قدر سیدھے نہیں ہیں۔ جس قدر تم سمجھ رہے ہو۔ بہر حال تمہاری یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ زیادہ سوچ بچار بھی صحت کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ سوچ بچار بند اور بے چارے عمران کا سفر مقتل شروع۔" عمران نے کہا۔ اور ایک طرف رکھے ہوئے ٹیلی فون کو اس نے اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس نے ایک بار پھر فائل کھولی اس کا ایک خاص صفحہ پلٹ کراؤ سے غور سے دیکھا۔ اور پھر اس نے وللہ ڈاڑھ کیتری اٹھائی اور اسے کھول کر چیک کرنے لگا۔ پھر اسے بند کر کے اس نے ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"لیں۔ زاکو بار۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"زاکو سے بات کراؤ۔ اُسے کہو پا کیشیا سے پنس آف ڈھمپ بات کرنا چاہتا ہے۔" عمران نے تیز لمحے میں کہا۔

"او۔ کے۔ ہولڈ آن کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ریسیور پر خاموشی چھاگئی۔

"یہ آپ کہاں سے نئے نئے آدمی ڈھونڈھ نکلتے ہیں۔ کارلوسا تو شاید آپ پہلے کبھی گئے نہیں۔ پھر یہ زاکو کہاں سے نکل آیا۔" بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"یہ فائل دیکھی ہے۔ یہ زاکو کے متعلق ہی ہے۔ کبھی تم لا بھری میں موجود فائل میں پڑھو بھی سکی۔" بس یہاں بیٹھے لوگوں پر رعب جاتے رہتے ہو۔ یہ زاکو ایکریمین ہے۔ وہاں اس کا اختلاف ہوا تو یہ کارلوسا شفت ہو گیا۔ کارلوسا بھی منشیات کا گڑھ ہے اور وہاں بھی بڑے بڑے مجرموں اور سملکروں کا چکر رہتا ہے۔ چنانچہ اس نے کارلوسا میں اپنی ذاتی ایجنسی کھول لی۔ میری اس کی ملاقات ایکریمیا میں ہوئی تھی۔ تب سے یہ مجھے جانتا ہے اور میں اسے۔ البتہ کارلوسا میں یہ پہلی ملاقات ہو گی۔" عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ زاکو بول رہا ہوں۔" ایک پتلی مگر چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"اچھا تم ابھی تک زندہ ہو اور نہ صرف زندہ بلکہ پھیپھروں میں بھری ہو ابھی ختم نہیں ہوئی اسی طرح جیخ رہے ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی پرنس آف ڈھپ ہو۔ تم ہی ان لفظوں سے بات کیا کرتے تھے۔ لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں میرے یہاں کے پتے کا کیسے علم ہوا۔" زاکونے اُسی طرح چیختے ہوئے لجھے میں کہا۔ شاید اس طرح بولنا اس کی عادت میں شامل تھا۔

"تم تو فیس لئے بغیر کچھ بتاتے نہیں اور مجھ سے بغیر فیس کی معلومات لیتا چاہتے ہو۔ یہ تو بزرگی کی اخلاقیات کے خلاف بات ہے۔" عمران نے کہا۔ اور اس پار دوسرا طرف سے زاکو بے اختیار بڑھ پڑا۔

"اچھا نہیں پوچھتا۔ بہر حال تم بتاؤ۔ کوئی معلومات چاہیں تمہیں۔ لیکن یہ بتاؤں کہ اب میرا سارا بزرگ صرف کارلوسا تک ہی محدود ہے۔ اس لئے کارلوسا کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے تو میں حاضر ہوں۔" زاکونے کہا۔

"کارلوسا میں گریٹ لینڈ نے ایک خوبی لیبارٹری قائم کی ہوئی ہے۔ اس لیبارٹری کا کوڈ نام ایکس۔ ون ہے۔ اس سلسلے میں معلومات چاہیں۔" عمران نے کہا۔

"سوری پرنس۔ یہ کام میرے فیلڈ سے باہر ہے۔ مجھے ان سائنسی کاموں سے کبھی دلچسپی نہیں رہی۔ کسی تعظیم، مجرم یا گروپ کے بارے میں پوچھنا ہو تو میں حاضر ہوں۔ اربے ایک منٹ صبر نہیں رہو۔ اوہ ایک منٹ ہو لڑ کرو۔" اچاک زاکونے بات کرتے کرتے رک کر کہا۔ اور پھر ریسیور پر خاموشی چھاگئی۔

"کیا ہوا اسے" بلیک زریونے جیران ہو کر کہا۔  
"زاکو کارو باری آدمی ہے۔ شاید اسے کوئی ایسا آدمی یاد آ گیا ہو۔ جس کے ذریعے میری مطلوبہ معلومات حاصل کی جاسکتی ہوں۔ اور اسے معلوم ہے کہ پرنس معاوضہ ادا کرنے کے معاملے میں بیحدگی واقعی ہوا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زریونے سر ہلا دیا۔

پھر ایک منٹ گز رگیا۔ لیکن زاکو کی آواز سنائی ہو۔ عمران نے کئی بار ہیلو ہیلو بھی کہا۔ لیکن دوسرا طرف سے خاموشی چھائی رہی۔ لیکن لائن کام کر رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ زاکو ریسیور کریڈل سے علیحدہ رکھ کر خود کہیں چلا گیا ہے۔ پھر تین چار منٹوں کے بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو۔ کیا تم لائن پر ہو۔" زاکو کے لجھے میں ہلکا سا جوش تھا۔

"لائن پر نہیں کری پر ہوں۔" عمران نے جواب دیا اور زاکو کی ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"تم ایکس۔ ون لیبارٹری کے بارے میں معلومات چاہتے ہوں۔ ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیسی معلومات چاہتے ہو۔ میں نے بندوبست کر لیا ہے۔" زاکونے کہا۔

"مجھے کسی ایسے آدمی کی ثپ چاہئے جو اس لیبارٹری میں آتا جاتا رہتا ہو۔" عمران نے اس بار

سنجیدہ لجھ میں کہا اور اس بارزا کو کے بے اختیار ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"پُرس۔ اگر تم صرف ایک ہزار ڈالر کی ادائیگی کا وعدہ کرو تو میں تمہیں اس لیبارٹری کے بارے میں اہم ترین اطلاع دے سکتا ہوں۔" زاکونے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وعدہ" عمران نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ یہ لیبارٹری کل رات مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے۔ مکمل طور پر تباہ۔ کچھ بھی باقی نہیں بچا۔ نہ کوئی آدمی نہ کوئی مشین وغیرہ"۔ زاکونے کہا اور عمران اس کی بات سن کر محاورہ تا نہیں بلکہ حقیقتاً چھل پڑا۔

"کیا۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو زاکو"۔ عمران کے لجھ میں بے پناہ حیرت تھی۔

"سو فیصد درست کہہ رہا ہوں۔ سنو۔ یہ اس قدر خوفناک تباہی تھی کہ پورا جزیرہ لرزائھا تھا یہاں اب تک آسمان پر دھویں کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہوا تھا کہ کوئی خفیہ لیبارٹری تباہ ہوئی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ مجھے ان سامنی لیبارٹریوں سے کوئی دلچسپی نہیں اور نہ ہی یہ میرے فلیڈ کا کام ہے۔ اس لئے مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ کوئی لیبارٹری ہے۔ پھر اچانک مجھے اس تباہی کا خیال آیا تو میں نے تصدیق کرنے کے لئے عسپا۔ کیونکہ مجھے اتنا معلوم تھا کہ ایک فرم جاں ایڈ جیمز سانتی لیبارٹریوں کو سپلانی کرنے کا دھنہ کرتی ہے۔ لازماً انہیں معلوم ہو گا کہ یہ کوئی لیبارٹری تباہ ہوئی ہے اور انہوں نے تصدیق کر دی ہے کہ گریٹ لینڈ کی سرکاری لیبارٹری جس کا نام ایکس۔ ون تھا اچانک تباہ ہو گئی ہے اور ایک بات اور بھی بتا دوں۔ شاید تمہارے کام آ جائے۔ اس فرم کا ایک پائلٹ جو ہیلی کا پڑ پر اسی لیبارٹری کو سپلانی مہیا کرتا تھا کل رات گولڈن بار کے قریب قتل کر دیا گیا ہے۔ اس کے قتل کے بعد یہ لیبارٹری تباہ ہوئی ہے۔ اس پائلٹ کے ساتھ ایک ایکریمین سیاح لڑکی بھی دیکھی گئی تھی۔ اگر یہ تمہارے کام کی بات ہو اور تم مزید تفصیل جاننا چاہو تو میں معلوم کر سکتا ہوں"۔ زاکونے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مزید تفصیلات معلوم کرو۔ خاض طور پر اس پائلٹ اور اس ایکریمین لڑکی کے بارے میں اور اس لیبارٹری کے بارے میں بھی تمہیں جس قدر زیادہ سے زیادہ معلومات ہو سکیں وہ بھی کرو۔ معاوضے کی فخرمت کرو۔ معاوضہ تمہارے موقع سے زیادہ ملے گا۔ ہاں کتنی دیر میں یہ کام ہو سکتا ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لجھ میں پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے کے اندر"۔ زاکونے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں دو گھنٹوں کے بعد پھر تمہیں فون کروں گا"۔ عمران نے کہا اور ریسور کھدیا۔

"یہ کیا بات ہوئی"۔ بلیک زیر نے انتہائی حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

"تم درست کہتے تھے۔ واقعی زیادہ سوچ بچا رہی آدمی کو کہیں کافی چھوڑتی ہم سوچتے رہ گئے اور یار لوگوں نے لیبارٹری بھی تباہ کر دی۔ اور کام بھی کر لیا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ لیبارٹری سے آرجاہی سُسٹم حاصل کر کے اُسے تباہ کر دیا گیا ہے۔"

بلیک زیرو نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"ظاہر ہے۔ اس قدر زبردست لیبارٹری اپنے آپ تباہ نہیں ہوا کرتیں۔ انہیں تباہ کیا جاتا ہے۔

اور ایسی لیبارٹریاں اس وقت تباہ کی جاتی ہیں جب کہ تباہ کرنے والا اپنا مقصد حاصل کر چکا ہوں۔ اس پائلٹ کا قتل بتاتا ہے کہ اس پائلٹ کے ذریعے کوئی چکر چلا�ا گیا ہے۔ بہر حال زاکو اب لائے پر لگ گیا ہے اس کے بے پناہ صلاحیتیں ہیں وہ لازماً تفصیلی کھونج نکالے گا۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"یہ ایک بیمین سیاح لڑکی اگر اس واردات میں ملوث ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ایک بیمین ایجنٹوں

نے یہ کام کیا ہے۔" بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ آنکھیں بند کئے کرسی سے سر نکالئے بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے پیشانی پر خاصی شکنیں ابھر آئی تھیں۔

"اس کیس نے واقعی میری کھوپڑی کو بھی چکرا کر کھو دیا ہے۔" کافی دیر بعد عمران نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کوئی سر پیڑھی نظر نہیں آ رہا۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"جب سر پیڑ نظر آنے بند ہو جائیں تو پھر پانچوں کی گنجائش لکل سکتی ہے۔" عمران نے منہ بناتے

ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار نفس پڑا۔

"سر پیڑ تو مجھے نظر نہیں آ رہا اور پانچوں کی گنجائش آپ پینا چاہتے ہیں۔" بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم تو ایکسلو ہو۔ پاکیشیا کے سب سے با اختیار عہدیدار تمہیں چائے جیسے سنتے مشروب سے کیا لیتا۔ یہ تو ہم جیسے مفلسوں کی ساختی ہے۔ ایک ڈیڑھ روپے پر کام چل جاتا ہے۔" عمران نے کہا اور دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔ بلیک زیرو مسکراتا ہوا اس طرف بڑھ گیا جہاں اس نے ایک چھوٹا سا مگر جدید کچن بنایا ہوا تھا۔

پھر دو گھنٹے کسی نہ کسی طرح گزارنے کے بعد عمران نے ریسیور اٹھایا اور دوبارہ زاکو کے نمبرڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ کارلوسا سے رابطہ سٹلامنٹ کے ذریعے ہوتا تھا اس لئے خاص طور پر نمبرڈائل کرنے پڑتے تھے۔

"زاکو بار"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے وہی پہلے والی بھاری آواز سنائی دی۔

"زاکو سے بات کرو۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ لیں سر۔ باس کئی بار آپ کی کال کا پوچھ چکے ہیں۔ ہو لڈ آن کیجھے"۔ دوسری طرف سے اس بار مودعا نہ آواز میں کہا گیا۔ اور پھر واقعی چند سینٹ بحد ریسیور پر زاکو کی آواز ابھری۔

"ہیلو۔ زاکو بول رہا ہوں"۔ زاکو کی آواز پہلے سے کہیں زیادہ چیختی سی محسوس ہو رہی تھی۔

"ہاں زاکو۔ کیا رپورٹ ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"پرنس۔ میں جس قدر معلومات حاصل کر سکتا تھا وہ میں نے کر لی ہیں۔ اس ایکریمین سیاح لڑکی کا نام مارگریٹ ہے وہ ایکریمین سیاح تھی لیکن وہ آئی کافرستان سے تھی۔ یہاں وہ سیاحوں کے مخصوص ہوٹل رانگلو میں ٹھہری۔ پائلٹ رانگلو کے فیجر کی مدد سے اس سے ملا۔ وہ کافی دریکرے میں رہے پھر وہ دونوں اکٹھے ہی وہاں سے نکلے اور اکٹھے ہی گولڈن بار چلے گئے۔ وہاں وہ کافی دریک پیتے پلاتے رہے۔ اس کے بعد وہ سیاح لڑکی پہلے اٹھ کر چلی گئی۔ جب کہ پائلٹ بعد میں گیا۔ مگر جیسے ہی وہ پارکنگ میں موجود اپنی کار میں بیٹھا۔ اس کی کھوپڑی سامیکشر گئے روپا لور سے اڑا دی گئی۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ اس کے مطابق وہ سیاح لڑکی مارگریٹ وہیں واپس رانگلو ہوٹل آئی۔ اس نے فیجر سے کہا وہ فوری طور پر کافرستان واپس جانا چاہتی ہے۔ اس کے لئے طیارہ چارڑی کرایا جائے۔ چنانچہ فیجر نے اس کے لئے طیارہ چارڑی کر دیا۔ اور وہ اس چارڑی طیارے سے واپس کافرستان چلی گئی۔ اس کے بعد لیبارٹری تباہ ہو گئی"۔ زاکو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کے طیارے کی دو اگنی کے لئے دریک بعد لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے پوچھا تو نہیں۔ لیکن میرا اندازہ ہے کہ وقت تقریباً ایک ہی ہو گایا ایک آدھ گھنٹہ بعد کا ہو گا"۔ زاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکر یہ۔ زاکو بولو کتنی رقم بھجواؤں کا رلوسا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے صرف دس ہزار روپا"۔ زاکو نے کہا۔

"او۔ کے۔ پہنچ جائیں گے بائی بائی"۔ عمران نے کہا اور ریسیور کھو دیا۔

"اب تمہیں سمجھا آگئی کہ یہ ایکریمین ایجنت کی واردات نہیں بلکہ کافرستانی ایجنت کی ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ لڑکی مارگریٹ ریکھا ہی ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے

ٹرانسمیٹر پر ناٹران کی فریکننسی سیٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہاں۔ کافرستان سے آنے اور پھر فوری طور پر طیارہ چارڑی کراکر کافرستان واپس جانے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن پھر وہ آپ کا وہ نظریہ کہ ہمیں خاص طور پر اس سارے پلان سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اس کا کیا ہو گا۔" بلیک زیر و نے کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ شاید ان کا پلان پہلے کچھ اور تھا لیکن پھر شاید کسی خاص وجہ سے بدل گیا اور انہوں نے فوری طور پر یہ لیبارٹری تباہ کر دی۔ اور یقیناً کافرستان کو کوئی ابجنت پہلے سے اس لیبارٹری کے اندر موجود ہو گا اور نہ ایسی لیبارٹری اتری جلدی تباہ نہیں ہو سکتیں۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ناٹران اٹنڈگ اور۔" چند لمحوں کے بعد ناٹران کی مودبانہ آواز سنائی دی۔ کیونکہ ناٹران کے ساتھ عمران نے بطور ایکسٹو یہ کوئی دیا تھا کہ وہ پہلے خود نہ ہوتا تھا۔ اس طرح ناٹران کو خود بخوبی پتہ چل جاتا تھا کہ کال ایکسٹو کی طرف سے ہے۔

"ایکسٹو اور۔" عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

<http://www.urdu-library.com>

"یہی سرا اور۔" دوسری طرف سے ناٹران نے جواب دیا۔

"تم نے اس نقشے کے بعد کوئی رپورٹ نہیں دی اور۔" عمران نے انتہائی سرد لمحے میں کہا۔

"سر۔ رپورٹ کے قابل کوئی بات نہ تھی۔ یہاں سرگرمیاں معمول پر ہیں اور کوئی خاص بات نہیں ہوئی اور۔" ناٹران نے قدرے سہے ہوئے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اب سُست ہوتے ہوئے جا رہے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ فرض شناسی میں سُستی کیا سزا ہوتی ہے اور۔" عمران کے لہجہ اس قدر سرداور سفاک تھا کہ ناٹران کی جو حالت ہوئی سو ہوئی ہو گی سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیر و کو بھی بے اختیار جھر جھری سی آگئی۔

"بب۔ بب۔ باس۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ آئندہ آپ کو کوئی شکایت نہ ہو گی اور۔" ناٹران نے کوئی جحت کرنے یا صفائی پیش کرنے کی بجائے فوراً ہی معافی مانگ لی۔

"تم نے چونکہ کوئی جحت نہیں کی۔ اس لئے صرف داروغہ دے رہا ہوں۔ آئندہ اگر تم سے کوتا ہی بھی ہوئی تو اس کا انجام تمہارے حق میں انتہائی رُب ابھی نکل سکتا ہے۔ تم وہاں پاکیشیا کے مقادات کے نگہبان ہو اور نگہبان کی آنکھیں اور کان ہر وقت کھلے رہنے چاہئیں۔ تمہارے معمولی سی کوتا ہی پاکیشیا کے لئے انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ میرے پاس معلومات کے تبادل ذراائع موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے ابجنت کی معمولی سی کوتا ہیاں بھی میرے سامنے آتی رہتی ہیں اور۔" عمران نے اُسی طرح سرداور سفاک

لنجھ میں کہا۔

"لیں۔ لیں۔ سراور۔" نثاران نے انتہائی سہبے ہوئے لنجھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کہہ رہے ہو کہ کافرستان میں سرگرمیاں معمول پر ہیں اور کوئی قابل روپورٹ بات نہیں ہے۔

جب کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ریکھا ایکریمین سیاح کے روپ میں مارگریٹ کے نام سے کافرستان سے کارلوس گئی ہے۔ اور وہاں ایک لیبارٹری تباہ کر کے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے واپس کافرستان پہنچی ہے۔ یقیناً وہ اس لیبارٹری سے وہ اہم فارمولہ اڑالائی ہو گی۔ جو پاکیشیا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ یہ وہی لیبارٹری ہے جس کا نقشہ تم نے مجھے بھیجا تھا اور" عمران نے بدستور سرد لنجھ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"س۔ س۔ آپ کی اطلاع درست ہو گی سر۔ میں نے ریکھا پر پوری توجہ نہیں کی تھی۔ صرف شاگل تک گرانی محدود رکھی تھی سر۔ شاگل ریکھا اور روز یا عظم کے درمیان ویزا عظم کے خصوصی چیزیں مینگ ہوئی۔ اس کے بعد سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے وہاں پیش لانگ ریچ ٹرانسمیٹر بھی طلب کیا گیا۔ اس پر میں چونکا۔ اور میں نے شاگل کی گرانی سخت کر دی۔ تاکہ اس مینگ کا راز معلوم ہو سکے۔ لیکن شاگل نے معمول کی کارروائیوں میں مصروف رہا۔ البتہ ریکھا چھپی لے کر اپنے ابائی گاؤں چلی گئی تھی۔ اور چونکہ وہ حقیقی سیکرٹ سروس میں آئی ہے۔ اس لئے میں نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور ریکھا ابھی تک چھپی سے واپس نہیں آئی اور" نثاران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس ریکھا کے بارے میں مکمل اور تفصیلی انکو اڑی کراؤ۔ اور روز یا عظم کی مصروفیات بھی چیک کراؤ۔ مجھے اس فارمولے میں دلچسپی ہے جو یہ ریکھا مارگریٹ بن کر کارلوس کا سے لے کر آئی ہے اور" عمران نے بدستور سرد لنجھ میں کہا۔

"لیں سر۔ میں اپنا سارا شعبہ حرکت میں لے آتا ہوں سر۔ میں ایک گھنٹے کے اندر اندر آپ کو روپورٹ دوں گا اور" نثاران نے کہا اور عمران نے اوورائیڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"زاکو نے دو گھنٹے انتظار کرایا اب یہ ایک گھنٹہ اور انتظار کرنا پڑ گیا۔" عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے قدرے اکتائے ہوئے لنجھ میں کہا۔

"آپ نے اس بیچارے نثاران کو بُری طرح خوفزدہ کر دیا ہے۔" بلیک زیر و نے کہا۔

"آدمی کام کا ہے۔ اس لئے طرح دے گیا ہوں ورنہ اگر واقعی یہ مارگریٹ ریکھا تھی تو پھر یہ اس کی غفلت تھی اور ایسی غفلت ناقابل معافی ہوتی ہے۔" عمران نے سمجھدہ لنجھ میں جواب دیا اور بلیک زیر و خاموش ہو گیا۔

اس کے بعد عمران تو ایک سانچی رسالے کے مطابعے میں مصروف ہو گیا۔ جب کہ بلیک زیر دنے زاکو والی فائل اٹھا کر پڑھنی شروع کر دی۔ ویسے وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ اب لاہوری میں موجودہ تمام فائلیں نہ صرف پڑھے گا بلکہ ان کا ریڈی ریفرنس بھی تیار کر لے گا۔ تاکہ اُسے بھی عمران کی طرح سب کچھ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ کس مہرے کو آگے بڑھانا ہے۔ اور کس وقت کس سے کیا کام لینا ہے۔

پھر ابھی گھنٹہ نہ گز راتھا کہ ٹرانسیمیٹر پر کال آگئی۔

"ہیلو۔ ناٹران کالنگ سرا اور۔" ٹرانسیمیٹر آن ہوتے ہی ناٹران کی مود بانہ آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو اور۔" عمران نے چونک کر ٹرانسیمیٹر کا بٹن پر لیس کرتے ہوئے کہا۔

"سر ریکھا واقعی اپنے آبائی گاؤں نہیں گئی۔ وہ غائب ہو گئی تھی اور سرچار ٹرڈ طیارے سے کارلوسا سے آنے والی ایکریمین سیاح بھی وہی تھی کیونکہ طیارے سے اترنے کے بعد اس نے ٹیکسی لی اور سیدھی اپنی رہائش گاہ میں گئی۔ وہاں سے جب وہ لفکی تو اصل حلیے میں تھی۔ اس کے بعد وہ اپنی رہائش گاہ سے پرائم فشر ہاؤس چلی گئی۔ اس کے بعد پرائم فشر صاحب کا خصوصی ہیلی کا پڑھ اسے کافرستان کے ویران پہاڑی علاقے اتر کاش لے گیا ہے۔ وہ وہاں اکٹلی گئی ہے اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی اور اور۔" ناٹران نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اٹر کاش میں کافرستان کی کوئی لیبارٹری موجود ہے اور۔" عمران نے چونک گر پوچھا۔

"آج تک تو سروہاں کسی لیبارٹری کی موجودگی کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں ملی اور۔" ناٹران نے کہا۔

"بہر حال تم ریکھا کے وہاں جانے اور واپس آنے کے بعد اس کی سرگرمیوں کے بارے میں تفصیلی رپورٹ دو۔ اٹر کاش کے بارے میں رپورٹ حاصل کرو۔ تاکہ اگر وہاں کوئی لیبارٹری ہو تو اس کا صحیح محل وقوع سامنے آسکے۔ اور اینڈ آل۔" عمران نے کہا اور پھر ٹرانسیمیٹر آف کر دیا۔

"دیکھا بلیک زیر۔ اگر زاکو والی پہ ہمیں نہ ملتی تو ہمارا کیا حشر ہوتا۔ ہم وہاں کارلوسا میں دھکے کھاتے پھرتے۔ جب کہ یہ لوگ یہاں انجانے میں کیا کیا کر لیتے۔ اور اب شاگل اور ریکھا مجھ سے ملنے کا اصل مقصد بھی معلوم ہو گیا ہے۔ انہوں نے یہ پلانگ کی کہ ہمیں نقشے دے کر کارلوسا جانے کے لئے اسکا یا اور خود وہاں سے وہ فارمولے کر واپس آگئے۔ جب تک وہاں رہتے یہ اپنا کام کر لیتے۔ اور یقیناً اٹر کاش کی پہاڑیوں میں ان کی کوئی اہم لیبارٹری موجود ہوگی جس میں اب خفیہ طور پر یہ آرجا سی سسٹم کو مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔" عمران نے کہا۔

"ویسے عمران صاحب۔ کافرستان سکرٹ سروس کی یہ نئی ایجنت ریکھا خاصی تیز جا رہی ہے۔ اس نے تو آپ کو بھی الجہاد دیا ہے۔" بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ابھی اس نے اڑتی ہوئی چڑیاں ضرور دیکھی ہیں۔ جال میں شخصی ہوئی نہیں دیکھی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیر و بے اختیار ہنس پڑا۔

"جب تک ناٹران کی رپورٹ آئے۔ میں اتر کا شکر کے پارے میں خود بھی معلومات حاصل کر لوں ویسے تم ٹیم کو کافرستان جانے کی تیاری کے احکامات دے دو۔" عمران نے کری سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پوری ٹیم جائے گی۔" بلیک زیر و نے پوچھا۔

"اس کا فیصلہ ناٹران کی رپورٹ آنے کے بعد کروں گا۔" عمران نے کہا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس طرف سے دانش منزلم کی لائبریری کو راستہ جاتا تھا۔ اور بلیک زیر و نے رسیور انٹھایا اور جولیا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

<http://www.urdu-library.com>

### اردو لائبریری کا پیغام

اردو لائبریری اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موثر پیچان اور اردو قارئین کے لئے بہترین اور دلچسپ کتب فراہم کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لیجئے۔ ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کتاب گھر کو مدد دینے کے لئے آپ۔

۱۔ اردو لائبریری پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے سپانسرز کو وزٹ کریں۔ ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔

۲۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھی ناول اکتاب کی کمپوزنگ (ان پیچ فائل) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیئر کرنے کے لئے اردو لائبریری کو دوستی بخہئے۔

کا نام اپنے دوست احباب تک پہنچائیے۔ <http://www.urdu-library.com>۔

### ثارزن اور آدم خور جن

آدم خور جنوں کا پورا لشکر ثارزن کے جنگل پر حملہ آور ہو گیا۔ آدم خور جنوں پر قبیلہ کے وحشیوں کا کوئی تھیار کام نہ کرسکا۔ آدم خور جن قبیلہ ترقیلہ ختم کرتے گئے۔ لیکن ثارزن اپنے دوست منکوبندر کے ساتھ اپنے جنگل کے بچاؤ کے لئے نکل پڑا۔ اس دفعہ مقابلہ بہت سخت تھا۔ ثارزن کی جان خطرے میں۔۔۔۔۔ آپ اس کہانی کو اردو لائبریری کے ثارزن کے سلکیشن میں پڑھ سکتے ہیں۔

وزیر اعظم کے پیش چیمبر میں ایک بار پھر ریکھا اور شاگل اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ وزیر اعظم کی پیش کال پر شاگل یہاں پہنچا تھا۔ جب کہ ریکھا یہاں پہلے سے موجود تھی۔ "مس ریکھا۔ اب آپ تفصیل سے روپرٹ دیں"۔ وزیر اعظم نے انتہائی سنجیدہ لبجے میں ریکھا کو مخاطب ہو کر کہا۔

"لیں سر۔ یہاں ہماری مینگ میں یہی فیصلہ ہوا تھا کہ میں کارلوسا جا کر کارروائی کروں۔ چنانچہ یہاں سے جانے کے بعد میں نے تیاری شروع کی تو مجھے ایک خیال آیا اور میں نے یہاں کے سب سے بڑے سامنہدان ڈاکٹر بھاکر سے جب میں نے اس سلسلے میں فون پر بات کی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اگر فارمولے پر نئے سرے سے کام شروع کیا گیا تو اس سسٹم کو تیار ہونے میں چھ سات سال لگ سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس کے کمپیوٹر ماڈل کی فلم ساتھ مل جائے تو پھر یہ سسٹم زیادہ ایک ماہ کے اندر تیار کیا جاسکتے ہے۔ اور انہوں نے ہی بتایا کہ اس مقصد کے لئے اتر کاش میں نئی بنائی جانے والی انتہائی جدید ترین لیبارٹری زیادہ مناسب رہے گی۔ اس پر میں ہپڈ کوارٹر کے پیش لائگ ریٹرنسیمپل پر زیر و نون کو دوبارہ کال کیا۔ اور اس سے اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ فارمولے کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر ماڈل کی فلم بھی باہر نکال دے۔ اس نے بخوبی اس کا وعدہ کر لیا۔ چنانچہ میں ایک ایکریمین سیاح مار گریٹ کے روپ میں کاغذات تیار کر کر بجرا و راست کارلوسا پہنچ گئی۔ پھر ٹلے شدہ پروگرام کے مطابق وہ پاکٹ راجر ہول کے میجر کی معرفت مجھ سے آ کر ملا اور اس نے مجھے زیر و نون کا دیا ہوا پیکٹ دیا اور دس ہزار روپاں کو رسالہ کرنے لئے۔ لیکن وہ اس معاملے میں دلچسپی لینے لگ گیا تھا۔ اس لئے میں نے اسے راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کر لیا اور پھر میں نے ایسے اشارے دیئے کہ جیسے میں اس کی کمپنی چاہتی ہوں وہ بیحد خوش ہو اور مجھے ساتھ لے کر ایک بار میں گیا۔ وہاں میں نے جان بوجھ کر اسے تیز شراب کیش مقدار میں پلا دی۔ لیکن وہ نجا نے کس قدر بلا نوش تھا کہ اسے نشہ ہی ہونے میں نہ آ رہا تھا۔ پہلے میرا خیال تھا کہ وہ جیسے نشہ میں مدھوش ہو جائے گا تو میں اسے لے کر اس کی رہائشگاہ پر چھوڑنے جاؤں گی اور وہاں اسے وہاں گولی مار دو گی۔ اس طرح اس کی لاش کی دونوں بعد ملے گی۔ لیکن جب میں دیکھا کہ اس کو نشہ ہی نہیں ہو رہا تو پھر میں فوری طور پر دوسرا منصوبہ بنایا اور فون کرنے کے بہانے اٹھ کر بارے باہر آ کر پارکنگ کے قریب چھپ گئی۔ جب کافی دیر تک میں واپس نہ گئی تو وہ راجراٹھ کر پارکنگ کی طرح آیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ

شدید غصے میں ہے اور میرے خلاف کچھ کرنا چاہتا ہے۔ پھر جیسے ہی وہ کار میں بیٹھا میں نے سائینس فر لگے ریواور سے اس کی کھوپڑی اڑادی اور اس کی جیب سے رقم نکال کر اطمینان سے واپس چلی گئی۔ کیونکہ پارکنگ اس وقت خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہاں سے سیدھی واپس اپنے ہوٹل پہنچی اور میں نے پہلے کمرے میں جا کر اس پیکٹ کو کھول کر چیک کیا۔ اس میں فارمولہ اور کمپیوٹر ماڈل کی فلمیں موجود تھیں اور اس کے ساتھ ہی واٹر لیس ڈائنا میٹ چار جر موجود تھا اور میری موقع کے عین مطابق چار جر بتا رہا تھا کہ واٹر لیس ڈائنا میٹ فٹ کر دیا گیا ہے اور اسے کسی بھی وقت اڑایا جاسکتا ہے چار جر خاصی وسیع ریخ کا تھا۔ اس لئے میں ہوٹل کے فیجر کی معرفت فوری طور پر واپسی کے لئے جیٹ طیارہ چار ٹرڈ کرایا اور پھر جب طیارے نے کارلوس اجزیرہ کر اس کیا اور سمندر پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھنے لگا تو میں نے چار جر آن کر دیا۔ اس طرح میرے پیچھے جزیرے میں موجود لیبارٹری تباہ ہو گئی۔ اس کے آہاب کی طرف بلند ہوئے آگ کے شعلے جو چہار کے دائیں طرف سے نظر آ رہے تھے میں نے پرواز کے دوران دیکھا اور اس پاکٹ نے بھی ان شعلوں پر تحریر ظاہر کی لیکن ظاہر ہے اسے یہ تو معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ یہ سب کچھ میں نے کیا ہے چار جر میں نے ٹوکنک میں جا کر طیارے کے نیچے سمندر میں پھینک دیا۔

کافرستان پہنچنے کے بعد میں نے رہائشگاہ جا کر اپنا میک اپ صاف کیا اور سیدھی وزیر اعظم صاحب کے پاس آئی۔ پھر انہوں نے ڈاکٹر بھاکر سے رابطہ کیا۔ ڈاکٹر بھاکر اتر کاش کی لیبارٹری کے انچارج ہیں۔ ڈاکٹر بھاکر کو احکامات دیتے کہ فوری طور پر آر جائی سسٹم پر کام شروع کر دیا جائے اور جلد از جد اسے تکمیل تک پہنچایا جائے پھر وزیر اعظم صاحب کے ہیلی کا پڑ پر میں نے اتر کاش لیبارٹری میں پہنچ کر دونوں فلمیں ڈاکٹر بھاکر کے حوالے کیں اور رسپلے کرو اپس آگئی۔ ریکھانے پوری تفصیل سے اپنی روپورث دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گذس ریکھا۔ آپ نے واقعی کمال کر دیا۔"۔ شاگل نے تحسین بھرے لجھ میں کہا۔

"ہا۔ واقعی مس ریکھا کافرستان پیکٹ سروس کے لئے ایک یقینی اٹاٹہ بن گئی ہیں۔ حکومت کافرستان کو ان بجا طور پر فخر ہے میری ڈاکٹر بھاکر سے اس معاملے میں تفصیلی بات ہوئی ہے انہوں نے اس فارمولے اور کمپیوٹر ماڈل کا سامنی تجزیہ کرنے کے بعد بتایا ہے۔ کہ یہ سسٹم کافرستان کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو گا۔ اور وہ اپنی پوری ٹیم کی مکمل صلاحیتیں بروئے کار لائے اس کے اندر کمکل کر لیں گے۔ انہیں جو سامان اس سلسلے میں مطلوب تھا۔ اس کی باقاعدہ اجازت حکومت کی طرف سے دے دی گئی ہے۔ اور اس سامان کی سپلائی بھی ہنگامی بنیادوں پر چکی ہے۔ اس لئے ڈاکٹر بھاکر نے آر جائی سسٹم پر کام شروع کر دیا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اس ایک ماہ کے دوران ہم نے لیبارٹری کی اس طرح حفاظت کرنی ہے کہ کوئی دشمن وہاں تک پہنچ

ہی نہ سکے۔ آپ دونوں کو یہاں بلانے کا اصل مقصد بھی یہی ہے کہ اس سلسلے میں کامل منصوبہ بندی کر لی جائے۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"جتاب پہلی بات تو یہ ہے کہ اتر کا شیلیم ہی نہیں ہے۔ کیونکہ جب مجھے ہی معلوم نہیں ہے تو کسی کو کیسے پتہ لگ سکے گا۔ دوسری بات یہ کہ پاکیشیا والے بھی حرکت میں آسکتے ہیں لیکن انہیں تو معلوم ہی نہ ہو گا کہ لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے۔ وہ جب کارلوسا جائیں گے اور وہاں جا کر اسے تلاش کریں گے تو ہی انہیں معلوم ہو گا۔ تب تک یہ ستم مکمل ہو جائے گا۔" شاگل نے کہا۔

"میری رائے کے مطابق جناب دشمن کو کمزور نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہمیں ہر لمحہ ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم غفلت میں رہیں اور وہ اپنا وار کر جائیں۔" ریکھا نے کہا اور شاگل نے ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"واقعی مس ریکھا درست کہہ رہی ہیں۔" وزیر اعظم نے اس طرح ریکھا کی تائید کر دی جیسے وہ ریکھا کی ہر بات کی تائید کرتا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوں۔ اور شاگل کے ہونٹ پہلے سے زیادہ سختی سے بھینچ گئے۔ وہ اپنے تک واقعی بڑے خلوص سے ریکھا کی ذہانت کی دادو یتارہا ہے لیکن جس طرح ریکھا نے اس کی بات کاٹ کر اس کے خیال کی تردید کر دی تھی اس سے شاگل جیسے آدمی کے ذہن میں ریکھا کے خلاف ایک گردہ سی پڑ گئی تھی۔ اور وزیر اعظم کی تائید نے اس میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔

"مسٹر شاگل اب آپ کیا کہتے ہیں۔ آپ سیکرٹ سروس کے چیف ہیں۔" وزیر اعظم نے شاگل کو ہونٹ بھینچے بیٹھے دیکھ کر کہا۔

"جتاب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ مس ریکھا جو پلانگ بنائیں مجھے منظور ہے۔" شاگل نے آسی طرح ہونٹ بھینچتے ہوئے قدرے طنزیہ لجھے میں کہا۔

"ہاں مس ریکھا۔ آپ پلانگ واقعی ذہانت سے پُر ہو گی۔" وزیر اعظم نے کہا اور شاگل کے چہرے کے عضلات غصے سے بے آختیار پھر کئے گئے۔ اب اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وزیر اعظم کی نظر وہ میں بس سب کچھ ریکھا ہی ہے۔ وہ تو احمدی ہے۔

"جتاب میرے خیال میں ہمیں دو دائرے بنانے چاہیں ایک دائرة اتر کا شیلیم کی لیبارٹری کے گرد اور دوسری دائرة پراڈھر پاکیشیا میں اپنے ایجنٹوں کو بھی فوری حرکت میں لانا چاہیے۔ تاکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نقل و حرکت سے ہمیں بروقت آگاہ کر سکیں۔ پھر اگر یہ لوگ یہاں آتے ہیں تو سرحدوں پر ہی آسانی سے ان کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔" ریکھا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ پلانگ۔ واقعی فول پروف پلانگ ہے۔ کیوں مسٹر شاگل"۔ وزیر اعظم صاحب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیں سر۔ موجودہ حالات کے مطابق بہترین پلانگ ہے"۔ شاگل نے قدرے جھلائے ہوئے لجھے میں کہا۔

"شکر یہ چیف"۔ ریکھانے مکراتے ہوئے جواب دیا۔ یا تو وہ جان بوجھ کر انجان بن رہی تھی یا پھر وہ دانتہ شاگل کو زیچ کرنے پر تسلی ہوئی تھی۔ ورنہ شاگل کا چہرہ دیکھ کر اس کا الجہد سن کر ایک لمحے میں آدمی اس نتیجے پر پہنچ سکتا تھا کہ شاگل کے دل میں ریکھا کے بارے میں خلوص نہیں رہا جو پہلے موجود تھا۔

"اب اس بات کا کیسے پتہ چلے گا پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کر رہی ہے"۔ وزیر اعظم نے کہا۔ وزیر اعظم شاید فطرتا ایسے معاملات میں بیحد دلچسپی رکھتے تھے۔ اس لئے وہ اپنا سارا کام چھوڑ کر اس طرح بیٹھے اس پلانگ میں مصروف تھے جیسے وزیر اعظم کی بجائے سیکرٹ سروس کے سپر چیف ہوں۔

"جناب میرے آدمی مسلسل پاکیشیا میں ورک کرتے رہتے ہیں۔ اور پچھلی میٹنگ کے بعد تو میں نے انہیں مزید چوکنا کر دیا تھا۔ اگر اجازت دیں تو میں ہیڈ کوارٹر فون کر کے معلوم کر لوں شاید ان میں میں نے کوئی رپورٹ دی ہو"۔ شاگل نے کہا۔

"اوہ ہاں ضرور"۔ وزیر اعظم نے چوک کر کہا اور پھر اس نے خود ہی ریسیور اٹھا کر اپنے پی۔ اے کو سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر سے رابطہ ملانے کے لئے کہا۔ چند مخوبوں کے بعد جب پی۔ اے کی کال ائی کہ رابطہ ہو گیا ہے تو انہوں نے ریسیور شاگل کی طرف بڑھا دیا۔

"لیں۔ رام دیال سپلینک"۔ دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔

"رام دیال۔ میں شاگل بول رہا ہوں۔ پاکیشیا ڈسک کی طرف سے کوئی رپورٹ"۔ شاگل نے سخت لجھے میں کہا۔

"لیں بس۔ ابھی چند لمحے پہلے ہی رپورٹ آئی ہے"۔ رام دیال نے مودبانہ لجھے میں جواب دیا اور شاگل چوک پڑا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ پڑھ کر سناؤ"۔ شاگل نے تیز لجھے میں کہا۔

"سر۔ پاکیشیا سے دونوں نے رپورٹ دی ہے۔ کعلی عمران اپنے تین ساتھیوں سمیت اچانک پاکیشیا کے پہاڑی علاقے جامنگر کی طرف روانہ ہوا ہے۔ ان کے پاس ایسا سامان دیکھا گیا ہے جیسے وہ کوہ پیانی کے لئے جا رہے ہوں۔ اس کے ساتھیوں میں اس کے دو ملازم جبشی ہیں اور ایک اور ساتھی ہے جیسے نائگر کہا جاتا

ہے۔" رام دیال نے رپورٹ کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہے۔ ون ون کو کہو کہ وہ فوراً ان کے بارے میں مزید تفصیلات آکھی کر کے رپورٹ کرے۔" شاگل نے تیز لمحے میں کہا۔

"لیں باس۔" دوسری طرف رام دیال نے کہا۔ اور شاگل نے ریسیور رکھ دیا۔

"جناب میرے خیال میں وہ فارغ ہو گا اور اس لئے اپنے ملازموں کے ساتھ کوہ پیائی کے لئے گیا ہو گا وہ فراغت کے دنوں میں ایسے شغل کرتا رہتا ہے۔" شاگل نے مودباہ لمحے میں کہا۔

"یہ جنہیں آپ عمران کے ملازم کہہ رہے ہیں چیف۔ کیا ان کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔" ریکھانے ہوئے بھیختے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ اس کے ذاتی ماتحت ہیں۔ ایک تو ان میں اس کا پرانا ملازم جوزف ہے جو افریقین جبشی ہے۔ اور طویل عرصے سے اس کے پاس ہے۔ جب کہ دوسرا ایک بیمن جبشی ہے۔ اس کا نام جوانا ہے۔ اور جہاں تک نائیگر کے بارے میں میرے پاس رپورٹیں موجود ہیں وہ عمران کا ذاتی شاگرد ہے۔ اور اندر گراونڈ ورلڈ میں ایک بدمعاش کی طرح کام کرتا ہے۔ تاکہ عمران نے لئے مجری کر سکے۔" شاگل نے تفصیل پڑاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس لئے میں حیران تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ہمارے پاس جو فائل موجود ہے۔ اس میں کسی جبشی اور نائیگر نام کا کسی آدمی کا ذکر نہیں ہے۔" ریکھانے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عمران نہ ہی کارلوس سما گیا ہے اور نہ ہی اسے ہماری پیش رفت کا کوئی علم ہے۔" وزیر اعظم نے انتہائی اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

"جناب میرا خیال دوسرا ہے۔ اگر یہاں پاکیشیا اور کافرستان کا تفصیلی نقشہ موجود ہو تو میں اپنی بات زیادہ وضاحت سے سمجھا سکتی ہوں۔" ریکھانے کہا۔

"میں منگوتا ہوں۔" وزیر اعظم نے کہا۔ اور پھر انہوں نے انٹر کام کا ریسیور انٹھا کر نقشہ لے آنے کا حکم دیا۔

تحوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے ایک روشنہ نقشہ بڑے ادب سے لا کرمیز پر رکھ دیا۔ اور وزیر اعظم کے اشارے پر وہ واپس چلا گیا۔ ریکھانے انٹھ کر نقشہ کھولا اور پھر ایک طرف موجود سرخ بنیسل اٹھا لی۔ وزیر اعظم صاحب بھی آگے کی طرف ہو کر نقشے پر جھک گئے جب کہ شاگل بھی انٹھ کر میز کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"یہ دیکھئے جناب۔ یہ اتر کا شکی پہاڑیاں ہیں۔ جن کا سلسلہ ایک طرف تو شوگران کے پہاڑی سلسلے سے جاتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف سے یہ سلسلہ طویل فاصلہ طے کرنے کے بعد پاکیشیا کے پہاڑی علاقے سے جاتا ہے۔ یہ دیکھئے یہاں ہے جام نگر۔ اور جام نگر سے یہ سلسلہ آگے بڑھ کر اتر کا شکی سے آلتا ہے۔ یہاں دونوں طرف انتہائی طاقتور راڑا رہی نصب ہیں۔ اور فضائی چوکیاں بھی موجود ہیں۔" ریکھانے سرخ پنسل سے پا قاعدہ نشان لگاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر۔" وزیر اعظم نے کہا۔

"جناب اگر اس طرف سے کوئی طیارہ یا ہیلی کا پڑھ کا فرستان کی سرحد میں داخل ہوتا ہے تو راڑا رہی سے فوراً چیک کر لے گا۔ اور فضائی چوکی سے اُسے آسانی سے گرا یا جاسکتا ہے یا اس کے مقابلے میں ہماری ائیرفورس بھی حرکت میں لائی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر کوہ پیله خپروں پر سوار ہو کر جام نگر سے اس پہاڑی کو عبور کر لیں تو وہ آسانی سے کافرستان میں داخل ہو سکتے ہیں اور چونکہ یہ پورا پہاڑی سلسلہ قطعاً بھرا اور ویران ہے اور اس پورے علاقے میں ایک ہی بڑی آبادی ہے اور وہ ہے اتر کا شکی پہاڑی شہر۔ تو یہ لوگ آسانی سے اتر کا شکی پہنچ سکتے ہیں۔ میں نے چھپ کہا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ لوگ مخصوص پہاڑی راستوں پر چلنے والی چیزوں پر سفر کریں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس عمران کو نہ صرف اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ ہم نے کارلوسا کی لیبارٹری تباہ کر کے فارمولہ کافرستان لے آئے ہیں بلکہ اُسے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ یہ فارمولہ اتر کا شکی لیبارٹری میں بھی پہنچ چکا ہے۔ اس لئے اس نے ان دشوار گزار اور پہاڑی راستے سے برا اور است اتر کا شکی پہنچنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ کم سے کم وقت ضائع ہو۔ ورنہ آباد طرف سے اگر وہ کافرستان میں داخل ہوتا تو اُسے پورا کافرستان کر اس کر کے اتر کا شکی پہنچنا پڑتا۔ اور یہ اس لیئے ناممکن تھا۔" ریکھانے کہا۔ اور شاگل کی آنکھوں میں بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کی چشمی حس کہہ رہی تھی کہ ریکھا کا تجزیہ سو فیصد درست ہے۔

"اوہ واقعی ایسا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن میرے خیال میں ایسا نہیں ہے۔ اتنی جلدی ان لوگوں کو سب کچھ کیسے معلوم ہو سکتا ہے یہ تو چونکہ ہمیں خود معلوم ہے۔ اس لئے ہم نے یہ اندازہ لگالیا ہے۔" وزیر اعظم نے پہلی بار ریکھا کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے کہا۔

"جناب میرا خیال ہے مس ریکھا درست کہہ رہی ہیں۔ وہ واقعی شیطانی روح ہے۔ وہ ہزار آنکھیں رکھتا ہے۔ ضرور اس نے کسی نہ کسی ذریعے سے ساری صورت حال معلوم کر لی ہو گی۔" اس بار شاگل نے ریکھا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم دونوں کی بھی رائے ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ لیکن اگر واقعی ایسی

بات ہے تو پھر تو یہ سب کچھ ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس کا فوری طور پر مداوا کیا جانا چاہئے"۔ وزیر اعظم نے خنک لبجھ میں کہا۔

"جتناب میں بڑے طویل عرصے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس عمران کو جانتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ عمران نے ہمیں ڈاچ دینے کے لئے دو گروپ بنائے ہوں گے۔ سیکرٹ سروس کو اس نے علیحدہ آباد جگہوں سے بھیجا ہوگا۔ اور خود وہ اپنے اور ملازموں سمیت جامنگر کی طرف سے آگے بڑھ رہا ہوگا۔ ہمیں دونوں طرف سے ان کا راستہ روکنا ہوگا"۔ شاگل نے کہا۔

"جتناب میرے خیال میں ہمیں دو گروپوں میں تقسیم ہو جانا چاہیے۔ ایک گروپ آباد علاقے کی طرف سے ان کا راستہ روکے اور دوسرا گروپ اترکاش اور اس کے اردو گرد علاقے میں ایک حفاظتی قائم کرے"۔ ریکھانے کہا۔

**اردو لانگ بربری**

"مس ریکھا درست کہہ رہی ہیں۔ میں سیکرٹ سروس کے ایک گروپ کو یہاں دار الحکومت میں الٹ کر دیتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں وہ کس کس طرح اور کن کن جگہوں سے داخل ہو سکتے ہیں اور مس ریکھا دوسرے گروپ کو لے گرا تکash میں عمران کا راستہ روکنے کی کوشش گریں۔ انہوں نے وہ علاقہ دیکھا بھی ہے"۔ شاگل نے فوراً ہی تجویز اپیش کرتے ہوئے کہا۔ وہ جان بوجھ کر عمران کو ریکھا کے کھاتے میں ڈالنا چاہتا تھا۔

**اردو لانگ بربری**

"مس ریکھا ابھی عمران کے مقابلے میں فتحی ہیں ایمانہ ہو کہ عمران کوئی چال چل جائے۔ اس لئے تم دونوں ہی وہاں اترکاش میں مورچہ ہندی کرو۔ ہمیں اصل حفاظت تو اس لیبارٹری کی کرنی ہے۔ اگر آباد علاقوں سے کوئی ٹیم جاتی بھی ہے تب بھی وہ وہیں پہنچے گی۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک گروپ لیبارٹری کے اندر اور دوسرا لیبارٹری سے باہر کام کرے۔ یہاں کا کام تمہارا استثنہ بھی کر سکتے ہیں"۔ وزیر اعظم نے فوراً کہا۔

"جتناب۔ لیبارٹری کو میں نے اچھی طرح چیک کیا ہے۔ اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ اول تو اسے کسی طرح ٹریس ہی نہیں کیا جاسکتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ ڈاکٹر بھاکر کو احکامات دے دیں کہ وہ ایک ماہ کی مکمل سپلائی سورکر کے لیبارٹری کو سیل کر دے۔ اس طرح آرجاسی سسٹم کی تھیل تک نہ ہی کوئی لیبارٹری کے اندر جا سکے گا۔ اور لیبارٹری ہر طرح سے محفوظ ہو جائے گی۔ اور چیف شاگل اور میں اترکاش بستی اور جامنگر سے آنے والے راستے میں مل کر ایسی پہنچ کر سکتے ہیں کہ یہ لوگ جس طرف سے بھی آئیں انہیں آسانی سے ہلاک کیا جاسکتا ہے"۔ ریکھانے کہا۔

"کیوں مشرشاغل۔ آپ کا کیا خیال ہے"۔ وزیر اعظم نے ریکھا کی تجویز سن کر شاگل کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا جب سے انہیں عمران کے حرکت میں آجائے کا علم ہوا تھا وہ اب فوری طور پر ریکھا کی حمایت کرنے کے بجائے شاگل کو بھی اہمیت دینے لگ گئے تھے۔ ظاہر ہے شاگل ریکھا کی نسبت کہیں زیادہ سینیز اور تجربہ کا رتحا۔

"ٹھیک ہے جتاب۔ ہم آج ہی ایک خصوصی گروپ لے کر وہاں پہنچ جاتے ہیں اور وہاں پہنچ کر ہم خود ہی ساری منصوبہ بندی حالات کو دیکھ کر کریں گے۔ یہاں میں اپنے چیل اسٹنٹ رام دیال کو الٹ کر جاؤں گا۔ وہ بیحد ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ آپ ڈاکٹر بھاکر کو کہہ دیں کہ وہ ایک ماہ کے لئے لیبارٹری سیل کر دیں۔ ہم ان سے رابطہ چیل ٹرانسپیر پر رکھیں گے۔" شاگل نے اپنے آپ کو اہمیت ملتے ہی فوراً وزیر اعظم کو اس طرح ہدایات دینی شروع کر دیں جیسے وزیر اعظم اس کے ماتحت ہوں۔

"کاغذ پر وہ فریکونی لکھ دو میں اسے بھجوادوں گا۔" وزیر اعظم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور شاگل نے جلدی سے ایک کاغذ اٹھایا اور اس پر ایک پیش فریکونی لکھ کر وزیر اعظم کے سامنے رکھ دی۔

"او۔ کے۔ اب میری آخری وارنگ بھی سن لو۔ یہ تو دونوں کے لئے شیٹ کیس ہے۔ اگر پا کیشیا سروں کا میاپ رہی تو تم دونوں کو اپنی باقی عمر جیل کی نگہ و تاریک کوٹھری میں گزرا نی پڑے گی۔ اور اگر تم کامیاب رہے تو تمہیں تھہاری توقع سے کہیں زیادہ انعام ملے گا۔" وزیر اعظم نے یک لخت سرد لبجھ میں کہا۔ یقیناً انہیں بھی شاگل کا انہیں ہدایات دینا کھل گیا تھا۔

"آپ بے فکر ہیں جناب۔ کامیابی یقیناً کافرستان کی ہی ہوگی"۔ ریکھانے بڑے اعتاد بھرے لمحے میں کہا۔

"او۔ کے۔ اب تم جاسکتے ہو۔ کسی بھی اہم واقعے کی مجھے روپورٹ ملنی چاہئے"۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"لیں سر"۔ اس بار دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا اور پھر کیے بعد دیگرے چلتے ہوئے وہ وزیر اعظم کے پیش چمپر سے باہر نکل گئے۔

اردو لائچر میری کا پیغام

کیا آپ چاہتے ہیں کہ اگر ہم کوئی بھی کہانی اردو لائبریری میں شائع کریں اور آپ کو بھی اس کے بارے میں اطلاع کریں؟ اگر ہاں تو اس کے لئے آپ ہمارے ہوم پج پر جا کر **subscription** میں اپنا email add اور نام کی اندر راج کریں۔ اور اپنے ای میل کے **spam filter** میں ہمارا ای میل ایڈرس کا اور اج کرننا بھولیے گا۔ ہمارا ای میل ایڈرس ہے **[no-reply@urdu-library.com](mailto:no-reply@urdu-library.com)**۔ شکریہ۔

دیو ہیکل مسافر طیارہ اپنی پوری رفتار سے کافرستان کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اس طیارے میں دوسو مسافر سوار تھے۔ جن میں سوائے عمران کے سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم بھی موجود تھی۔ وہ سب سیاحوں کے میک اپ میں تھے۔ اور کاغذات کی رو سے ان کی قومیتیں مختلف تھیں۔ جولیا کے پاس سوئس پاسپورٹ تھا۔ جب کے باقی تمام ممبران ان کا تعلق گریٹ لینڈ سے تھا۔ کاغذات کی رو سے یہ گروپ پوری دنیا کی سیاحت کے لئے لکھا ہوا تھا۔ اور وہ آر ان سے پاکیشیا اور اب پاکیشیا سے کافرستان جا رہے تھے۔ وہ سب بھی دوسرے مسافروں کی طرح رسالے اور اخبارات کے مطالعے میں معروف تھے۔ تنویر جولیا کے ساتھ بیٹھا ہو تھا۔ اور شاید اس پورے گروپ میں واحد تنویر تھا جس کے ہاتھ میں رسالہ تو موجود تھا لیکن وہ رسالے کی بجائے جولیا کو دیکھنے میں زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔ جب کہ جولیا ایک رسالے میں اس طرح غرق تھی کہ اُسے تنویر کی کیفیت کا احساس تک نہ تھا۔

<http://www.urdu-library.com>

"مس جولیا"۔ آخر تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔ کاغذات میں جولیا کا اصل نام ہی درج تھا۔ "اوہ یہیں مسڑ آر تھر"۔ جولیا نے چونکہ تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ تنویر کا اس میک اپ میں نام آر تھر تھا۔

"مس جولیا مس نا ہے کہ کافرستان بہت خوبصورت ملک ہے وہاں بیحد خوبصورت سپاٹ ہیں"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آر تھر دراصل خوبصورتی انسان کے اندر موجود ہوتی ہے وہ جو کچھ باہر دیکھتا ہے وہ دراصل اس کی اندر ورنی آنکھ کا صرف عکس ہوتا ہے"۔ جولیا نے بڑے فلسفیانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ تو فلاسفہ بن گئیں مس جولیا۔ ویسے مجھے آج تک اس فلسفے کی سمجھ نہیں آسکی۔ اب دیکھیئے آپ خوبصورت ہیں تو مجھے خوبصورت نظر آتی ہیں۔ ادھر دیکھیئے یہ موٹی سی اور بھدی سی عورت کو میں کیسے خوبصورت کہہ سکتا ہوں"۔ تنویر نے درپرده جولیا کے حصہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور جولیا بھی اس کا اصل مقصد سمجھ کر مسکرا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارے اندر خوبصورتی کو جا چھنے کا ایک خاص پیانا موجود ہے۔ اس پیانے کے لحاظ سے میں خوبصورت ہوں جب کہ یہ عورت چونکہ اس پیانے پر فٹ نہیں آ رہی۔ اس لئے یہ

خوبصورت نہیں ہے۔ یہی بات ہے ناں۔ جولیا پرواقعی فلسفیانہ مود طاری تھا۔

"بالکل آپ کی بات درست ہے۔ اور ظاہر ہے یہ پیمانہ فطری ہے۔ میرا اپنا بنایا ہوا تو نہیں۔ تھویر بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

"تم نے اسے فطری کیسے کہہ دیا۔ آرٹر۔ اگر یہ پیمانہ فطری ہوتا تو پھر دنیا کے ہر خطے میں بننے والے انسانوں کے نزدیک خوبصورتی اور بدصورتی ایک ہی معیار ہوتے آپ مجھے بتائیں کامگو کے دلدلی علاقے میں رہنے والے مرد انتہائی موٹی عورت کو زیادہ خوبصورت سمجھتے ہیں جب کہ سمارٹ عورت ان کے نزدیک خوبصورت نہیں ہوتی۔ اگر یہ پیمانہ فطری ہے تو پھر میری بجائے یہ موٹی عورت آپ کو زیادہ حسین نظر آ رہی ہوتی۔ جولیا باقاعدہ بحث پر اتر آئی۔

"اس کی ایک وجہ ہے مس جولیا۔ کامگو کے ان دلدلی جنگلات میں ہاتھی ایسا جانور ہے جس پر ان کی مکمل معیشت اور زندگی کی بقا کا انحصار ہے۔ اس لئے ہاتھی ان کا آئینڈیل ہے۔ اس لحاظ سے ہاتھی ہی ان کا آئینڈیل ہو سکتی ہے۔ اور موٹی عورت چونکہ ہاتھی کی طرح ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اسے خوبصورت گردانتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ پیمانہ بھی فطری ہے۔ تھویر نے جواب دیا۔ اور جولیا حیرت سے تھویر کو دیکھنے لگی۔ وہ شاید یہ سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ تھویر بھی اس قدر گہری فلسفیانہ بات کر لے گا۔ وہ تو صرف اسے جذباتی اور ذہنی طور پر کم گھرا آدمی سمجھتی تھی۔ لیکن تھویر کا جواب بتارہا تھا کہ مطالعے کے لحاظ سے وہ بھی کسی سے کم نہیں ہے۔

"اب تم نے خود میری بات کی تائید کر دی کہ پیمانہ فطری ہی نہیں ہوتا۔ مخصوص جغرافیائی حالات اور رنگ و نسل کی وجہ سے ہر قوم کا اپنا اپنا پیمانہ ہوتا ہے۔" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
"چلیئے یوں ہی سمجھ لیجئے۔ لیکن اس سے آپ کی بات کی بہر حال تائید نہیں ہوتی کہ خوبصورتی اور بدصورتی انسان کے اندر ہوتی ہے باہر اس کا صرف عکس ہوتا ہے۔" تھویر نے جواب دیا۔ اور جولیا بے اختیار نہیں پڑی۔

"تم نے خود پیانے کی بات کو قبول کر کے میری بات کی تائید کر دی اور اب خود اسے غلط کہہ رہے ہو۔ میں نے بھی تو یہی کہا تھا کہ خوبصورتی یا بدصورتی اندر ہوتی ہے۔ مطلب ہے اس کے جانچنے والا پیمانہ انسان کے اندر ہوتا ہے۔" جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار تھویر نے جھینپ کروانت نکال دیئے۔

"آپ اسے دوسری طرف لے گئی ہیں۔ بہر حال میرا مطلب یہ ہے کہ آپ اس وقت جہاز میں موجود تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت نظر آ رہی ہیں۔" تھویر نے ہنپتے ہوئے انداز میں کہا۔  
"پھر۔" جولیا نے اس بار قدرے سخت لمحے میں پوچھا۔

"پھر کیا۔ میں تو بس اپنا مشاہدہ بیان کر رہا تھا۔" تنویر نے گڑ بڑائے ہوئے لبھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تعريف کا شکریہ"۔ جولیا نے بڑے سرد مہر انہ لبجے میں کہا۔ اور نظریں دوبارہ رسالے پر جما دیں۔ تنویر ہونٹ پھینک کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

"مرٹر آرٹر۔ مجھے پاکیشائی زبان کا ایک مصروع بہت پسند آیا ہے"۔ اچانک چھپلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے چوہا نے آگے ہو کر تنویر سے کہا۔

"کون سا مصرعہ۔ مسٹر جیری"۔ تنویر نے چونک کر پچھے مذکور پوچھتے ہوئے کہا۔

"عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی۔ مسئلہ عمل کا ہے مسٹر آر تھر۔ خالی زبانی تعریف سے کچھ نہیں بنتا۔" چوہان نے سرگوشی کے سے انداز میں مکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مگر میرا مطلب یہ تو نہ تھا۔" تنویر نے چوہان کی اس قدر خوبصورت چوت پر بڑی طرح تھنڈنیتے ہوئے کہا۔

"بہر حال میں نے بنیادی اصول بتا دیا ہے۔ آگے تہاری مرضی۔" چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر پیچھے ہٹ کر سیٹ سے پشت لگادی۔

"اے غصے مت والا یا کرو۔ یہ بے قابو ہو گیا تو اسے سن چالنا مشکل ہو جائے گا" چوبان کے ساتھ پیشے ہوئے خاور نے مکراتے ہوئے کہا۔

"جب تک یہ مس جولیا کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اسے غصہ آہی نہیں سکتا۔" چومبان مسلسل تنوری کو چھیڑنے پر تلا ہوا تھا۔

"مرثا آرٹھر مہذب انداز میں باتیں کرنا جانتے ہیں۔ آپ پلیز خاموش رہیں۔" جو لیا نے کہا اور تنور پر جو تھوڑا سا چہرہ موڑے جو لیا کی بات سن رہا تھا اس کا فقرہ سن کر کھل اٹھا۔

"مس جولیا ہم گر جا گھر میں تو نہیں بیٹھے۔ جہاز میں ہی بیٹھے ہیں۔" خاور نے چوہاں کی جگہ منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا حیرت بھرے انداز میں خاور کو دیکھنے لگی جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ خاور اس سے اس لمحے میں بات کر سکتا ہے۔

"مسٹر مارک۔ میں مس جولیا کی شان میں گستاخانہ الفاظ برداشت نہیں کر سکتا سمجھے۔ آئندہ مخاطب رہا کریں۔" تنویر نے مڑ کر انتہائی خشگی میں لمحے میں خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔  
لیکن اسی لمحے ایک ایئر ہوش تیزی سے ان کے قریب پہنچی۔

"پلیز آہتہ بات کریں۔ دوسرے مسافر ڈسٹرپ ہوتے ہیں۔" ایئر ہو شنس نے بڑے منٹ بھرے لجھے میں کہا۔

"او۔ کے۔" تنویر نے مکراتے ہوئے ایئر ہو شنس کو جواب دیا۔ اور ایئر ہو شنس شکریہ کہہ کر واپس چل گئی اور وہ سب خاموش ہو کر دوبارہ اپنے سامنے رکھے رسالوں میں گم ہو گئے۔

تحوڑی دیر بعد چہاز کے لینڈ ہونے کا اعلان ہونے لگا۔ اور سب لوگ چونک کر بیلش وغیرہ باندھنے میں مصروف ہو گئے۔ چہاز کا فرستانی دار حکومت کے بین الاقوامی ایئر پورٹ پر لینڈ کرنے والا تھا۔ چہاز کے لینڈ کر جانے کے بعد اس میں موجود مسافر اٹھ کر پہنچ آئے اور پھر ایک خوبصورت سی ویگن انہیں لے کر بین الاقوامی لاونچ میں چھوڑ گئی۔ یہاں سے وہ مسافر جن کی منزل کا فرستان تھی وہ کشم اور ایگریشن لاونچر کی طرف بڑھ گئے۔ جب کہ باقی مسافروں میں اوہ راڈھر گھومنے پھر نے میں مصروف ہو گئے۔

باہر جانے والے مسافروں میں سیکرٹ سروس بھی شامل تھی۔ وہ سب اپنے اپنے بیگ اٹھائے ایگریشن ہال میں پہنچے اور پھر مختلف کاؤنٹر پر چینگ کے بعد جب انہیں او۔ کے کر دیا گیا تو وہ سب تیزی سے پیک گلری کی طرف بڑھ گئے۔ پیک گلری بھی ایک بڑے ہال پر مشتمل تھا جہاں مسافروں کا استقبال کرنے والے ان کے عزیزوں اقارب یا دوست ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ لیکن ظاہر ہے ان کے استقبال کے لئے کوئی موجود نہ تھا۔ اس لئے وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے تکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ ایک لمبا تر ٹگا خوبصورت اور خوش شکل نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"پلیز ایک منٹ۔ آپ سیاح ہیں اور میرا تعلق سپر ٹریولز سے ہے۔ اگر آپ پسند کریں تو سپر ٹریولز انتہائی مناسب معاوضے کے عوض آپ کی خدمت کرنے کے لئے ہے۔" اس نوجوان نے جولیا کو مخاطب کر کے انتہائی خوش اخلاق لجھے میں کہا۔ اور وہ سب چونک کہ اس نوجوان کو دیکھنے لگے۔ جس کے چہرے پر کاروباری کی بجائے بڑی پر خلوصی مسکراہٹ تھی۔

"سپر ٹریولز کا نام تو بید معرفہ ہے۔ آپ کا نام۔" جولیا نے سپاٹ لجھے میں پوچھا۔

"میرا نام فیصل ہے۔ یہ دیکھیے میرا شاختی کا رو۔ تاکہ آپ کی پوری طرح تسلی ہو سکے کہ میں واقعی سپر ٹریولز کا نمائندہ ہوں۔ آپ یقین کجھے پورے کافرستان میں سپر ٹریولز سے زیادہ مستعد اور سیاحوں کی پر خلوص خدمت کرنے والا دوسرا کوئی ادارہ نہیں ہے۔" نوجوان نے جیب سے ایک شاختی کا رو نکال کر جولیا کی طرف مود بانہ انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا۔ کارڈ واقعی سپر ٹریولز کا تھا۔ اور اس پر اس نوجوان کا فوٹو اس کا نام

اور قصد یقین سب کچھ موجود تھا۔

"ٹھیک ہے۔ دیکھئے ہم ہوٹلوں میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ کیا آپ ہمارے لئے کسی پُرسکون پر ایجٹ رہائشگاہ کا بندوبست کر سکتے ہیں؟" جولیا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ کارڈ اس نے واپس کر دیا۔ "جی بالکل آئیے تشریف لائیے۔ باہر سپر ٹریوائز کی گاڑی موجود ہے۔" فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر گیٹ کی طرف مڑ کر بڑھنے لگا۔

"ہوٹل میں رہنے سے اچھا ہے کہ ہم کسی پر ایجٹ جگہ پر رہ لیں۔" جولیا نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ باہر واقعی بالکل نئی شیشن ویگن موجود تھا جس پر سپر ٹریوائز کا نام لکھا ہوا تھا۔

"آپ کی خدمات کی فیس کیا ہوتی ہے۔ مژہ فیصل۔" جولیا نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے ہوئے ڈرائیور نگ سیٹ پر بیٹھے فیصل سے مخاطب ہو کر کہا۔ باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھے گئے تھے۔

"یہ تو خدمات پر مختصر ہے مس۔۔۔۔۔" فیصل زمسکراتے ہوئے کہا اور ویگن آگے بڑھا

<http://www.urdu-library.com>  
"جولیا۔ میرا نام جولیا ہے۔ میرا تعلق سویز لینڈ سے ہے۔ جب کہ ہمارا گروپ کے باقی ساتھی گریٹ لینڈ سے تعلق رکھتے ہیں۔" جولیا نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "مس جولیا۔ سپر ٹریوائز کا مقصد خدمت ہے۔ اور آج تک سپر ٹریوائز سے کسی سیاح کو کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔" فیصل نے اس بار کار و باری لمحے میں جواب دیا اور جولیا نے سر ہلا دی۔

ویگن مختلف سڑکوں پر سے گزرتی ہوئی ایک پُرسکون رہائشی کالونی میں داخل ہوئی۔ اور پھر ایک کوٹھی کے گیٹ پر جا کر ریک گئی۔ کوٹھی کے گیٹ پر سپر ٹریوائز کا ایک چھوٹا سا بورڈ موجود تھا۔ فیصل ویگن سے نیچے اترتا اس نے چھانک پر پڑا ہوا تالا کھولا اور پھر چھانک کو دھکیل کر پوری طرح کھول کر وہ واپس ڈرائیور نگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ویگن کوٹھی کے پورچ میں جا کر رک گئی۔ کوٹھی واقعی خاصی بڑی اور جدید انداز کی بیٹی ہوئی تھی۔

"تشریف لائیے میں آپ کو یہاں موجود سہولیات کے بارے میں بتاؤں۔" فیصل نے ویگن سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور جولیا اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔ فیصل نے جب انہیں پوری کوٹھی دکھائی تو وہ واقعی خاصے حیران سے نظر آرہے تھے۔ کیونکہ کوٹھی ہر لحاظ سے فرعیہ نظر آرہی تھی۔ اس میں فون بھی تھا اور دونوں کاریں بھی۔ کچھ میں موجود ڈپ فریز را اور دو بڑے ریفریجریٹرانوں اور اقسام کی چیزوں سے بھرے ہوئے تھے۔

"کمال ہے اس قدر مکمل انتظام"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"مس جولیا۔ سپرٹر ٹریوٹر سیاحوں کی خدمت کرنے میں پورے کافرستان میں مشہور ہے"۔ فیصل نے سکراتے ہوئے کہا۔

"اور واقعی آپ کے انتظامات بہترین ہیں۔ دیسے اب بہتر بھی ہے کہ ہمارے درمیان معاوضہ وغیرہ طے ہو جائے"۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مس۔ آئیے ادھر لائگ روم میں بیٹھتے ہیں"۔ فیصل نے کہا اور پھر وہ ان سب کو لئے لائگ روم میں آگیا۔

"مس اب آپ تفصیل سے فرمائیے کہ آپ یہاں کافرستان میں کتنا عرصہ قیام فرمانا چاہتی ہیں۔ کہاں کہاں کی سیاحت کرنا چاہتی ہیں۔ کس قسم کی آہماں شیش آپ کو چاہیں"۔ فیصل نے جیب سے ایک چھپا ہوا فارم نکال کر سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"ہمیں شہروں کی نسبت پہاڑی علاقوں سے زیادہ دلچسپی ہے۔ اس لئے اگر پہاڑی سسلوں میں آپ ہمارے لئے پر آسائش انتظام کر سکیں تو ہمارے لئے زیادہ بہتر ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔ اس کے باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"جی آپ بے فکر رہیں۔ سپرٹر ٹریوٹر پہاڑوں پر بھی آپ کی بھر پور خدمت کا فخر حاصل کر لے گی۔ دیکھنے کافرستان میں پہاڑی علاقے بھی ہیں۔ صحراء بھی ہیں۔ انتہائی بارونق شہر بھی ہیں۔ کیا آپ صرف پہاڑی علاقوں کی سیاحت چاہتی ہیں۔ اور اس سلسلے میں یہ بھی وضاحت فرمادیں کہ پہاڑی علاقوں میں بھی آپ کس قسم کے پہاڑی علاقوں کی سیاحت پسند فرمائیں گی تاکہ اسی لحاظ سے سپرٹر ٹریوٹر قیام انتظامات مکمل کر سکے"۔ فیصل نے انتہائی سمجھیدہ لمحے میں کہا۔

"کس قسم کے پہاڑی علاقوں سے آپ کا کیا مطلب ہے مژہ فیصل۔ ذرا وضاحت کریجیے"۔ اس بار جولیا کے ساتھ بیٹھے ہوئے صدر نے کہا۔

"سر۔ پہاڑی علاقے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ آباد اور تفریحی پہاڑی علاقے۔ ویران اور خلک پہاڑی علاقے۔ جہاں زندگی اپنی اصل شکل میں موجود ہوتی ہے"۔ فیصل نے سکراتے ہوئے صدر کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گذ۔ آپ کے فقرے نے ہماری چاہت دو بالا کر دی ہے۔ کہ ان ویران علاقوں میں زندگی اپنی اصل شکل میں نظر آتی ہے۔ کیوں مس جولیا۔ آباد اور تفریحی پہاڑی علاقے تو ہم نے بیٹھا رکھیے ہیں

- اس بار کیوں نہ زندگی کو اس کی اصل شکل میں قریب سے دیکھا جائے۔ یہ ایک نیا اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے لئے انتہائی خوشنگوار تجربہ ہو گا۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں بات صحیح ہے۔ مگر باقی ساتھیوں کی رائے یعنی بھی ضروری ہے۔ جو لیانے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں مسٹر جیک کی تجویز زیادہ اچھی ہے۔ اس پار واقعی ہمیں ایسے ہی علاقے دیکھنے چاہیں لیکن وہاں سہولیات تو موجود نہ ہوگی۔" تنویر نے کہا۔

"سر۔ سہولیات کی آپ فکر نہ کریں۔ سہولیات مہیا کرنا سپرٹریوز کا کام ہے۔ آپ صرف چاکس بتائیں۔" فیصل نے بڑے اعتقاد بھرے لمحے میں کہا۔

"او۔ کے مسٹر فیصل۔ آپ ہمیں کافرستان کے انتہائی ویران اور خشک پہاڑی علاقے دکھائیں۔ ایسے علاقے جہاں واقعی زندگی کو اس کی اصل صورت میں اور انتہائی قریب سے دیکھا جاسکے۔" جو لیانے فیصلہ کرن لمحے میں کہا۔

"جناب بہتر ہے کہ آپ نقشہ دیکھ لیں تاکہ آپ خود چاکس لرسکیں۔" فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے اپنی جیب سے ایک نقشہ کا لامبا جو سپرٹریوز کی طرف سے ہی چھپا ہوا تھا۔ اس نے نقشہ درمیانی میز پر پھیلا دیا۔

"یہ دیکھئے۔ جہاں جہاں سرخ چوکور نشانات موجود ہیں۔ یہ سب سپرٹریوز کے رویت ہاوسز ہیں۔ ویران اور خشک پہاڑی سلسلہ ادھر کافرستان کے شمالی سرحدوں پر ہے۔ اسے اتر کا شپ پہاڑیوں کا سلسلہ کہا جاتا ہے۔ ویسے اگر واقعی زندگی کو انتہائی قریب سے دیکھنے کا خواہشمند ہیں تو میں آپ کو ان علاقوں کی سیاحت کا مشورہ دوں گا۔" فیصل نے کہا اور جو لیا اور اس کے ساتھیوں کا آنکھوں میں بیک وقت چمک سی لہرا گئی۔ کیونکہ ان کی اپنی منزل بھی واقعی اتر کا شپ کی پہاڑیاں ہی تھیں اور اس لئے وہ گفتگو کے دوران آہستہ آہستہ فیصل کو اسی طرف لانا چاہتے تھے۔ تاکہ اُسے اصل بات کا شک نہ پڑ سکے۔ اب جب کہ فیصل نے خود ہی اتر کا شپ پہاڑیوں کا نام لے لیا تھا۔ تو ظاہر ہے انہیں کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔

"اب اس بات کا مشورہ تو آپ دے سکتے ہیں مسٹر فیصل کہ کیا واقعی یہ علاقہ ہمارے لئے دلچسپ رہے گا یا نہ ظاہر ہے ہم تو پہلی بار کافرستان آئے ہیں۔" جو لیانے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یقیناً اس علاقے سے بید لطف اندوں ہوں گے اور میں خود آپ کے ساتھ چلوں گا اگر آپ اجازت دیں تو۔" فیصل نے کہا۔

"اور ویری گذ۔ اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ اچھا رہے گا۔ آپ میں واقعی بہترین ٹریول ایجنسٹ کی صلاحیتیں موجود ہیں۔" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ میں۔ تو پھر یہ طے ہو گیا کہ آپ اتر کاش پہاڑی سلسلے کی سیاحت کرنا چاہتی ہیں۔" فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل طے ہو گیا۔ اب آپ بتائیے کہ آپ اس سیاحت کے لئے کیا انتظامات کر سکتے ہیں اور اس کے لئے آپ ایجنسی کیا معاوضہ لے لے گی۔" جولیا نے کہا۔

"مس صاحبہ۔ انتظامات آپ کی مرضی کے مطابق ہوں گے۔ انتہائی طاقتور انجمن والی تین جنپیں جن میں ایک پر کھانے پینے کا وافر اور مکمل سامان اس کے ساتھ ساتھ کیمپنگ کا مکمل سامان اور پہاڑی شکار کے لئے جدید ترین لائسنس یافتہ اسلحہ۔ دوربینیں۔ فوٹوگرافی کے لئے جدید کیمرے اور اسی قسم کا دوسرا سامان میرے ساتھ چار اور آدمی ہوں گے۔ جو آپ کی حفاظت بھی کریں گے آپ کو گاہیڈ بھی کریں گے اور کیمپنگ اور کھانے وغیرہ پکانے کا کام بھی کریں گے۔ یہاں سے ہم خصوصی ہیلی کا پڑ کے ذریعے کاراشی پکنچیں گے جو اس پہاڑی سلسلے کے واسن میں ایک چھوٹا سا قصبه ہے۔ وہاں جنپیں اور دوسرا سامان پہلے ہی سے پکنچ چکا ہو گا۔ ہیلی کا پڑ واپس آجائیں گا اور پھر ہم جنپیوں کے ذریعے آگے بڑھ جائیں گے۔ میں نے وہ پورا علاقہ خود اچھی طرح دیکھا ہوا ہے۔ اس لئے آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ اب رہ گیا معاوضہ تھا اتر کاش میں آپ جتنے دن رہیں گی۔ فی دن پانچ ہزار روپے اور کاراشی تک پکنچے کا خرچہ پچاس ہزار روپے۔ واپسی کا خرچہ صرف تیس ہزار۔ یہاں اس کوٹھی میں آپ جتنے روز قیام کریں تمام اخراجات دو ہزار روپے یومیہ ہوں گے۔" فیصل نے خالص کاروباری لمحہ میں کہا۔

"اوہ۔ آپ کی خدمات کے پیش نظر یہاں کا معاوضہ تو ٹھیک ہے لیکن کاراش تک جانے کا معاوضہ آپ نے زیادہ بتایا ہے۔" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس۔ آپ سے کیا چھپانا۔ پہاڑی علاقوں میں حکومت کی طرف سے جو ریخباری تعمینات ہیں انہیں آپ کی کلیرنس کا معاوضہ دو ہزار روپے دینے ہو گا اور نہ لوگ قدم قدم پر ٹک کریں گے۔ دو ہزار دینے کے بعد ہمیں ان کی طرف سے ایک پاس مل جائیں گا۔ جس کی موجودگی کا مطلب ہے کہ آپ کے بارے میں مکمل تحقیقات کر لی گئی ہیں۔ اور آپ واقعی سیاح ہے۔ تو ٹھیک ہے۔ او۔ کے۔ کتنی رقم پیشگی دینی ہو گی۔" جولیا نے مسکراتے

"اچھا تو یہ بات ہے۔ تو ٹھیک ہے۔ او۔ کے۔ کتنی رقم پیشگی دینی ہو گی۔" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ بتائیں کہ وہاں پہاڑیوں پر آپ کتنے روز رہنا چاہتی ہیں"۔ فیصل نے پوچھا۔

"اگر ہماری دلچسپی رہی تو شاید ایک ماہ رہیں اور اگر دلچسپی نہ رہی تو ایک ہفتہ بعد واپس آ جائیں گے۔ بہر حال کم سے کم ایک ہفتہ اور زیادہ سے زیادہ ایک ماہ"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"اور آپ یہاں سے کب تک روانگی کا پروگرام بنائیں گی"۔ فیصل نے پوچھا۔

"ہماری طرف سے آپ آج ہی چل پڑیں شہروں میں رہنے سے تو ہمیں وحشت ہوتی ہے"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"انحطامات کے لئے کچھ وقت چاہیئے۔ البتہ ہم کل صحیح یہاں سے روانہ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ایک

روز یہاں کا لگالیا جائے تو دو ہزار جانے کا، پچاس ہزار۔ واپسی کا خرچہ بیس ہزار۔ اور ایک ہفتہ وہاں رہنے کا خرچ ہوا پینتیس ہزار روپے۔ یہ کل رقم ہوتی ایک لاکھ اور ساتھ ہزار روپے۔ آپ مجھپر ہزار ایڈ و انس ادا کر دیں باقی رقم آپ وہاں جا کر ادا کر سکتی ہیں یا اگر آپ چاہیں تو کل رقم یہاں ایڈ و انس ادا کر دیں جیسے آپ کی مرضی۔ جو رقم آپ ادا کریں گی اس کی باقاعدہ آپ کو رسید دی جائے گی"۔ فیصل نے کہا اور ساتھ ہی اس نے <http://www.urdu-i10rora.com> جیب سے ایک رسید بک بھی نکال لی۔

"ہم کل رقم آپ کو وہاں پہنچ کرہی دے سکتے ہیں مسٹر فیصل"۔ صدر جولیا سے پہلے بول پڑا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔ ہمیں بہر حال آپ پر اعتماد ہے۔" فیصل نے سُر بلاتے ہوئے کہا اور رسید بک جیب میں ڈال کر کھڑا ہو گیا۔

"اگر ضروری ہو تو کچھ ایڈ و انس لے لیں"۔ جولیا نے کہا۔

"بھی نہیں۔ ایسا ضروری بھی نہیں۔ یہ سب کچھ آپ کی اپنی مرضی پر محصر ہے۔ البتہ آپ اپنے کاغذات مجھے دے دیں تاکہ میں وزارت داخلہ اور وزارت سیاحت سے ان پر کلیرنس لگوں"۔ فیصل نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گذ۔ آپ واقعی کاروباری طور پر بیحد ہوشیار ہیں۔ ہمارے کاغذات ادا یگی تک اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتے ہیں"۔ صدر نے بے اختیار ہستے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے جتاب۔ یہ کوئی اور اس میں موجود سامان۔ دو کاریں۔ فون سب کچھ آپ کے پاس ہے۔ آپ جس طرح چاہیں استعمال کریں۔ کلیرنس تو بیحد ضروری ہے"۔ فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کاغذات لے لیں۔ اب ہمیں بتائیں کہ روانگی کب ہو گی"۔ جولیا نے

مکراتے ہوئے کہا۔

"جی کل صحیح آٹھ بجے آپ کو یہاں سے ویگن میں ائیر پورٹ جانا ہو گا وہاں خصوصی ہیلی کا پڑ موجود ہو گا۔ وہاں سے ہم روانہ ہو جائیں گے۔" فیصل نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ تھینک یو۔ آپ کی ایجنسی واقعی شاندار کار کر دگی کی حامل ہے۔" جو لیا نے کہا اور پھر سب نے اپنے اپنے کاغذات فیصل کے حوالے کر دیئے اور فیصل سب کا شکر یہ ادا کرتا ہوا ویگن میں بیٹھ کر کوئی سے باہر نکل گیا۔

"کمال ہے۔ کافرستان جیسے ملک میں اس قدر شامدار ٹریونگ ایجنسی کم از کم یہ بات میرے حلق سے تو نہیں اتر رہی۔" فیصل کے جانے کے بعد توری یوں پڑا۔

"ویسے ہے تو واقعی حرمت کی بات۔ لیکن یہ کوئی یہاں موجود سامان۔ پھر مشر فیصل کا انداز۔ بہر حال کل تک پت لگ جائیں گا۔" صدر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا تو خیال ہے ہمیں فون پر اس ایجنسی کی باقاعدہ تصدیق کر لئی چاہیے۔ آخر اتنی بڑی ایجنسی کا کوئی نہ کوئی ہیڈ کوارٹر ہو گا۔ اور وہ یقیناً ہمیں وال حکومت میں ہی ہو گا۔" توری نے کہا۔

"توری کی رائے ٹھیک ہے۔ ہمیں واقعی تصدیق کر لئی چاہئے۔" اس بار کیشن ٹکلیں نے کہا۔ اور صدر نے سر ہلاتے ہوئے سائیڈ پر موجود ٹیلی فون کو اپنی طرف لکھ کر ایسا اور پھر اس کا پیسور اٹھا لیا۔ ٹیلی فون میں ٹون موجود تھی۔ صدر نے انکو اری کے نمبر ڈائل کئے۔

"لیں انکو اری پلیز۔" دو تین بار گھٹنی بھنے کی آوازیں سنائی دینے کے بعد ایک مترجم نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپر ٹریولز کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر چاہیے۔" صدر نے کہا۔ اور جواب میں انکو اری اپریٹر نے کہتے نمبر بتا دیا۔ صدر نے کریڈل دبا کر نمبر ڈائل کیا۔

"لیں سپر ٹریولز۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ کے جزل نیجر سے بات کرنی ہے۔" صدر نے کہا۔

"لیں سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کے بعد ایک ہلکی سی کلک کی آواز ابھری۔ اور پھر ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لیں۔ جزل نیجر سپلینگ۔" بولنے والے کا لہجہ باوقار تھا۔

"آپ کی ایجنسی کے ایک صاحب مشر فیصل ہمیں ملے ہیں۔ ہم سیاح ہیں۔ انہوں نے رافٹن

کالونی کی ایک کوٹھی میں ہمیں نہ سمجھا گیا ہے۔ اور اتر کا شکریہ کی پہاڑیوں میں سیاحت کے لئے انہوں نے ہمارے ساتھ معاوضہ طے کیا ہے اور ہمارے کاغذات بھی وہ لے گئے ہیں۔ ہم نے سوچا کہ آپ سے تقدیق کر لی جائے۔ صدر نے گریٹ لینڈ کے مخصوص لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فیصل ہمارے با اختیار ایجنت ہے جناب۔ اور آپ کے ساتھ ہونے والے معاهدے کی تفصیل انہوں نے ہیڈ کوارٹر کو بھجوادی ہے۔ اور اب وہ آپ کے کاغذات کی کلیرنس اور آپ کے پروگرام کی تحریکیں کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ آپ قطعی بے فکر ہیں۔ یقیناً سپرٹریولز آپ کی معیار پر ہر طرح سے پوری اترے گا"۔ دوسری طرف سے جزل نیجر نے بڑے خوش اخلاقانہ لجھے میں جواب دیا۔

"شکریہ"۔ صدر نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اب نہ صرف صدر بلکہ سب کے چہروں پر اطمینان کے آثار موجود تھے۔ کیونکہ جزل نیجر کی آواز اتنی بلند تھی کہ اس کی باتوں کا مفہوم سب کے کانوں تک پہنچ گیا تھا۔

"کمال ہے۔ کافرستان اس قدر ترقی کر سکتا ہے۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ مجھے تو ایسا احساس ہو رہا تھا جیسے ہمارے ساتھ باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ فراڈ ہو رہا ہے۔" تصور کے لجھے میں چیز تھی۔ "اس لئے تو میں نے فوری طور پر رقم دینے سے انکار کر دیا تھا اور اب مجھے شرمندگی سی محسوس ہو رہی ہے کہ مسٹر فیصل ہمارے متعلق کیا سمجھتے ہوں گے۔" صدر نے جواب دیا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی یہ لخت ان کے ایک طرف رکھے سامان میں سے ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دیتے گئی۔

"اوہ اوہ۔ ٹرانسیمیٹر کا۔ شکر ہے کہ یہ کال ائیر پورٹ پر یا فیصل کے سامنے نہیں آتی"۔ جولیا نے چوک کر کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے سامان کے طرف بڑھی۔ اس نے اپنے بیگ میں سے ایک جدید فشن کا لیڈر زین میک اپ باکس نکالا۔ سیٹی کی آواز اس بیگ میں سے نکل رہی تھی۔ جولیا نے جلدی سے باکس کھولا۔ اور اس میں موجود ٹیکبوں کو تیزی سے ادل بدل کرنے لگی۔ اور اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور ہلکی سی سائیں سائیں کی آوازیں آنے لگیں۔ جولیا چند لمحے خاموش رہی پھر اس کی آنکھوں میں یک لخت چمک ابھر آئی۔

"ہیلو۔ جولیا اندھگ"۔ جولیا نے کہا۔ یہ مخصوص ٹرانسیمیٹر تھا۔ اس میں بار بار اور نہ کہنا پڑتا تھا۔ "ایکسو"۔ اس بار ایکسو کے مخصوص آواز سنائی دی۔ اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھیوں کے چہرے بھی اس طرح چمک اٹھے جیسے انتہائی پریشان حالی میں کسی گھرے دوست کی آواز سنائی دی گئی ہے۔

"لیں سر۔ ہم پہنچ گئے ہیں سر"۔ جولیا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ سپر ٹریولز کے انتظامات تمہیں پسند آئے ہوں گے"۔ ایکسو کی نرم آواز سنائی دی۔ اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھیوں کے چہرے یک لخت حرمت سے بگڑ سے گئے۔ وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ اتنی جلدی ایکسو کو ان ساری باتوں کا کیسے علم ہو گیا۔ یوں لگتا تھا جیسے ایکسو کوئی روح ہو جو مسلسل اس نے کے ساتھ ساتھ رہتی ہو۔

"لیں سر۔ انتہائی فعال اور پاؤسائل ایجنسی ہے مگر سر۔۔۔۔۔"۔ جولیا نے شاید اپنے بے پناہ تجسس کی بنا پر ایکسو کی معلومات کے بارے میں پوچھنا چاہا تھا۔ لیکن پھر اس خوف کی وجہ سے وہ اپنا فقرہ مکمل نہ کر سکی تھی کہ کہیں ایکسو نا راص نہ ہو جائے۔

"سنو۔ مجھے اطلاعات ملی تھی کہ کافرستان سیکرٹ سروس کو کسی طرح اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستان آ رہی ہے۔ اس لئے انہوں نے تم لوگوں کو ڈریں کرنے کے لئے پورے دار الحکومت میں مگر انی کا انتہائی سخت جال بچھار کھا ہے۔ تمہیں ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا تر رکھنے کے لئے مجھے فوری طور پر سپر ٹریولز کو سامنے لانا پڑا۔ ان کا ایجنت فیصل جو تم لوگوں کو ملا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کافار ان ایجنت فیصل جان ہے۔ اب وہ اپنے ساتھ مخصوص افراد لے کر تمہارے ساتھ اتر کا ش پہنچے گا۔ تم لوگوں کی بھی باقاعدہ چینگ کی گئی ہے۔ اور فیصل جان جب واپس گیا تو اس سے پوچھ گچھ ہوئی۔ لیکن انتظامات ہی ایسے کئے گئے تھے کہ انہیں ابھی تک شک نہیں پڑ سکا اور فی الحال مطمئن ہو گئے ہیں۔ چیف فارن ایجنت ناصران پہلے ہی اتر کا ش بستی میں موجود ہے۔ فیصل جاناب دوساتھیوں سمیت تمہارے ساتھ جائے گا۔ ہم نے یہ کال اس لئے کی ہے تم لوگوں نے ان سے مکمل تعاون کرنا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ شاگل کا فیصل استفت رام دیاں جو انتہائی ذہین آدمی ہے۔ کوئی طاقتو رڈ کشا فون کوٹھی میں پہنچا دے۔ تاکہ وہ اپنی پوری تسلی کر سکے۔ اور ہو سکتا ہے۔ ایسا ہی ستم ہیلی کا پڑیں بھی رکھا جائے۔ اس لئے اتر کا ش پہنچنے تک تم سب نے بالکل اس طرح ڈیل کرنا ہے جیسے تم لوگ واقعی سیاح ہو اور فیصل اور اس کے ساتھی ٹریولنگ ایجنسی کے ملازم۔ وہاں پہنچ کر جیپوں پر سوار ہونے کے بعد بے شک کھل کر باتیں کر سکتے ہو۔ لیکن بہر حال انداز یہی رہے گا۔ عمران اپنے شاگرد نائگر اور جوزف، جوانا کے ساتھ ایک دوسرے راستے وہاں پہنچے گا۔ وہ جب تک تم لوگوں سے خود رابطہ قائم نہ کرے تم نے وہاں سیاحت ہی کرنی ہے۔ اس کے بعد عمران ہی تمہیں ڈیل کرے گا۔ ٹیلی فون بھی نیپ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر طرح ہوشیار رہنا ہو گا۔ اس مشن میں معمولی سی کوتاہی بھی ناقابل برداشت ہو گی۔ دیش آل"۔ ایکسو نے اپنے مخصوص لمحے میں تفصیلی ہدایات دیں اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسپیر سے ایک پار پھر سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ جولیا

نے جلدی سے ٹیوبوں کو دوبارہ ایڈ جست کیا تو سیٹی کی آواز تکنی بند ہو گئی۔ جولیا نے باکس بند کر کے اُسے دوبارہ بیگ میں رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے ہمیں رات شہر کی سیر کر لئی چاہئے۔ اب یہاں بند ہو کر بیٹھنے کا تو کوئی فائدہ نہیں۔" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں کوئی میں کے چھوڑ جائیں۔ آخر سامان موجود ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی چوری آگھے۔ اور ہم پر دلیں میں لٹ جائیں۔" صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے کوڈ و روڈز میں بات کی تھی کہ ان کی عدم موجودگی میں سامان کی چینگ بھی کی جاسکتی ہے۔

"اُرے مسٹر جیک۔ رقم تو ہماری جیبوں میں ہے اور کاغذات مسٹر فیصل لے گئے ہیں باقی سامان میں کیا رکھا ہے جو چور لے جائیں گے۔" جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ آج مصنوعی زندگی دیکھ لیں۔ کل سے تو ویران پہاڑی علاقے میں اصل زندگی دیکھنی ہی ہے۔" صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں کاریں تو موجود ہیں۔ لیکن چونکہ ہم پہلی بار یہاں آئے ہیں۔ اس لئے ہمیں یہاں کے ٹریک قوانین کا بھی علم نہیں اور پھر یہاں کی سڑکیں اور مقامات بھی نہیں جانتے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہاں ہی ہائر کی جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔" جولیا نے کہا۔

"بالکل مس جولیا۔ اس طرح زیادہ آسانی رہے گی۔" باقی ساتھیوں نے کہا۔ اور وہ تیزی سے کمرے سے نکل کر پہردنی چھانک کی طرف چل پڑے۔ ان سب کے چہروں پر واقعی ایسا تجسس موجود تھا جیسے کوئی سیاح پہلی بار کسی نئے علاقے کو دیکھنے کے لئے چلتا ہے تو اس کے چہرے پر موجود ہوتا ہے۔

\*-\*-\*-\*-\*-\*-\*-\*

ٹیکی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا المبارکا اور بھرے ہوئے جسم کا نوجوان چونک پڑا۔ یہ رام دیال تھا۔ شاگل کا اپیشن اسٹنٹ۔ وہ دور سے شاگل کا رشتہ دار بھی تھا۔ اور اس سے پہلے وہ ملٹری انسٹیل جنس میں ایک چھوٹا عہدیدار تھا۔ لیکن وہاں اس نے کئی ایسے کام کئے تھے کہ پوری انسٹیل جنس میں اس کا نام خاصہ معروف ہو گیا تھا۔ پھر ایک شادی کی تقریب میں شاگل اور رام دیال کا تعارف ہوا تو باتوں ہی باتوں میں رشتہ داری بھی سامنے آگئی۔ رام دیال کے متعلق ایک بار ملٹری انسٹیل جنس کے چیف کے منہ سے اس کی کار کردگی کی تعریف وہ سن چکا تھا۔ اور پھر شاگل نے باتوں کے دراپ ہی بھی چیک کر لیا تھا کہ رام دیال خاصاً ہیں، ہوشیار اور چالاک آدمی ہے اس لئے اس نے فوراً ہی دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا کہ وہ رام دیال کا ملٹری انسٹیل جنس سے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں تبادلہ کرائے گا اور اسے اپنا اپیشن اسٹنٹ بنائے گا۔ کیونکہ اس طرح وہ مطمئن رہے گا کہ وفتر میں کوئی اس کے خلاف کوئی سازش نہ کر سکے گا۔ چنانچہ اس طرح رام دیال جو ملٹری میں ایک چھوٹے ریک کا آدمی تھا کافرستان سیکرٹ سروس میں تبدیل ہو کر آیا۔ اور یہاں شاگل نے اسے اپنا اپیشن اسٹنٹ تعینات کر دیا اس طرح رام دیال ایک لحاظ سے شاگل کے بعد سیکرٹ سروس کا اسٹے با اختیار آدمی بن گیا تھا۔ اور اس ترقی کے لئے چونکہ رام دیال شاگل کا بیجد منون احسان تھا اس لئے وہ ہر وقت اس کو شش میں رہتا تھا کہ شاگل اس کی کار کردگی سے خوش رہے۔ اور اب تو شاگل نے اتر کاش جانتے ہوئے اسے مکمل طور پر نہ صرف تمام اختیارات بھی سونپ دیئے تھے بلکہ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں پورے تفصیلات بتا دیئے تھیں۔ اور ساتھ ہی اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو گرفتار کر لینے یا ہلاک کر دینے میں کامیاب ہو گیا تو وہ اسے سیکرٹ سروس میں تحریڈ چیف کے عہدے میں ترقی دلادے گا۔ اور یہ عہدہ واقعی اس قدر بڑا تھا کہ شاگل کے جانے کے بعد رام دیال نے پوری سیکرٹ سروس کو دارالحکومت میں اس طرح پھیلا دیا تھا کہ ہر نئے آنے والوں کی مکمل چینگ کی جانے لگی۔ رام دیال فطری طور پر انہائی ذہین آدمی تھا۔ اس لئے اس نے ایسے انتظامات کے تھے کہ دارالحکومت میں جہاز۔ ریلوے یا سڑک کے ذریعے داخل ہونے والے ہر شخص کی مکمل چھان بین کی جاتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے پاکیشیا کے ساتھ مخفی تمام زمینی راستوں پر موجود چوکیوں پر بھی سیکرٹ سروس کے آدمیوں کو تعینات کر دیا تھا۔ وہ خود ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا کر ان کی روپرٹیں لیتا۔ اور انہیں مزید ہدایات دیتا رہتا تھا۔ شاگل کو گئے ہوئے آج تیراروز تھا۔ اور ان تین دنوں میں اس نے

اس قدر سختی سے ہر آنے والے کی جائیج پڑھا کر ایسی تھی کہ اُسے یقین تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے ان تین دنوں میں کافرستان میں داخل ہی نہیں ہوئے۔

"لیں۔ رام دیال"۔ رام دیال نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھاتے ہی تھکمانہ لجھے میں کہا۔

"مہندر سنگھ بول رہا ہوں جتاب۔ سیاحوں کے ایک گروپ کے بارے میں رپورٹ دینی ہے"۔ دوسری طرف سے ایک مودبانہ سی آواز سنائی دی۔

"سیاحوں کے گروپ کی رپورٹ"۔ رام دیال نے چونک کو سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"لیں سر۔ یہ گروپ ایک عورت اور سات مردوں پر مشتمل ہے۔ عورت سوئس ہے۔ جب کہ سارے مردوں کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے۔ یہ گروپ پاکیشیا سے آیا ہے"۔ مہندر سنگھ نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

## اردو لانگوئیج پر

"پھر تم نے ان کی مزید چیکنگ کی"۔ رام دیال نے پاکیشیا کا سن کر مزید چونک پڑھا۔

"لیں سر۔ ان کے کاغذات چیک کئے گئے۔ سامان بھی ہر لحاظ سے او۔ کے تھا۔ ایک رپورٹ پر ان سے سپر ٹریویور کا نمائندہ ملا اور وہ انہیں رافتھن کا لوٹی کی کوچی نہر ایک سوپارہ میں لے گیا۔ ہم نے فوری طور پر ڈسٹس چیکر کی مدد سے اندر ان کی بات چیت سنی۔ وہ مسلسل عام سی باتیں کرتے رہے۔ البتہ ایک اہم بات ہوئی کہ انہوں نے اتر کاش کی پہاڑیوں میں جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور کل وہ وہاں روانہ ہوں گے۔ لیکن یہ فیصلہ ان کا نہ تھا بلکہ اس ایجنت نے بڑے ماہراٹہ انداز میں انہیں اس بات پر قائل کیا تھا۔ شاید زیادہ سے زیادہ رقم کمانے کے لئے۔ پھر وہ ایجنت ان کا کاغذات وہاں سے کلیر کر دیجے گئے۔ اس ایجنت سے بھی ہم نے تفصیلی پوچھ گچھ کی ہے اور سپر ٹریویور کے ہیڈ آفیس سے بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ سب او۔ کے ہے۔ اس لئے اب آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں"۔ مہندر سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس سب او۔ کے کا سن کر رام دیال کے آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک غائب ہو گئی۔

"یہ لوگ ابھی کوئی میں ہیں"۔ رام دیال نے پوچھا۔

"نہیں جتاب وہ نیکیوں کے ذریعے میں مار کیٹ گئے ہیں۔ وہاں سے انہوں نے عام سی شاپنگ کی ہے۔ پھر یہ لوگ راجر بار گئے۔ انہوں نے وہ سکی پی اور پھر یہ ہوٹل مون چلے گئے ہیں۔ ہوٹل مون میں آج بیلے ڈانس کا فنکشن ہے۔ انہوں نے وہاں سٹینیس ریزرو کرائی ہیں اور ابھی یہ وہیں موجود ہیں"۔ مہندر سنگھ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ ان کی عدم موجودگی میں ان کا سامان خود اچھی طرح چیک کرو اور

وہاں ڈی۔ زیر دون کسی مناسب جگہ فٹ کر دو۔ تاکہ رات کوان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو با قاعدہ شیپ کی جاسکے۔ ہو سکتا ہے کوئی اہم بات سامنے آجائے۔" رام دیال نے کہا۔

"لیں سر۔" مہندر سنگھ نے کہا اور رام دیال نے رسیور رکھ دیا۔

"ایک عورت سات مرد آئے بھی پاکیشیا سے ہیں اور جا بھی اتر کاش کی پہاڑیوں میں ہیں۔ خاصا مشکوک مسئلہ ہے۔ مجھے خود چیک کرنا چاہئے۔" رام دیال نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر انھوں کھڑا ہوا۔

چند لمحوں کے بعد وہ کار میں بیٹھا سیکر سروس ہیڈ کوارٹر سے نکلا اور ہوٹل مون کی طرف چل پڑا۔ اس کے ساتھ انپکٹر موہن بھی تھا جو اس کا کلاس فیلو بھی تھا اور اس کا گھر ادوسٹ بھی رام دیال نے سیکر سروس میں آتے ہی اسے مستقل طور پر اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ انپکٹر موہن چونکہ کنوارہ تھا اور رام دیال نے بھی ابھی تک شادی نہ کی تھی۔ اس لئے وہ دونوں اب ریتے بھی اکٹھے تھے۔ اس لئے ان دونوں کے درمیان خاصی بے تکلفی بھی ہو گئی تھی۔ انپکٹر موہن البتہ موٹے دماغ کا آدمی تھا۔ اس لئے وہ ڈائریکٹ ایکشن کا زیادہ قابل تھا۔ جب کہ رام دیال ڈھنی منصوبہ بندی کا زیادہ قابل تھا۔ بس اس بات پر ان دونوں کا ہمیشہ اختلاف رہتا تھا۔

<http://www.urdu-library.com>

ڈرائیور گ سیٹ پر رام دیال تھا۔ جب کہ اس کی ساتھ والی سیٹ پر انپکٹر موہن موجود تھا۔

"یہ آج بیٹھے بٹھا کے تم نے ہوٹل مون جانے کا ارادہ کیے ہاں لیا اور نہ تو جب سے چیف شاگل اتر کاش گیا ہے تم تو دفتر کی کری سے چپک کر بیٹھے گئے تھے۔" موہن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف شاگل مجھ پر بہت بڑی ذمہ داری ڈال گئے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میں اس ذمہ داری سے پورے طرح سرخ رو ہو سکوں۔" رام دیال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہوی پاکیشیا سیکر سروس والا مسئلہ ہے۔" موہن نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سے آنے والی فلاٹ سے سیاحوں کا ایک گروپ یہاں آیا ہے۔ ان میں ایک سوکس لڑکی اور سات گریٹ لینڈ سے تعلق رکھنے والے مرد ہیں اور وہ اتر کاش کی پہاڑیوں میں جانا چاہتا ہیں۔ ان کے کاغذات بھی درست ہیں اور ہر قسم کی انکوائری بھی کر لی گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود تجانے کیوں میری چھپی حس کہہ رہی ہے کہ یہی میرے مطلوبہ لوگ ہیں۔ اس لئے میں انہیں خود چیک کرنے ہوٹل مون جا رہا ہوں۔" رام دیال نے سمجھیدہ لمحے میں کہا۔

"تو کیا وہ ہوٹل مون میں رہ رہے ہیں۔" موہن نے پوچھا۔

"نہیں۔ سپریٹر پولٹر ان سے ڈیل کر رہی ہے اور اس کی کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں۔ یہاں وہ کوئی

فکشن دیکھنے آئے ہیں"۔ رام دیال نے جواب دیا۔

"تو اس میں اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت ہے انہیں پڑ کر ہیڈ کوارٹر لے چلتے ہیں وہاں خود ہی سب کچھ اگل دیں گے"۔ موہن نے اپنی طبیعت کے مطابق رائے دیتے ہوئے کہا۔

"وہ غیر ملکی سیاح ہیں انہیں بین الاقوامی سیاحتی ادارے کا بھی تحفظ حاصل ہے اور ان کے سفارت خانوں کا بھی۔ اگر ہمارا شک غلط ثابت ہوا تو جان بخشوana ناممکن ہو جائے گا"۔ رام دیال نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ یہ بات ہے لیکن پھر انہیں چیک کیسے کرو گے تم خود ہی تو کہہ رہے ہو۔ کہ ان کے کاغذات درست ہیں"۔ موہن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں تو پھر یقیناً یہ میک اپ میں ہوں گے۔ اس لئے انہیں دیکھ کر اندازہ تو لگایا جاسکتا ہے۔ کہ وہ میک اپ میں ہیں یا نہیں"۔ رام دیال نے کہا۔

"اڑے پھر تو اور بھی سیدھا کام ہے۔ شک کے بنا پر ہم ان کا میک اپ تو چیک کر سکتے ہیں۔ کسی جدید ترین میک اپ واشر کی مدد سے۔ اس میں تو کوئی ہرج نہیں ہے"۔ موہن نے کہا۔

"دیکھو اگر مجھے شک پڑ گیا تو پھر میں یہی کروں گا"۔ رام دیال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک جدید انداز میں تعمیر شدہ وس منزلہ خوبصورت ہوٹل کے کپاونڈ گیٹ میں موڑ دی۔ یہاں واقعی بے پناہ رہش تھا۔ وسیع و عریض پارکنگ کے علاوہ ہوٹل کا کپاونڈ کاروس سے بھرا ہوا تھا۔

"کوئی خاص فنکشن لگتا ہے"۔ موہن نے حیرت پھرے لیجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس لئے تو اس قدر رہش ہے"۔ رام دیال نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور کار ایک خالی جگہ پر روک دی۔ پھر وہ دونوں کار سے نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوٹل کے میں ہاں کی طرف بڑھ گئے۔ ہاں میں واقعی اس قدر رہش تھا۔ کہ ایک سیٹ بھی خالی نہ تھی۔ اس کے باوجود دیواروں کے ساتھ بیٹھا افراد لگے کھڑے تھے۔ ہاں کو بیجد خوبصورت انداز میں سجا یا گیا تھا۔ ایک طرف سچنی ہوئی تھی جس کے سامنے ابھی پرده موجود تھا۔ خوب صورت اور نوجوان ویژہ میں انتہائی چست لباس میں ملبوس پورے ہاں میں قتلیوں کی طرح اڑتی پھر رہی تھیں۔

"واہ۔ یہاں تو واقعی مقابلہ حسن برپا ہو رہا ہے۔ پورے دارالحکومت کا حسن یہاں اکٹھا ہے"۔ موہن نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا اور رام دیال نے مسکراتا ہوا وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں چار لڑکیاں بیجد معروف نظر آ رہی تھیں۔ کاؤنٹر کی سائیڈ پھر کھڑے ہو کر رام دیال کی نظریں تیزی

سے پورے ہال کا جائزہ لینے لگیں اور چند لمحوں کے بعد اس کی نظریں ہاں کے شامی کونے پر جم گئیں۔ وہاں واقعی ایک بڑی میز کے گرد آٹھ افراد موجود تھے۔ ان میں ایک انہائی خوب صورت سوکھ لڑکی تھی جب کہ سات لمبے ترے نگے اور بھر پور جسم رکھنے والے مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے شراب کے پیگ پڑے ہوئے تھے۔ اور وہ آپس میں باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ شراب سپ کرنے میں برابر مصروف تھے۔

"جی فرمائیے آپ"۔ کاؤنٹر پر موجود ایک لڑکی نے فارغ ہوتے ہی رام دیاں سے مخاطب ہو کر

-۴-

"سیکٹ سروس"- رام دیال نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس کی جھلک کا ونڈر گرل کو کہا۔

"اوہ لیں سر۔ فرمائیے۔" لوگی کا رڑ دیکھتے ہی بیج دمودب ہو گئی۔

"وہ شہابی کونے میں جو سیاحوں کا گروپ بیٹھا ہے اس کے ساتھ مجھے دو سیٹیں چاہیں اٹ از پارٹ

"او ڈیوٹی"۔ رام دال نے سخت لمحے میں کھا۔

- 1 -

"ٹھیک ہے"- رام دیال نے سرپلاتے ہوئے کہا۔ اور لڑکی نے ایک ریسیور انٹھا کر کسی سے بات کرنی شروع کر دی۔

"ابھی لگ جاتی ہیں سر۔ اتفاق سے ستون کے ساتھ کونہ خالی ہے وہاں دو سیٹیں لگ سکتیں ریسیور رکھ کر رام دیال سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔ رام دیال نے جواب دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہاں واقعی دوستیں لگادی گئیں۔ گو جگہ بے حد تھی۔ لیکن بہر حال وہ دونوں اب سیاحوں کے اس گروپ کے بالکل قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ رام دیال نے بھی وہ سکی کا آرڈر دے دیا۔ لیکن اس کی تیز نظریں اس گروپ کا جائزہ لینے میں مصروف تھا وہ سب آپس میں بھی مذاق میں مصروف تھے۔

"رام دیال یہ میک اپ میں نہیں ہیں"۔ موہن نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں میرا بھی بھی خیال ہے۔ میک اپ کسی طرح بھی محسوس نہیں ہو رہا۔ لیکن ان کے قدوام،

جماعت اور ان کا اندازہ بتارہا ہے کہ یہ سیاح نہیں ہیں۔" رام دیال نے ہونٹ چباتے جواب دیا۔

"پھر" - موہن نے چونک کر پوچھا۔

"سنو۔ اب ہم دونوں ایک ڈرامہ کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ان کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہوا تو لازماً یہ سامنے آ جائیں گے۔" رام دیال نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔

"کیا ڈرامہ؟" موہن نے حیرت بھرے لجھے میں پوچھا۔

"میں تم پر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہونے کا شک کرنا شروع کر دیتا ہوں۔ تم انکار کرتے رہنا۔ یہ لازماً چوک کر ہماری طرف دیکھیں گے۔ ہمارا یہ ڈرامہ کچھ دیر چلے گا اگر یہ عام سیاح ہوئے تو لازماً چند منٹوں کے بعد یہ ہماری بات چیت میں دلچسپی لینے کے بجائے اپنی باتوں میں کھو جائیں گے اور اگر یہ سیکرٹ سروس سے متعلق ہوئے تو پھر فطری طور پر ان کا دلچسپی قائم رہے گی۔" رام دیال نے بڑے ذہانت بھرے انداز میں کہا اور موہن نے سر ہلا دیا۔

"مسٹر۔ میں کہتا ہوں اب کھل جاؤ۔" اچانک رام دیال نے تیز اور اونچے لجھے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسا اُسے غصہ آ رہا ہو۔

"کیا کھل جاؤ۔ آپ تو خواہ مخواہ مجھ پر شک کرتے جا رہے ہیں جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس تو کیا کسی بھی سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو پھر آپ خواہ مخواہ ضد گیوں کر رہے ہیں۔" موہن نے بھی غصیلے لجھے میں کہا۔

"سنو۔ میرے پاس معتبر اطلاعات موجود ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم خود سامنے آ جاؤ۔ ورنہ جانتے ہو تمہارا حشر غیر ناک بھی ہو سکتا ہے۔" رام دیال نے انتہائی سخت لجھے میں کہا۔

"کیا ثبوت ہے آپ کے پاس۔ دکھائیے۔ میں تو یہاں فٹکشن دیکھنے آیا تھا۔ سیٹ نہ ملی تو دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھ سے دوستی بڑھاتی پھر یہاں سپیشل سیپیں لگوادیں لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں جو کچھ نہیں ہوں وہ صرف آپ کے کہنے سے بن جاؤں۔" موہن کا پارہ واقعی بیحد چڑھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"دیکھوں۔ میں تمہارے ساتھ ایک رعایت کر سکتا ہوں کہ اگر تم مجھے کوئی ثبوت دکھا سکو جسے دیکھے کر میں یہ یقین کر لینے پر مجبور ہو جاؤں کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے تو میں واپس چلا جاؤں گا ورنہ یہاں ہاں میں سیکرٹ سروس کے بے شمار ارکان تمہیں گھیرے ہوئے ہیں میرے ایک اشارے پر تمہارے لاش یہاں پہنچتی نظر آئے گی۔" رام دیال نے انتہائی غصیلے لجھے میں کہا۔

"نجانے کس نے آپ کو سیکرٹ سروس میں شامل کر لیا ہے۔ آپ کافرستان کے ایک شہری پر غیر ملکی ہونے کا شبہ کر رہے ہیں۔ یہ دیکھنے میرا کارڈ۔ میں تو محکمہ ڈیپیس میں ملازم ہوں۔ دیکھنے غور سے دیکھنے اور اگر

چاہوں تو بیٹھ کتھی کر لیں۔"۔ موہن نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر بڑے غصیلے انداز میں رام دیال کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہونہ۔ ٹھیک ہے۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔"۔ رام دیال نے کارڈ کیچ کر دانت پینے کے انداز میں کہا اور پھر وہ کھڑا ہو کر تیز تیز قدم بیرونی درازے کی طرف بڑھتا گیا۔

"خواہ جواہ کی مصیبت میں جان ڈال دی۔ گدھا۔ احمق۔"۔ موہن نے غصیلے انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا اور کارڈ جیب میں رکھ کر وہ بھی اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل سے باہر نکل آیا۔ اس کا رخ سیدھا کپاؤ نڈ گیٹ کی طرف تھا۔ کپاؤ نڈ گیٹ سے نکل کر وہ دائیں طرف مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا گیا۔ کچھ دور جا کر وہ ایک گلی میں مڑا اور پھر سائیڈ پر رک گیا۔ چند لمحوں بعد رام دیال کی کارگلی کے سامنے آ کر رکی۔ اور موہن جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا رام دیال نے کار آگے بڑھا دی۔

"کیا نتیجہ لکلا۔"۔ موہن نے پُر اشتیاق لجھے میں کہا۔

"نتیجہ ہماری فیور میں ہے۔ وہ مسلسل ہماری باتوں میں دچپی لیتے رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے

<http://www.urdu-library.com>  
کہ وہ مخلوک ہیں۔"۔ رام دیال نے سر بلاتے ہوئے کہا۔  
"تواب کیا پروگرام ہے۔"۔ موہن نے چونک کر پوچھا۔

"ہیڈ کو اڑ رچل دیجئے ہیں وہاں سے ان سیاحوں کی باقاعدہ گرفتاری کے احکامات جاری کر کے انہیں ہیڈ کو اڑ ربواؤں گا۔"۔ رام دیال نے سمجھیدہ لجھے میں کہا۔

"پھر کیا ان کے سفارت خانے وغیرہ کوئی رکاوٹ نہیں ڈالیں گے۔"۔ موہن نے پوچھا۔

"اب چونکہ مجھے نیک پڑ گیا ہے۔ اس لئے اب میں مکمل چینگ ضرور کروں گا بعد میں جو ہو گا سو دیکھا جائے گا۔"۔ رام دیال نے کہا اور پھر ہیڈ کو اڑ رتک چینچنے کے دوران کا رہ میں خاموشی طاری رہی۔ رام دیال نے ہیڈ کو اڑ رچنچتے ہی باقاعدہ اس گروپ کی گرفتاری کے تحریری احکامات جاری کئے اور پھر وہ اطمینان سے بیٹھ گیا۔ موہن اس کے دفتر میں ہی موجود تھا۔

"کتنی دیر میں یہ لوگ یہاں پہنچ جائیں گے۔"۔ موہن نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں۔"۔ رام دیال نے جواب دیا۔ اور پھر واقعی آدھے گھنٹے کے بعد انہر کا مکمل مخصوص گھنٹی بج اٹھی۔

"لیں۔"۔ رام دیال نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سر۔ چینگ روم سے رامن بول رہا ہوں ایک عورت اور سات مرد سیاحوں کا گروپ چینگ

روم پہنچ گیا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں"۔ رام دیال نے کہا اور ریسیور رکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آدموہن۔ اب فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ میرا شک درست ہے یا نہیں"۔ رام دیال نے کہا اور  
اتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

\* \* \* \* \*

اردو لائپر بی کا پیغام

اردو لائچہ ریسی اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موثر پیچان اور اردو قارئین کے لئے بہترین اور دلچسپ کتب فراہم کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لیجئے۔ ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کتاب گھر کو مدد دیئے کے لئے آپ۔

۱۔ اردو لامگھر یہی پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے سپاٹسز کو وزٹ کریں۔ ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔

۲- اگر آپ کے پاس کسی اچھی ناول / کتاب کو  
کرنے کے لئے اردو لائیبریری کو دیجئے۔

کتاب اپنے دوست احباب تک پہنچائے۔ <http://www.urdu-library.com>

اردو لائچرری کا پیغام

کیا آپ چاہتے ہیں کہ اگر ہم کوئی بھی کہانی اردو لائبریری میں شائع کریں اور آپ کو بھی اس کے بارے میں اطلاع کریں؟ اگر ہاں تو اس کے لئے آپ ہمارے ہوم پیج پر جا کر **subscription** میں اپنا **add email** اور نام کی اندر راج کریں۔ اور اپنے ای میل کے **spam filter** میں ہمارا ای میل ایڈرس کا ادرج کرنانا بھولیے گا۔

ہمارا ای میل ایڈریس ہے [no-reply@urdu-library.com](mailto:no-reply@urdu-library.com)

ویران اور خشک پہاڑیوں کا سلسلہ دور تک پھیلا ہوا تھا۔ یہ پہاڑیاں اس قدر خشک اور ویران تھیں کہ وہاں کوئی درخت تو ایک طرف گھاس کی ایک بچی نظر نہ آتی تھی۔ بس خشک اور جلنے ہوئے رنگ کے پتھر ہی پتھر ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ اسی طرح کی ایک پہاڑی کی چوٹی پر اس وقت پہاڑی پتھروں کے رنگ کا ایک چھوٹا سا خیمہ نصب تھا۔ جس میں شاگل اور ریکھا کے علاوہ ان کے دو ماڈل بھی موجود تھے۔

"میں کہتا ہوں کہ ریکھا کہ یہ لوگ ناممکن کو ممکن بنادیتے ہیں۔ اس لئے ہمارا اصل کام اس لیبارٹری کے گرد موجود رہنا ہے۔ ایسا نہ ہو ہم پہاڑیوں کے پتھروں کو ہی گھورتے رہ جائیں اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں لیبارٹری تک ہی پہنچ جائے۔" شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ آپ قطعی بے فکر ہیں۔ میں نے یہاں ان لوگوں کو چیک کرنے کا ایسا نظام کیا ہے کہ عمران اور اس کے ماتحتی تو ایک طرف کوئی چھوٹا سا پرندہ بھی اگر پا کیشیاگی طرف سے آیا تو ہماری نظروں سے نہ چھکے گا۔" ریکھا نے بڑے مطمئن لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ شاگل کوئی بات کرتا۔ اچانک ان کے درمیان رنگ کے ہوئے ٹرمیٹر میں میٹی کی آواز برآمد ہوئی اور شاگل اور ریکھا دونوں چونک پڑے۔

"ہیلو ہیلو۔ آرٹھری کا مرنگ اور۔" ٹرمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔  
"لیں آر ون انڈنگ اور۔" ریکھا نے بین دباتے ہوئے سخت لمحے میں کہا اور شاگل نے بے اختیار ہونٹ پھینک لئے۔

"مادام۔ چوتا پہاڑی کے دامن میں چار افراد بڑے پُر اسرار انداز میں حرکت کرتے ہوئے دیکھے گئے ہیں اور۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور یہ رپورٹ سن کر ریکھا کے ساتھ ساتھ شاگل بھی چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا تفصیل ہے ان کی اور۔" ریکھا نے بے اختیار چھینتے ہوئے لمحے میں پوچھا۔  
"مادام۔ وہ چاروں مقامی کو ہستائی ہیں۔ ایک چھر پر انہوں نے سامان لادا ہوا ہے اور۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔  
"ان کے قد و قامت کیسے ہیں اور۔" ریکھا نے ہونٹ پھینکتے ہوئے پوچھا۔

"ان میں سے دو بے حد قوی ہیکل جامات کے ہیں جب کہ دو عام کو ہستانی ہیں اور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ریکھا اور شاگل دونوں کے چہرے آرٹری کی یہ بات سن کر بے اختیار چک اٹھے۔

"وہ اس وقت کہاں موجود ہیں اور"۔ ریکھا نے تیز لمحے میں پوچھا۔

"وہ چوتحی پہاڑی کے دامن میں ہیں اور ان کا رخ آٹھویں پہاڑی کی طرف ہے اور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انہیں فوراً گرفتار کرو۔ میں اور چیف خود آر ہے ہیں اور اینڈ آل"۔ ریکھا نے تیز لمحے میں کہا اور ٹرانسمیٹ آف کر کے وہ ایک جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔

"مجھے یقین ہے چیف۔ بھی لوگ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اب یہ میرے ہاتھوں سے نجات میں گے"۔ ریکھا نے تیز تیز اور انتہائی پر جوش لمحے میں کہا۔

"ہاں۔ ان دو قوی ہیکل کا اشارہ تو یہی بتا رہا ہے۔ لیکن تم نے انہیں فوری طور پر گولی مار دینے کا حکم دینا تھا۔ گرفتار کرنے کا کیا مطلب ہے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"۔ شاگل نے کہا۔

"اُرے نہیں چیف۔ میں ان کو آسمان موت نہیں مر نے دوں گی۔ میں انہیں تڑپا تڑپا کر مار دوں گی۔ میں انہیں بتا دو گی کہ ریکھا کے سامنے ان کی کیا حیثیت ہے"۔ ریکھا نے کہا۔

"ویکھوڑیکھا۔ اب یہ فصلہ ہو جانا چاہیے کہ سیکرٹ سروس میں تم مجھ سے زیادہ بآاختیار ہو یا میں تم سے زیادہ ہوں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم صرف اپنے احکامات کی بجائی اوری پر ضد کرتی ہو۔ میں صرف راجیش و کرم کی وجہ سے تمہارا لحاظ کر جاتا ہوں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اب شاگل کی بات ماننے سے انکار کر دو"۔ شاگل نے یک لخت غصے سے تملاتے ہوئے لمحے میں کہا۔

"آپ سیکرٹ سروس کے چیف ہیں اور میں سینڈ چیف آپ نے خود ہی کہا تھا کہ میں سیکرٹ سروس کا ایک گروپ لے کر پہاڑیوں پر چینگ کروں جب کہ آپ لیبارٹی کے گردہ کراس کی خاٹت کریں گے۔ اس لئے ظاہر ہے اب یہاں پہاڑیوں پر تو میرا حکم چلے گا آپ کا نہیں"۔ ریکھا نے ہونٹ پھینکتے ہوئے انتہائی سخت لمحے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تم خود جاؤ اور ان لوگوں سے نہیں۔ میں واپس جا رہا ہوں"۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا اور تیزی سے پرده ہٹا کر خیسے سے لکلا اور ذرا ایچے ایک مسطح چٹان کے اوپر موجود ایک چھوٹے مگر تیز رفتار ہیلی کا پڑ کی طرف بڑھ گیا۔ ریکھا بھی خیسے سے تو باہر آگئی تھے۔ لیکن وہ ہونٹ پھینکنے خاموش کھڑی تھی۔

"ہونہے۔ چیف ہونے کا رب ڈال رہا ہے مجھ پر۔ اب جب میں عمران کی لاش لے کر واپس جاؤ گی تو پھر میں سیکرٹ سروس کی چیف ہوں گی۔ احمد آدمی کو یہ معلوم نہیں کہ وزیر اعظم ہر صورت میں اسے سیکرٹ سروس سے ہٹانے پر تلقے ہوئے ہیں۔ انہیں اگر صدر مملکت کی طرف سے اس کی حمایت کا علم نہ ہوتا۔ تو اب تک یہ فارغ بھی ہو چکا ہوتا۔" ریکھانے بڑی بڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے پردہ ہٹا کر واپس خیمے میں چلی گئی۔ دونوں ماتحت خیمے کے دروازے کے قریب مود پانہ انداز میں کھڑے تھے۔

"جیپ لے کر جاؤ اور جب آر تھری انہیں گرفتار کر لے تو انہیں انہائی حفاظت سے یہاں لے آؤ۔ میں ان لوگوں سے یہیں ملنا پسند کروں گی۔" ریکھانے اپنے دونوں ماتحتوں سے مخاطب ہو کر تحکماں لجے میں کہا۔

"لیں مادام۔" دونوں نے میک آواز ہو کر کہا اور تیزی سے پردہ ہٹا کر باہر نکل گئے۔ ریکھا کری پر خاموش بیٹھی رہی۔

"اب میں دیکھوں گی کہ یہ کیسے سیکرٹ سروس کا چیف رہتا ہے۔ ہونہے نہیں۔ آج تک کوئی کار نامہ تو دکھا نہیں سکا اور رب عرب اس طرح ڈالتا ہے جیسے اس کی ساری زندگی کا رناموں سے مجری ہوئی ہو۔" ریکھانے غصیلے انداز میں ایک بار پھر بڑی بڑاتے ہوئے کہا۔ شاگل کے رویے نے اسے واقعی تملک کر کھدیا تھا۔

**تھوڑی دیر بعد ٹرانسیور ایک بار پھر جاگ پڑا۔**

"ہیلو ہیلو۔ آر تھری کالنگ اور۔" ٹرانسیور سے ایک آواز نکلنے لگی۔ "لیں۔ آر۔ ون۔ ائندھنگ۔ کیا پورٹ ہے اور۔" ریکھانے بین آن کرتے ہوئے تیز اور سخت لجھے میں کہا۔

"مادام۔ ان چاروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ واقعی مقامی کو ہستانی ہیں۔ ان کے پاس سمنگ کا سامان ہے۔ اسلحوں غیرہ کوئی نہیں ہے اور۔" آر تھری نے جواب دیا۔

"ان کے میک اپ چیک کئے ہیں اور۔" ریکھانے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"لیں مادام۔ میک اپ واشر نے بھی انہیں او۔ کے کر دیا ہے اور۔" آر تھری نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آر۔ سکس اور آر۔ الیون کو میں نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ ان کے ساتھ انہیں یہاں میرے پاس بھجوادو۔ میں خود چیکنگ کروں گی اور۔" ریکھانے تحکماں لجھے میں کہا۔

"لیں مادام اور۔" دوسرا طرف سے جواب دیا گیا۔

"ان کا سامان بھی ساتھ ہی بھجوانا اور سنو۔ تم سب اُسی طرح مگر انی جاری رکھو اور اینڈآل۔"۔ ریکھانے کہا اور ٹرانسیمیٹر آپ کر کے وہ انٹھ کر خیمے میں ہی ٹھلنے لگی۔ ان لوگوں کی اطلاع ملنے پر اس کے چہرے پر جو جوش و خروش پیدا ہوا تھا وہ آر تھری کی دوسری رپورٹ پر یکسر ختم ہو گیا تھا۔

"ان لوگوں کو اب تک یہاں پہنچ جانا چاہئے تھا یا پھر میر انظر یہی غلط ہے۔ وہ لوگ اس طرف سے آئیں گے یعنی نہیں۔"۔ ریکھانے بڑا بڑا تھے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتارہا تھا کہ وہ اس وقت کافی ذہنی الجھن کا شکار ہو رہی ہے۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد اسے دور سے جیپ کی آواز سنائی دی اور وہ چونک کر پہلے دروازے کی طرف بڑھی لیکن پھر اس نے باہر جانے کا ارادہ بدل دیا اور واپس آ کر کری پر بیٹھ گئی۔ البتہ اس کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا۔

ٹھوڑی دیر بعد پردہ ہٹا اور سب سے پہلے اس کا ایک ماتحت اندر داخل ہوا۔ اور تیزی سے ایک سائیڈ پر ہو کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے میں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے چار کوہستانی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے دو واقعی دیوبیگل آدمی تھے۔ جب کہ باقی دو عالم کوہستانیوں کی طرح تھے۔ ان کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور چہروں پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ ان کی داڑھیاں بڑھی ہوئی تھیں اور اس کے گندے اور میلے بال بڑی طرح اچھے ہوئے تھے۔ ان کے جسموں پر کوہستانی موئے گپڑے کے مخصوص لباس موجود تھے۔ لباس بھی کچھ زیادہ صاف نہ تھے۔ ان کے پیچھے اس کا دوسرا ماتحت تھا۔ جس نے انہیں ایک طرف کھڑے ہونے کا حکم دیا اور وہ چاروں ایک قطار کی صورت میں کھڑے ہو گئے۔

"ان کا سامان۔"۔ ریکھانے اپنے ماتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بام موجود ہے مادام۔"۔ ایک نے جواب دیا۔

"اُسے بھی اٹھا لاؤ۔"۔ ریکھانے کہا اور دونوں ماتحت سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئے۔ ریکھانے انٹھ کر ان کی طرف بڑھی۔

"تو تم سمجھ رہو۔ کیوں۔"۔ ریکھانے ہونٹ چباتے ہوئے ان سب کو انتہائی غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اگر ہم سمجھنگ نہ کریں تو بھوکے مر جائیں۔ یہاں پہاڑیوں میں تو کوئی محنت مزدوری کا کام بھی نہیں ہے۔ یہاں تو سب یہی کام کرتے ہیں۔ آج سے نہیں صد یوں سے۔ اور مادام یہاں کے سب حکام کو بھی معلوم ہے لیکن وہ صرف اسلحہ اور نشیات تو پکڑتے ہیں۔ دوسرے کسی سامان کو نہیں پکڑتے لیکن آج

پہلی بار ہمیں باقاعدہ گرفتار کیا گیا ہے۔ ایک طرف کھڑے نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ریکھا اسے غور سے دیکھنے لگی۔

"تم پڑھے لکھے لگتے ہو۔ کیا نام ہے تمہارا۔" ریکھا نے سخت لمحے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے دس جماعتیں پاس کی ہوئی ہیں۔ میرا نام رابو ہے۔" نوجوان نے جواب

دیا۔

"یہ دوسرے تمہارے کیا لگتے ہیں۔" ریکھا نے دوسروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہم سب ایک بستی سے ہیں۔ ویسے رشتہ دار نہیں ہیں۔" رابو نے جواب دیا۔ ریکھا اسے سب سے غور سے دیکھ رہی تھی۔ کیونکہ عمران کا قد و قامت اور جسم رابو سے ملتا جلتا تھا۔ اس لئے اگر ان میں سے کوئی عمران تھا تو یہی نوجوان ہو سکتا تھا۔ لیکن اس کی بھی ہوئی آنکھیں۔ زرد چہرہ بتارہا تھا کہ وہ عمران نہیں ہو سکتا۔ عمران کی آنکھوں میں ذہانت اور شرارت کی جو چک اس نے پہلی ملاقات کے دوران دیکھی تھی اس کے عشر عشیر بھی اس نوجوان کی آنکھوں میں نظر نہ آ رہا تھا۔

<http://www.urdu-library.com>

"اے کھولو۔ کیا ہے اس میں۔" ریکھا نے پوچھا۔

"کھانے پینے کا سامان۔ دوستے سے ریڈیو اور دس پہاڑی سلکس ہیں۔ یہ سامان پاکیشیاں ہے۔" ایک ماتحت نے بورا کھول کر اس میں موجود سامان کو باہر نکالتے ہوئے جواب دیا۔ ریکھا نے آگے بڑھ کر ریڈیو اٹھایا اور اسے الکٹریک گور سے دیکھنے لگی۔ اس کے ذہن میں فوراً خیال آیا تھا کہ کہیں یہ ریڈیو کوئی جدید قسم کا ٹرانسیمیٹر نہ ہو۔ پھر اس نے اس کو کھول کر اس کے اندر وہی نظام کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن وہ واقعی ایک عام ساری ریڈیو تھا۔ ریڈیو ایک طرف رکھ کر اس نے ایک سٹک اٹھائی۔ اور اسے غور سے چیک کرنے لگی۔ لیکن باوجود انتہائی غور سے دیکھنے کے اس عام سی پہاڑی سٹک میں بھی اسے کوئی غیر معمولی بات نظر نہ آئی۔ اس سلکس کی ان پہاڑی علاقوں میں بے حد مانگ رہتی تھی۔ کیونکہ پہاڑوں پر چڑھنے اور نیچے اترنے میں کام کرنے کے علاوہ اس کے ساتھ ہی کسی جانور کے جملے سے بھی دفاع کیا جا سکتا تھا۔ اس نے باری باری ساری سلکس کا جائزہ لیا اور پھر اس نے غذا کے بندڈوں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن سب کچھ عام ساتھا۔ کسی چیزیں بھی کوئی غیر معمولی پن نہ تھا۔

"تم کہاں جا رہے ہو۔" ریکھا نے مڑکر دوبارہ رابو سے پوچھا۔

"اتر کا شہنشہ میں۔ ہم وہیں رہتے ہیں۔" رابو نے اسی طرح سادہ لمحے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آر، الیون ان چاروں کو گولیوں سے اڑا دو اور لاشیں پھاڑیوں میں پھینک دو۔" ریکھانے پیچھے ہٹ کر انہائی غصیلے لبجے میں کہا اور آر۔ الیون نے جلدی سے ہاتھ میں کپڑی مشن گن کا رخ ان چاروں کی طرف کر دیا۔

"مگر ہمارا قصور مادام کہ آپ ہمیں اتنی بڑی سزادے رہے ہیں۔ ایک بات سوچ لجھے۔ میں کاش قبیلے کے سردار کا بیٹا ہوں۔ ہماری موت کی خبر سن کر یہاں موجود تمام پہاڑی قبائل حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور پھر ایسا نہ ہو کہ یہ سارا پہاڑی علاقہ پاکیشیا میں اپنی شمولیت کا اعلان کر دے۔" رابونے تیز لبجے میں کہا۔ اور ریکھانے چونکہ کہا تھا اسرا اٹھایا اور آر۔ الیون کو فائرنگ سے روک لیا۔ لیکن رابو کی بات سن کراس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آگئی تھی۔

"تو تم قبیلے کے سردار کے بیٹے بن کر آئے ہو علی عمران۔ بہت خوب۔ واقعی تمہیں یہی روپ دھارنا چاہیے تھا یہی تمہارے شایان شان بھی تھا۔" ریکھانے مکراتے ہوئے کہا۔

"علی عمران۔ کون علی عمران۔ میں رابو ہوں اور واقعی کاش قبیلے کے سردار کا بیٹا ہوں۔ اگر آپ کو یقین نہ آ رہا ہو تو آپ ہمارے ساتھ چل کر اس بات کی تصدیق کر لیں۔" رابونے مُراسامنہ بناتے ہوئے کہا۔ "تصدیق سے کیا ہوگا۔ رابو واقعی سماںگنگ کے سلسلے میں دوسری طرف گیا ہوگا اور تم نے اس کی جگہ لے لی۔ اس میں تصدیق کیا تھا۔" ریکھانے ہنسنے ہوئے کہا۔

"آخر آپ مجھے زبردستی وہ کیوں ہانا چاہتی ہیں جو میں نہیں ہوں۔ آپ کو جس طرح یقین آتا ہو کر لیں جو تصدیق جو صفات آپ چاہیں وہ لے لیں۔" رابونے تیز لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ "اچھا بتاؤ۔ تمہارے دادا کا کیا نام تھا۔" ریکھانے مکراتے ہوئے پوچھا۔

"تحانیں مادام ہے۔ میرا دادا زندہ ہے اور اس کا نام آ کاش ہے۔ میرے والد کا نام موجود ہے۔ اور اگر کہیں تو اپنی والدہ دوسرے بھائیوں اور بہنوں کا نام بھی بتاؤں۔" رابونے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم شادی شدہ ہو۔" ریکھانے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔ صرف میرے بڑے بھائی کی شادی ہوئی ہے۔ اس کے دونوں پیچے ہیں ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔"

"اس کی بیوی اور پھوٹوں کے نام بتاؤ۔" ریکھانے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میری بھائی کا نام جاگی ہے اور لڑکے کا نام پاشوا اور لڑکی کا نام اجوشا ہے۔" رابونے جواب

دیا۔

"اس لڑکے کی کوئی خاص شناخت"۔ ریکھانے کہا۔

"بھی ہاں۔ اس کی خاص شناخت یہ ہے کہ اس لڑکے کو بچپن میں کھیلتے ہوئے چوت لگ گئی تھی۔ اور اس کے ماتھے پر زخم آگیا تھا۔ زخم کا یہ نشان بالکل چاند کی طرح کا ہے۔ اس نشان کی وجہ سے اسے چندابھی پیار سے کہتے ہیں"۔ رابو نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا اور ریکھا سر ہلاتی ہوئی ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گئی۔ اس نے جلدی سے اس پر ایک فریکنوسی ایڈ جسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سینڈ چیف آف سیکرٹ سروس ریکھا کا لنگ اور"۔ ریکھا کا لہجہ بے حد تحکما نہ تھا۔

"لیں مادام۔ دلیپ بول رہا ہوں۔ فرست کمپ سے اور"۔ چند لمحوں بعد ایک مودہ بانہ آواز

*ار لولا پیر پری*

ٹائی دی۔

"دلیپ چیف شاگل کہاں ہیں اور"۔ ریکھانے پوچھا۔

"وہ آپ کے پاس سے یہاں پہنچے تو انہیں دارالحکومت سے کوئی اہم کال ملی اور وہ فوراً

<http://www.urdu-library.com>  
دارالحکومت روانہ ہو گئے ہیں اور"۔ دلیپ نے جواب دیا۔

"ہوں۔ تمہارا فرست کمپ اترکاش بھتی کے قریب ہے نا اور"۔ ریکھانے پوچھا۔

"لیں میڈم اور"۔ دلیپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ اترکاش بھتی میں کاش قبیلے کا سردار جس کا نام ماجو ہے اسے فوراً کمپ میں لاو۔ میں اس

سے اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔ میں دس منٹ بعد دوبارہ کال کروں گی اور پہاڑیوں میں لاؤ۔" ریکھانے سخت لہجہ میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تو تم رابو ہو۔ بہت خوب۔ یہ تمہارا دوسری ساتھی کون ہے اس کا کیا نام ہے"۔ ریکھانے ایک

بار پھر رابو سے مخاطب ہو گئی۔

"یہ میرا دوست ہے۔ اس کا نام جرم ہے۔ اور یہ ہمارے ملازم ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام

پا گو ہے جب کے دوسرے کا نام ہاکینو ہے"۔ رابو نے اپنے سارے ساتھیوں کا تعارف کرتے ہوئے کہا۔ اور

ریکھانے ایک طویل سائز لیا۔ اب اسے بھی یقین آگیا تھا۔ کہ واقعی یہ لوگ مقامی کوہستانی ہیں۔ بہر حال وہ

آخری تصدیق بھی کر لیتا چاہتی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اگر یہ رابو عمران ہے تو کم از کم عمران اس سے یہ نہ پوچھ سکا

ہو گا کہ اس کے دادا اور دوسرے رشتہ داروں کا کیا نام ہے۔ لیکن جس طرح رابو نے بغیر کسی پہچاہت کے اپنی بھا بھی۔ اور بھتیجوں کے نام اور ان کے شاخی نشان بتا دیئے تھے اس سے وہ اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ یہ واقعی رابو ہی

ہے اور اب رابوکی یہ بات بھی اس کی سمجھ میں آگئی تھی کہ اگر انہیں قتل کر دیا گیا تو واقعی اس علاقے میں بڑی گز بڑی ہو سکتی ہے۔ اس نے ذہنی طور پر وہ اب انہیں چھوڑ دینے کا فیصلہ بھی کر چکی تھی۔ پھر اس نے ٹرانسپیر کا بٹن دوبارہ آن کر دیا۔ ظاہر ہے فریکنٹس تو وہی پہلے والی ہی ایڈ جسٹ تھی۔

"ہیلو۔ سیکنڈ چیف آف سیکرٹ سروس ریکھا کالنگ اوور"۔ ریکھانے انتہائی تحکما نہ لجھے میں کہا۔

"لیں۔ دلیپ انڈنگ میڈم اوور"۔ دوسری طرف سے دلیپ کی آواز سنائی دی۔

"وہ ما جو آگیا ہے اوور"۔ ریکھانے پوچھا۔

"لیں میڈم۔ موجود ہے۔ اس سے بات کریں اوور"۔ دلیپ نے کہا۔

"ہیلو ما جو۔ تم کس قبیلے کے سردار ہو اوور"۔ ریکھانے تیز لجھے میں پوچھا۔

"میں کاش قبیلے کا سردار ہوں جی"۔ ایک سختی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ دلیپ کی اوور کی آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے وہ ان پڑھ کو ہستائی سردار اب اوور تو نہ کہہ سکتا تھا۔ اس نے یہ کام دلیپ کر رہا تھا۔

<http://www.urdu-library.com>

"تمہارا کوئی بیٹا بھی ہوا اوور"۔ ریکھانے پوچھا۔

"جی ہاں۔ چار بیٹے ہیں جی۔۔۔ اوور"۔ ما جو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار بھی اوور دلیپ نے کہا تھا۔

"سب کے نام بتاؤ اوور"۔ ریکھانے پوچھا۔

"جی بڑے بیٹے کا نام آکو۔ دوسرے کا نام را بوتیسیرے کا نام جیگو اور چوتھے کا نام جا شو ہے جی۔۔۔ اوور"۔ ما جو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے کتنے بیٹے شادی شدہ ہیں اوور"۔ ریکھانے پوچھا۔

"جی صرف بڑے آکو کی شادی ہوئی ہے۔ باقی تین کنوارے ہیں جی۔۔۔ اوور"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"آکو کی بیوی کا کیا نام ہے۔ اور آکو کے کتنے بچے ہیں۔ ان کا کیا نام ہیں اوور"۔ ریکھانے پوچھا۔

"آکو کی بیوی کا نام جاگی ہے جی۔۔۔ اوور"۔ ما جو نے کہا۔

"اچھا۔ آکو کے لڑکے کے باشو کا کوئی خاص شناختی نشان اوور"۔ ریکھانے پوچھا۔

"جی ہاں جی۔ باشو بچپن میں کھیتے ہوئے گر گیا تھا جی۔ اس کے ماتھے پر چوٹ آئی تھی جی۔ اس کا نشان چاند کی طرح ہے۔ اس لئے ہم اسے پیار سے چندابھی کہتے ہیں جی۔۔۔ اور"۔ ماجنے بغیر کے جواب دیا۔

"ہوں۔ اب یہ بتاؤ کہ تمہارا باپ کا کیا نام ہے اور"۔ ریکھانے پوچھا۔

"جی میرے باپ کا نام آکا ش ہے جی۔۔۔ اور"۔ ماجنے کہا اور ریکھا کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔

"او۔ کے۔ دلیپ اسے واپس بھیج دو اور اینڈ آل"۔ ریکھانے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسیور آف کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم لوگ وہ نہیں ہو جس کا ہم تم پر شک کر رہے تھے۔ آر الیون۔ ان کے ہاتھ کھول دو"۔ ریکھانے قدرے مایوسانہ لبھ میں کہا۔ اور آر الیون جو ابھی تک مشن گن کا رخ ان کی طرف کے کھڑا تھا۔ جلدی سے آگے بڑھا اس نے مشن گن کا نندھے سے لٹکائی اور ان کے عقب میں آگر اس نے چاروں کی کلاسیوں میں موجود کلپ ہھھڑیاں کھول دی۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاسکتے ہو اور اپنا سامان بھی لے جاؤ"۔ ریکھانے کہا۔

"مادام۔ اگر نا راضی نہ ہوں تو میں بھی کچھ پوچھ لوں"۔ رابو نے اس بامسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ بس تم جاؤ۔ تم لوگوں نے میرا موڑ آف کر دیا ہے"۔ ریکھانے عصیلے لبھ میں کہا۔

"جی میں تو صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں جی کہ کیا اب ہمارے ملک کا فرستاں میں مرد ختم ہو گئے ہیں جو آپ جیسی خوبصورت عورت کو فوج کی ڈیوٹی کرنی پڑ رہی ہے"۔ رابو نے بڑے معصوم سے لبھ میں کہا اور ریکھانے اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں فوج کی ملازم نہیں ہوں۔ میں سیکرٹ سروس کی سینڈ چیف ہوں۔ فوج تو میری ملازم ہے"۔ ریکھانے بڑے فاخر ان لبھ میں کہا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ بہت بڑی افسر ہوئیں۔ بہر حال جی۔ میں غریب آدمی ہوں۔ مگر میری طرف سے دعوت ضرور کھائیں۔ جاگی آپ سے مل کر بے حد خوش ہو گی"۔ رابو نے کہا۔

"اچھا۔ اچھا ضرور آؤں گی"۔ ریکھانے ہنتے ہوئے کہا۔

"جی آپ نے اچھی طرح تسلی کر لی۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو ہمیں کوئی پر چددے دیں۔ تاکہ آگے پھر ہمیں نہ کپڑا لیا جائے۔ آپ جیسی بڑی افسر کا پر چہ ہمارے لئے بڑے کام آئے گا جی"۔ رابو نے منت

بھرے بجھے میں کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں کارڈ دے دیتی ہوں"۔ ریکھانے کہا۔ اور پھر اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک کارڈ لکھا۔ اور اس پر لکھ کر دستخط کر دیئے۔

"جی بہت شکر یہ جی۔ ویسے ہمارا خچر تو پہاڑیوں میں بھاگ گیا ہوگا۔ کاش ہمیں آپ جیپ میں اتر کا ش پہنچا دیں۔ ورنہ تو یہ سارا سامان اٹھا کر ہم دس دن بھی پیدل چل کر وہاں نہ پہنچ سکیں گے"۔ رابونے کہا۔

"آر۔ الیون۔ جاؤ۔ انہیں اپنی جیپ پر اتر کا ش چھوڑ آؤ۔ جاؤ۔ واقعی میری وجہ سے انہیں بیحد پریشانی اٹھانی پڑی ہے"۔ ریکھا واقعی مکمل طور پر ہمدردی کے موڑ میں آگئی تھی۔ شاید رابو کی پہلی دھمکی ابھی تک اس کے ذہن میں موجود تھی۔

"جی بہت شکر یہ۔ آپ بہت مہربان ہیں"۔ رابونے کہا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو سامان اٹھانے کا کہا اور اپنا سامان اٹھا کر وہ ریکھا کو سلام کر کے خیمے سے باہر نکل گئے۔

"کاش یہ عمران اور اس کے ساتھی ہوتے تو شاگل کا کاشا آج تھی صاف ہو چاتا"۔ ریکھا نے بڑھاتے ہوئے کہا اور میز پر رکھی ہوئی ایک فائل اٹھا کر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔

## اردو لائبریری کے لئے اردو لائبریری کا پیغام فریض لے کر اے

اردو لائبریری اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موثر پہچان اور اردو قارئین کے لئے بہترین اور دلچسپ کتب فراہم کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لیجئے۔ ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کتاب گھر کو مدد دینے کے لئے آپ۔

۱۔ اردو لائبریری پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے پانرز کو وزٹ کریں۔ ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔

۲۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھی ناول / کتاب کی کپوزنگ (ان ٹیچ فائل) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیئر کرنے کے لئے اردو لائبریری کو دیجئے۔

۳۔ کاتام اپنے دوست احباب تک پہنچائیں۔

رام دیال اور موہن ایک بڑے ہال کمرے میں داخل ہوئے۔ جہاں لوہے کی مخصوص کرسیوں پر وہ سیاح حیران و پریشان سے لوہے کے راؤز میں جکڑے بیٹھے ہوئے تھے۔

"تو آپ لوگ سیاح ہیں"۔ رام دیال نے اندر داخل ہوتے ہی طفیل انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں مگر آپ تو وہی ہیں جو ہوٹل میں اس دوسرے آدمی پر فٹک کر رہے تھے۔ مگر اب اسکے کھڑے ہیں۔ یہ کیا چکر ہے۔ آپ نے ہمیں یہاں کیوں بلوایا ہے"۔ اس عورت جولیا نے خاصے سخت لمحے میں کہا۔

"یہ سارا ذرا مدد تھا۔ اور اس ڈارے کے تیجے میں تم یہاں نظر آ رہے ہو۔ تمہاری دلچسپی بتا رہی تھی کہ تم سیاح نہیں ہو۔ پاکیشیا سکرٹ سروں کے رکن ہو۔ اور اب تمہاری لاشیں ہی یہاں سے واپس جائیں گی"۔ رام دیال نے طفیل انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بکواس ہے۔ کیا اس ملک میں قانون نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہمارے کاغذات موجود ہیں۔ وہ سب او۔ کے ہیں۔ صرف اس بات سے کہ ہم نے تمہاری باتوں میں دلچسپی کیوں لی۔ تم ہمیں ہلاک کر دینے کی دھمکیاں دے رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو"۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لمحے میں کہا۔

"بکواس بند کرو۔ میرا نام رام دیال ہے رام دیال۔ میں چیف شاگل کا پیش اسٹاف ہوں۔ سمجھیں۔ میرے ایک اشارے پر تمہارے جسموں میں سینکڑوں سوراخ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے میرے سامنے ادب سے بات کرو"۔ رام دیال نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لمحے میں کہا۔

"ان کے میک اپ تو چیک کرو"۔ ساتھ کھڑے موہن نے لقدمہ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ ابھی ان کے اصل چہرے سامنے آ جاتے ہیں۔ ان کو میک آپ واشر سے چیک کرو"۔ رام دیال نے چونکتے ہوئے پیچھے کھڑے ایک آدمی سے کہا اور سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ اس ٹرالی پر ایک مشین تھی یہ پیچے ایک بڑا ساتھیلا نک رہا تھا۔ مشین کی سائیڈ میں ایک کنٹوپ تھا جس میں ایک بڑی ٹال کے ساتھ بہت چھوٹی چھوٹی رنگ برلنگی تاریں مشین کے ساتھ ایڈ جست تھیں۔ اس آدمی نے ٹرالی اس عورت جولیا کے قریب روکی اور پھر کنٹوپ کے سے نکال کر

اس نے عورت کے سر پر چڑھایا اور اسے بند کرنے لگا۔ کنٹوپ نے سرا اور گردن تک جولیا کا پورا چہرہ ڈھانپ دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کا بٹن دبایا تو مشین میں سے سیٹی کی ہلکی ہلکی آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں کے بعد مشین آف ہو گئی۔

"میک اپ نہیں ہے باس"۔ اس آدمی نے کہا۔ اور کنٹوپ علیحدہ کرنے لگا۔ کنٹوپ بٹنے کے بعد واقعی جولیا کا وہی چہرہ نظر آ رہا تھا۔ جو کنٹوپ چڑھنے سے پہلے تھا۔

"دوسرے کو چیک کرو"۔ رام دیال نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور وہ آدمی ٹرالی دھکیلتا ہوا دوسرے آدمی کے پاس پہنچ گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب کے سب چیک ہو چکے تھے۔ لیکن کوئی بھی میک اپ میں ثابت نہ ہوا تھا۔

"اب تمہیں یقین آ گیا مسٹر کہ ہم وہ نہیں ہیں جو تم سمجھ رہے ہو"۔ عورت نے انتہائی طنزیہ لجھے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے تم نے کوئی بیج جدید قسم کا میک اپ کر رکھا ہو"۔ رام دیال نے کہا۔

"تو پھر ہماری کھلیں چھلیں کرو میکھ لو۔ لیکن یہ سن لو کہ تمہیں بہر حال غیازہ پھکتنا پڑے گا۔ ہم ہوش سے آتے ہوئے دیڑ کو کہہ آئے تھے کہ وہ سپر ٹریولز کو ہماری گرفتاری کے متعلق فون کر دے۔ اور سپر ٹریولز نے اب تک یقیناً چارے سفارت خانوں سے رابطہ کر لیا ہو گا۔ اس کے بعد تمہارا جو بھی حشر ہو۔ تم بہتر سمجھ سکتے ہو"۔ عورت نے کہا۔

"تم اتر کاش کی پہاڑیوں میں کیوں جانا چاہتے ہو۔ جب کہ سیاح اور ہر نہیں جاتے"۔ رام دیال نے جولیا کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہم زندگی کو قریب سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ آباد علاقے تو ہم نے بہت دیکھے ہوئے ہیں۔ کافرستان سے ہزار گناہ زیادہ جدید علاقے"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"یہ صرف تم ہی بولتی رہتی ہو۔ یہ لوگ گونگے ہیں"۔ رام دیال نے کہا۔

"میں گروپ لیڈر ہوں اور ہمارے درمیان شروع سے ہبھی طے ہے کہ لیڈر میں ہی ہوں گی"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"ہوں ٹھیک ہے۔ میں اس وقت تو تمہیں رہا کر دیتا ہوں لیکن یاد رکھنا جب تک تم کافرستان کے اندر رہو گے ہماری آنکھیں تمہیں چیک کرتی رہیں گی۔ اور جس وقت ہمیں معلوم ہوا کہ تم غلط لوگ ہو۔ ہم تمہیں ایک لمحے میں گولیوں سے اڑا دیں گے"۔ رام دیال نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"خواہ تجوہ غلط لوگ ہیں۔ تم سیکرٹ سروس کے اچھے آدمی ہو کہ اصل آدمی کو پکڑنے کی بجائے سیاحوں کے پیچھے دوڑ رہے ہو۔" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویکھ لوں گا تمہیں بھی۔" رام دیال نے کہا اور پھر اس نے وہاں موجود ایک آدمی سے مخاطب ہو کر اُسے رہا کر کے عمارت سے باہر بیچھے دینے کا حکم دیا اور خود تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ موہن بھی خاموشی سے اس کے پیچھے پاہر آگیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس دفتر میں پہنچ چکے تھے۔

"یہ کافی شرمندگی انھانی پڑی رام دیال۔ یہ لوگ تو صحیح نہ لکھے۔" موہن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے یقین تھا کہ ان کا میک اپ صاف ہو جائے گا۔ مگر بہر حال ٹھیک ہے۔ ضروری تو نہیں کہ ہر اندازہ درست ثابت ہو جائے۔ چینگ تو ضروری ہوتی ہے۔" رام دیال نے کہا۔

"رام دیال۔ ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس والے دار الحکومت میں آئے بغیر کسی اور راستے سے اتر کا ش پہنچ جائیں۔ ہم انہیں خواہ تجوہ یہاں ڈھونڈھتے ہوئے پھر رہے ہوں۔" موہن نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ نجانے میری چھٹی حس کیوں بار بار بھی کہہ رہی ہے کہ یہ لوگ مخلوق ہیں لیکن کوئی کلیو ہی سمجھ میں نہیں آ رہا۔" رام دیال نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ موہن کوئی جواب دیتا۔ میز پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی نج اٹھی۔

"یہ۔ رام دیال فراہم سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر۔" رام دیال نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں جگن داس بول رہا ہوں ڈائریکٹر جزل محلہ سیاحت۔ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ سیکرٹ سروس چند غیر ملکی سیاحوں کو ایک ہوٹل سے گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر لے آئی ہے۔ کیا یہ رپورٹ درست ہے۔" دوسرا طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"جی ہاں درست ہے۔ ہمیں رپورٹ ملی تھی کہ یہ لوگ غیر ملکی ایجنت ہیں۔ چنانچہ ہم نے انہیں چینگ کے لئے کر آئے تھے۔ لیکن جب ان پر شک دور ہو گیا تو ہم نے چھوڑ دیا ہے۔" رام دیال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا ان کے کاغذات مخلوق تھے۔" ڈائریکٹر جزل نے چوکتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں۔ کاغذات تو پہلے چیک ہو گئے تھے۔ ہمیں شک تھا کہ یہ لوگ میک اپ میں ہیں۔ لیکن جب میک اپ واشر نے انہیں کلیر کہہ دیا تو ہم نے انہیں چھوڑ دیا۔" رام دیال نے جواب دیا۔

"آپ کا کیا عہد ہے سکرٹ سروس میں مسٹر رام دیال"۔ یک لخت ڈائریکٹر جزل کا لہجہ پہلے سے سخت ہو گیا۔

"میں چیف کا چیل استنٹ ہوں اور ہیڈ کوارٹر کا انجمن چارج ہوں"۔ رام دیال نے منہ بنائے جواب دیا۔

"چیف شاگل کہاں ہیں۔ ان سے میری بات کرائیں"۔ ڈائریکٹر جزل نے کہا۔

"وہ دارالحکومت سے باہر ایک خصوصی مشن کے سلسلے میں گئے ہوئے ہیں۔ جب واپس آئیں گے تو کہہ دوں گا"۔ رام دیال نے سخت لمحے میں کہا۔

"مسٹر رام دیال۔ میں وزیر اعظم صاحب کو آپ کی اس حرکت کی رپورٹ کروں گا۔ ہماری حکومت سیاحوں کو یہاں بلانے کے لئے کروڑوں روپے پہلو پر خرچ کرتی ہے۔ اور آپ سیاحوں کو پکڑ پکڑ کر ہیڈ کوارٹر لے جاتے ہیں۔ اس طرح تو آئندہ ایک سیاح بھی ادھر کارخانہ کرے گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ سوئس اور گریٹ لینڈ دونوں سفارت خانوں نے ان کی گرفتاری کا انتہائی سخت نوٹس لیا ہے"۔ ڈائریکٹر جزل کا لہجہ اور بھی زیادہ سخت ہو گیا اور اس سے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہونہہ۔ مجھے دھمکیاں دے رہا ہے۔ ننس"۔ رام دیال نے ریسیور دھڑام سے کریڈل پر

پٹخت ہوئے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔ "رام دیال۔ تمہیں معلوم نہیں ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں۔ یہ جن داس چیف شاگل کا انتہائی گہرا دوست ہے۔ اس لئے لازماً چیف کے شکایت کرے گا اور چیف کی عادت تم جانتے ہو۔ اسے غصہ آجائے تو وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔ اس لئے میری بات مانو تو پہلے چیف کو بریف کر دو"۔ موہن نے بڑے ہمدردانہ انداز میں مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"اور واقعی چیف کے مزاج کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ تھیک ہے میں اسے رپورٹ دے دیتا ہوں پھر وہ خود ہی سب کچھ سنچال لے گا"۔ رام دیال نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور انٹھ کر اس نے عقب میں موجود الماری میں سے ایک لانگ ریچ ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈ جسٹ کی اور پھر اس کا بیٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر میں سے نوں ٹوں کی ہلکی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ رام دیال کا لانگ فرام ہیڈ کوارٹر اور"۔ رام دیال نے بار بار یہ فقرہ دو ہر اندا شروع کر دیا۔

"لیں۔ دلیپ انڈنگ فرام فرست کمپ اتر کاش اور"۔ چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے

ایک آواز سنائی دی۔

"چیف سے بات کراؤ دلیپ اور"۔ رام دیال نے تیز لمحے میں کہا۔

"لیں سرا اور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شاگل کی آواز  
ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

"ہیلو۔ شاگل انڈنگ یو اور"۔ شاگل نے آواز میں خاصی سختی تھی۔

"رام دیال بول رہا ہوں جناب۔ ایک رپورٹ دینی تھی آپ کو اور"۔ رام دیال نے مودباہ  
لمحے میں کہا۔

"کسی رپورٹ۔ تفصیل سے بتاؤ اور"۔ دوسری طرف سے شاگل نے چونک کر پوچھا اور  
جواب میں رام دیال نے ان سیاحوں کے بارے میں پہلی رپورٹ ملنے سے ہیڈ کوارٹر میں ان کے میک اپ  
چینگنگ تک پوری رپورٹ تفصیل سے بتادی۔

"اوہ اوہ۔ کہاں ہیں یہ لوگ۔ اوہ یہ تو واقعی سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ سوئیز کی جولیا کو میں  
جانتا ہوں اور"۔ شاگل نے دوسری طرف سے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"وہ جناب ایک کوئی میں رہائش پذیر ہیں۔ کل صبح ان کا پروگرام اترکاش جانے کا ہے  
اور"۔ رام دیال نے چونک کر جواب دیا۔

"پھر تو یقیناً یہی لوگ ہیں۔ تم ایسا کرو فوراً ان کی رہائشگاہ کو گھیر لو۔ اس طرح کہ انہیں شک نہ ہو۔  
میں ابھی واپس آ رہا ہوں۔ میں اپنی مگرانی میں ان پر ریڈ کراؤں گا۔ یہ نکلنے نہ پائیں۔ اگر پھر فرار ہونے لگیں تو  
بے شک انہیں گولیوں سے اڑا دینا۔ میں ذمہ دار ہوں اور"۔ چیف نے پا گلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے  
کہا۔

"لیں سر۔ لیں سرا اور"۔ رام دیال نے شاگل کی اس طرح چیختے پر بُری طرح بوکھلا گیا تھا۔

"فوراً گھیر لو۔ نکلنے نہ دینا۔ اور ایڈ آل"۔ شاگل نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ  
ہو گیا۔ اور رام دیال نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ واقعی بوکھلا ہے ہوئے  
انداز میں دوڑتا ہوا پیر و فی دروازے کی طرف اس طرح بڑھنے لگا جیسے وہ خودا بھی جا کر انہیں گردنوں سے پکڑ  
لے گا۔ موہن اس کی اس بوکھلا ہٹ کو حیرت سے دیکھتا ہوا اس کے پیچے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

- \* - \* - \* - \* - \* - \*

چیپ بکی رفتار سے پھاڑی راستوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیور نگ سیٹ پر ریکھا کا اسٹنٹ آر۔ الیون بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر رابو اور عقبی سیٹوں پر اس کے ساتھ خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"یہ اتنی بڑی آخران ویران پھاڑیوں پر کیوں آئی بیٹھی ہے۔" رابو نے مسکراتے ہوئے آر۔ الیون سے پوچھا۔

"کچھ پاکیشیائی ایجنٹوں کے یارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ لوگ ادھر سے لیبارٹری تک آنے والے ہیں ان کی چینگ ہو رہی ہے۔ تم خوش قسمت ہو کہ سردار کے بیٹھے ہو ورنہ تمہاری لاش یہیں پھاڑیوں میں پڑی رہ جاتی۔ مادام بیدخت عورت ہے۔ آدمی کو تو اس طرح مار دیتی ہے جیسے جیونتی کو مسل دیا جائے۔" آر۔ الیون نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ دیسے تو وہ بہت رحم نظر آرہی ہے۔ اب دیکھو۔ اس نے ہم پر رحم کرتے ہوئے ہمیں اس جیپ میں بھجوایا ہے۔ لیکن یہ لاگری کیا ہوتی ہے۔" رابو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ اور آر۔ الیون اس کی بات سن کر بے اختیار فس پڑا۔

"لائری نہیں لیبارٹری۔ جس میں سائنسی تجربے ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے ہتھیار پہنائے جاتے ہیں۔" آر۔ الیون نے ہستے ہوئے کہا۔

"تو فیکٹری کہو۔ خواہ مخواہ مشکل سانام لے رہے ہو۔ فیکٹری میں ہتھیار بنتے ہیں۔ رائلیں۔ پستول وغیرہ۔ تو کیا یہ فیکٹری اس پھاڑی پر ہے۔ لیکن ہمیں تواب تک کہیں نظر نہیں آئی ہم تو ہر بھتی یہاں سے گزرتے ہیں۔" رابو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"فیکٹری نہیں ہے۔ یہ لیبارٹری ہے۔ یہاں ایتم بم بنتے ہیں۔ اور جہیں کہاں سے نظر آجائے گا زمین کے اندر ہوتی ہے۔ اور اس کو انتہائی خفیہ رکھا جاتا ہے۔ مجھے خود معلوم نہیں کہ کہاں ہے۔" آر۔ الیون نے منہ بھاتے ہوئے کہا۔

"زمین کے اندر اپنے آپ تو نہ بن جاتی ہوگی۔ آخر اس کے لئے مشینیں آتی ہوں گی کام ہوتا ہو گا۔ ہم تو یہیں رہتے ہیں۔ ہمیں تو آج تک کوئی مشین کام کرتے نظر نہیں آئی۔ پھر ان ایجنٹوں کو کیسے نظر آجائے

گی۔ یہ لیبارٹری۔ کیا انہوں نے آنکھوں میں سلیمانی سرمدہ ڈال رکھا ہوتا ہے۔ کہ زمین کے اندر کے چیزیں انہیں نظر آنے لگ جاتی ہیں۔ رابو کے لجھ میں شدید حیرت تھی۔ اور آر۔ الیون ایک بار پھر فس پڑا۔

"تم سیدھے سادھے لوگ ہو۔ تمہیں کیا پتہ۔ بہر حال لیبارٹری یہیں ہے اتر کاش کے قریب۔

چیف اور میڈم کے درمیان اس کے متعلق باتیں ہو رہی تھیں۔ چیف تو تمہیں دیکھتے ہی گولی مار دینے کا کہہ رہے تھا۔ مگر میڈم نے تمہیں گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ اس پر چیف ناراض ہو کر اتر کاش واپس چلا گیا۔ وہ میڈم سے بھی زیادہ سخت ہے۔ آر۔ الیون نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تمہیں معلوم ہو گا کہ کہاں ہے وہ تم نے باتیں جو سنی تھیں ان کی۔ ویسے ہے تو یقین نہ

آنے والی بات کہ ان پہاڑیوں میں کوئی لیبارٹری بننے جہاں ایٹم بمن رہے ہوں۔ اور ہم خود جو یہاں رہتے ہیں ہمیں آج تک اس کا پتہ ہی نہ چلے۔" رابو نے کہا اور آر۔ الیون فس پڑا۔

"یہ حکومتوں کے خفیہ کام ہوتے ہیں رابو۔ مجھے پورا تو معلوم نہیں البتہ چیف کہہ رہا تھا کہ زرشاک

پہاڑی کے نیچے ہے لیبارٹری۔ اب پتہ نہیں زرشاک پہاڑی کون سی ہے یہاں سے سب پہاڑیاں ایک جیسی  
<http://www.urdu-library.com>

"زرشاک۔ کمال ہے۔ میں نے تو آج تک ایسا کوئی نام نہیں سنا۔ بہر حال ہمیں کیا۔ ویسے جب

تک یہ ایجنسٹ پکڑے نہ گئے۔ ہمارے کاروبار کے لئے بڑا سکلہ بن جائے گا۔" رابو نے کہا۔

"تم یہ میڈم والا کارڈ قابو میں رکھنا یہ تمہارے لئے کھل جاسم سم بن جائے گا۔" آر۔ الیون نے

ہستے ہوئے کہا۔ اور رابو نے سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً دو ہفتے تک جیپ مختلف پہاڑی راستوں پر بھی اور پر جاتی اور بھی یہیچھے اتر تی ہوئی آخر کار

ایک پہاڑی کے دامن میں موجود ایک چھوٹے سے قبے میں داخل ہو گئی۔

"بس یہیں اتار دو ہمیں۔ بہت بہت شکر یہ۔ ویسے اگر پینے پیلانے کا شوق ہو تو آ جاؤ۔" رابو نے

کہا۔

"شکر یہ میڈم وہاں میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔ اس لئے مجھے فوراً واپس جانا ہے۔" آر۔ الیون

نے کہا اور رابو اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔ جب جیپ چلی گئی تو وہ لوگ بستی کے درمیان بننے ہوئے ایک بڑے مکان کی طرف بڑھنے لگے۔ مکان کا دروازہ ہند تھا۔ رابو نے دستک دی تو دوسرا لمحے دروازہ کھل گیا۔

"اوہ۔ رابو تم۔ آ جاؤ اندر۔" دروازے کھولنے والے نے چوک کر کہا اور رابو نے سر ہلاتے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اندر پہنچ گئے۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں زمین پر

چٹانی کا فرش تھا۔ فرنچ پر ناپ کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔

"سردار کہاں ہے"۔ رابونے وہیں چٹانی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی اطلاع دیتا ہوں"۔ اس کوہتاںی نے کہا اور تیزی سے ایک اور دروازہ کھول کر غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیزر کوہتاںی اندر داخل ہوا۔

"آپ بخیریت پہنچ گئے۔ شکر ہے۔ ورنہ مجھے اچانک کہپ میں طلب کیا گیا تو میں بے حد پریشان ہوا تھا عمران صاحب"۔ آنے والے نے وہیں چٹانی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یہ ریکھا میری توقع کے عین مطابق خاصی ذہین لڑکی ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے میں نے تم سے سردار ما جو کے پورے خاندان کے بارے میں کریڈ کرید کر پوچھا تھا اب دیکھو کام آگئی ناں یہ جرح۔ ویسے وہ اصل سردار ما جو لیک تونہ کر دے گا کوئی بات"۔ رابونے جو دراصل عمران تھا بات کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میرے والد صاحب کافی عرصہ یہاں ملازمت کرتے رہے ہیں۔ سردار ما جو اور ہمارے خاندان کے درمیان بڑے گھرے تعلقات رہے ہیں۔ اور سردار ما جو بذاتِ خود پاکیشیا کا بہت بڑا حامی ہے۔ اس لئے توجہ میں نے اس سے بات کی تווהہ فوراً ہبہ قسم کے تعاون کے لئے ٹیکار ہو گیا تھا"۔ آنے والے نے سرہلاتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے چہرے پر بھی اطمینان کے آثار ابھر آئے۔

"اچھا ناٹران۔ ادھر ہماری ٹیم کا کیا حال ہے۔ کہاں تک کی سیاحت کر لی انہوں نے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"فیصل جان انہیں وہی ڈیل کر رہا ہے۔ کل صبح وہ ہیلی کا پڑ پر یہاں پہنچیں گے۔ فیصل جان نے وزارت سیاحت سے ان کے لئے پیش پرست حاصل کر لیا ہوا ہے۔ اس لئے یہاں انہیں کوئی نہ روکے گا"۔ اس ادھیزر نے جو کے دراصل میں ناٹران تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں بلا نے سے پہلے جب ریکھانے یہاں کے انچارج دلیپ سے بات کی تو اس نے بتایا کہ شاگل کوئی اہم کال ملی اور وہ فوراً دارالحکومت چلا گیا ہے۔ شاگل اتنی آسانی سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ جب کہ اسے معلوم ہو گیا ہو کہ میں ادھر پہنچنے والا ہوں۔ ضرور دارالحکومت میں کوئی خاص بات ہو گئی ہوگی"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں جا کر فیصل جان کو کال کر کے اس سے رپورٹ لیتا ہوں"۔ ناٹران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ اصل سردار صاحب کہاں ہیں۔ کہیں مار تو نہیں دیا اُسے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اے نبیں عمران صاحب۔ انہیں تو میں نے ان کے بیٹے رابو سمیت تھے خانے میں بند کیا ہوا ہے۔" ناٹران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جا کر اس سے یہ پوچھو کہ یہاں زرشاک کی پہاڑی بھی ہے اگر ہے تو کون سی ہے۔ نقشہ تو ہو گا یہاں کا تمہارے پاس۔ اس پر مارک کرا کر لاؤ۔" عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور ناٹران سر ہلاتے ہوئے اندر ورنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اے تم لوگ اس طرح بیٹھے ہو جیسے ابھی یہاں سے دارالاقافی کی طرف کوچ کرنے کا ارادہ ہو۔ بھائی آرام سے بیٹھو۔ اب مس ریکھانے تو ہمیں کلیسر کرہی دیا ہے۔ اب کا ہے کافل۔" عمران نے مسکراتے ہوئے دوسرے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب مسکرا کر ذرا سے پھیل کر بیٹھ گئے۔

"ماشر۔ جب اس نے گولی مارنے کا حکم دیا تھا تو میں تو حملہ کرنے ہی لگا تھا۔" جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب تم عورتوں پر بھی حملے کرنے لگے ہو۔ ویری بیڈ۔ جوزف کو دیکھو تم سے عمر میں بڑا ہی ہو گا لیکن اس پر عورتیں بھی حملہ نہیں کرتیں۔" عمران نے کہا اور جوانا کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس عورت پر نہیں ماشر۔ اس آر۔ الیون پر جس نے مشن گن تانی تھی۔" جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر تم حملہ کر دیتے تو ہم یہاں اطمینان سے نہ بیٹھے ہوتے بھاگ دوڑ شروع ہوتی۔ جوزف کیا بات ہے۔ جب سے تم نے شراب چھوڑ دی ہے۔ بوڑھے بکرے کی طرف تجوہ تھی لٹکا کر رہتے ہو۔ نہ چمک نہ بھڑک۔ نہ بول نہ چال۔ اس طرح تو جلدی آماشی کی جھیل میں تمہاری لاش تیرنے لگ جائے گی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس نجانے کیا بات ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے میں لاوارث اور پیکار ہاتھی کی طرح ہو گیا ہوں جو اپنی موت کا انتظار کرنے خود ہی ہاتھیوں کے قبرستان میں جا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ باس کا ش میں جو ناکی بات نہ مانتا۔" جوزف نے بڑے اداس سے لبجے میں کہا۔

"تو دوبارہ شروع کر دو پینا۔" جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں پرنس ہوں جوانا اپنے قبیلے کا۔ تمہاری طرح عام آدمی نہیں ہوں کہ ایک بار فیصلہ کر کے بدلوں۔ پرنس جو کہہ دیتے ہیں وہ فائل ہوتا ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ اب واقعی آماشی جھیل میں میری لاش تو تیر سکتی ہے مگر میں اب شراب دوبارہ نہیں پی سکتا۔ آئندہ یہ بات میرے سامنے پھرنا کہنا۔" جوزف نے انتہائی سخت

لنجھ میں کہا اور جوانا بے اختیار نہیں پڑا۔

" عمران صاحب۔ جوزف واقعی پہلے سے بہت بدل گیا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ سے ناٹروم سکسٹی کی گولی چونے کے لئے دیں۔ کچھ نہ کچھ تو کمی وہ پوری کرہی دے گی۔" ٹانیگر نے جو خاموش بینجا ان کی باتیں سن رہا تھا پہلی بار بولا۔

" ناٹروم سکسٹی۔ لیکن جوزف سوکھ کر کاٹا ہو جائے گا۔ اور پھر اسے جوزف دی گریٹ کی بجائے جوزف دی ٹنکا کہنا پڑے گا۔ ناٹروم سکسٹی نے سارا خون چوس لینا ہے اس کا۔ ارے ہاں۔ ایک کام ہو سکتا ہے۔ اور ویری گذ۔ افریقہ کے گریٹ وچ ڈاکٹر ٹاجی کا سخنہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔" عمران نے چوتھے ہوئے کہا۔

" باس۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ٹاجی۔ واقعی گریٹ تھا۔ وہ مجھے کہتا تھا پرانے جوزف ایک وقت آئے گا کہ تم دیوتا مانگی کی معبد کے اداں الوبن جاؤ گے۔ پھر تم یہرے پاس آنا میں تمہیں دوبارہ پنس بنادوں گا۔ لیکن اس سے ایک بار کتنا جھیل پر رہنے والے کالے سانپ کی شان میں گستاخی ہو گئی اور کالے سانپ نے اسے پھونک مار کر جلا دیا۔" جوزف نے بڑے اداں سے لنجھ میں کہا۔

" تم اب واقعی دیوتا مانگی کے معبد کے اداں الوبن گئے ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ جب کہ ٹانیگر اور جوانا دونوں مسکراتے ہیں۔

" ہاں باس۔ اب میں واقعی اداں الوبن چکا ہوں۔ اب میں پرانے جوزف دی گریٹ نہیں رہا۔ وہ جوزف دی گریٹ جس کا نام سن کر قبیلے کی کنواریوں کے چہرے دمک اٹھتے تھے اور خونخوار شیراپنی ڈمیں دبایتے تھے۔ اب تو میں جھیل آلاماشی کی جھاڑیوں میں ریگنے والا یہ کپڑا ہوں جسے سرخ چیل بھی نہیں کھاتی۔" جوزف پر واقعی اداہی کا شدید دورہ پڑا ہوا تھا۔

" تو فکر نہ کرو۔ گریٹ وچ ڈاکٹر کی روح پر سوں مجھ سے ملاقات کے لئے آئی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ دیوتا مانگی کے معبد کے الوؤں نے بطور احتجاج ہڑتاں کر دی ہے۔ اس لئے جوزف کو دوبارہ گریٹ بننا چاہئے۔ اس نے مجھے سخنہ دیا ہے۔" عمران نے بڑے سمجھیدہ لنجھ میں کہا۔

" اچھا پھر تو باس تم ضرور وہ سخنہ مجھے بتاؤ۔" جوزف نے منت کرے ہوئے کہا۔

" تین شرطیں پوری کرنی پڑیں گی۔ یہ بھی گریٹ وچ ڈاکٹر کی بتائی ہوئی شرطیں ہیں۔" عمران نے اسے سمجھیدہ لنجھ میں کہا۔

" شرطیں۔ کون سی شرطیں۔" جوزف نے چونک کر پوچھا۔

" ایک شرط تو یہ ہے کہ روزانہ پانچ سو ڈنٹل کالنے پڑیں گے۔" عمران نے کہا۔

"منظور ہے"۔ جوزف نے فوراً ہی حامی بھر لی۔

"دوسری شرط یہ ہے کہ وہ نسخہ تمہیں خود تیار کرنا پڑے گا"۔ عمران نے بڑے سمجھدہ لمحے میں کہا۔

"کون سا نسخہ باس"۔ جوزف نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہی جو گریٹ وچ ڈاکٹر ناجی کی روح نے مجھے بتایا ہے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"منظور ہے"۔ جوزف نے ایسے ہاں کہی جیسے بعد مجبوری اس شرط کو منظور کر رہا ہو۔

"اور تیسرا اور آخری شرط یہ ہے کہ اس نسخے میں لوہے کی جو سٹک استعمال ہو گی اسے منہ میں رکھ کر ہی ساری بات چیت کرنی پڑے گی۔ بات چیت کے دوران اُسے نکالنا نہ ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"یہ کیسی شرط ہے باس۔ کون سی سٹک"۔ جوزف نے ایک بار پھر حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ شاید لوہی پاپ کا آئیڈیا بتا رہے ہیں"۔ ساتھ بیٹھے ہوئے نائگر نے چونک کر کہا۔ اور لوہی پاپ کا نام سن کر جوزف اور جوانا بھی بُری طرح چونک پڑے تھے۔

"یہ میں آئیڈیا نہیں بتا رہا۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ناجی کی روح کا آئیڈیا ہے۔ کیوں جوزف۔ کیا تم

<http://www.urdu-library.com>  
گریٹ وچ ڈاکٹر ناجی کے حکم سے انکار کر سکتے ہو"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب کر کہا۔  
"اوہ نہ باس۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ناجی کے حکم سے تو چلتے دریارک جاتے ہیں۔ پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جاتے ہیں اور درخت جنگ جاتے ہیں۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ناجی کے حکم سے انکار کا مطلب خوفناک اور عبرتاک موت ہوتا ہے باس۔ مگر لوہی پاپ کا کیا مطلب ہوا باس"۔ جوزف نے قدرے سے ہوئے لمحے میں کہا۔

"گریٹ وچ ڈاکٹر ناجی کی روح نے مجھے بتایا ہے کہ اب پُنس کے دوبارہ عظیم بننے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اُسے لوہی پوپ پُنس بنادیا جائے۔ اور چونکہ گریٹ وچ ڈاکٹر ناجی کو پُنس جوزف سے بے حد محبت ہے لہذا اس نے حکم دیا ہے کہ اب جوزف لوہی پوپ پُنس کھلانے گا اور بننے گا۔ چنانچہ اس کی روح نے مجھے جو نسخہ بتایا ہے اس نسخے کے مطابق لوہے کی سٹک لے کر اس کے ایک سرے پر بول کی گوند۔ مچھلی کے چانے کا چورہ ملا کر اس میں کالی کارس ڈال کر گولا بنا دیا جائے۔ یہ لوہی پوپ بن جائے گا۔ ایسا لوہی پوپ جو صرف پُنس ہی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس لوہی پوپ کو جب پُنس جوزف اپنے منہ میں رکھے گا تو وہ دوبارہ شیر بن جائے گا۔ وہی پُنس جس کی دہشت سے شیر کے جڑے خود بخود چڑ جاتے تھے اور افریقہ کی کنواری دوشیزاؤں کے کافنوں میں موجود بالے لرز نے الگ جاتے تھے اب جوزف کی مرضی کہ وہ گریٹ وچ ڈاکٹر ناجی کی روح کا حکم مان کر دوبارہ پُنس بن جائے لوہی پوپ پُنس یا انکار کرے سزا پالے یہ جوزف کی اپنی مرضی ہے"۔ عمران نے

سرہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس۔ تھینک گاؤ۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ناجی نے میری مدد کر دی مجھے دوبارہ پُنس بنادیا۔ لوی

پُپ پُنس ہی سہی بہر حال میں دوبارہ پُنس بن گیا۔ تھینک گاؤ۔" جوزف نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تینوں شرطیں بھی ساتھ ہیں ورنہ سزا۔" عمران نے سنجیدہ لمحہ میں کہا۔

"لیں باس۔ وہ تو میں پہلے قبول کر چکا ہوں۔" جوزف نے جواب دیا۔

"سوچ لو۔ دو گواہ بھی موجود ہیں۔ یہ نہ ہو کہ تم بعد میں نکاح سے ہی مگر جاؤ۔" عمران نے

مکراتے ہوئے کہا۔

"نکاح۔ کیسا نکاح۔" جوزف نکاح کے لفظ پر بے اختیار اچھل پڑا۔

"لوی پُپ سے نکاح تین بار قبول ہے منظور ہے کہہ چکا ہو۔ دو گواہوں کے سامنے۔" عمران نے

مکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیں باس۔ ارے اوہ باس۔ کہیں تم کسی عورت کو تو لوی پُپ نہیں کہہ رہے۔" جوزف نے

نری طرح چوکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایک لخت نازلے کے سے آثار چھا گئے تھے۔ جوانا اور نائیگر

دونوں اس کے اس انداز پر بے اختیار تھے مار کر نہیں پڑے۔

"مجھے معلوم ہے تمہارا اقبیلہ آدم خوری چھوڑ چکا ہے۔ اس لئے اب تو گوند بیوں والا لوی پُپ ہی تمہارے جبڑوں میں رہ سکتا ہے۔" عمران نے مکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ تھینک گاؤ۔ کم لوی پُپ عورت نہیں ہے۔ ورنہ مجھے گریٹ وچ ڈاکٹر ناجی کے حکم پر اسے بھی منہ میں رکھنا پڑتا۔" جوزف نے انہاتی طویل سافس لیتے ہوئے کہا۔ اور اس بار جوانا اور نائیگر کے ساتھ عمران بھی نہیں پڑا۔

"او۔ کے۔ پھر پہلی شرط کے مطابق شروع ہو جاؤ ڈنڈ نکالنے جب تک سامان یہاں پہنچ جائے گا۔" اور جوزف ایک جھٹکے سے انٹھ کھڑا ہوا اور ایک طرف ہٹ کر اس نے تیزی سے ڈنڈ نکالنے شروع کر دیے۔ اسی لمحے اندر ونی دروازہ کھلا اور ناٹران اندر داخل ہوا۔ وہ اس وقت دوسرے میک اپ میں تھا جب کہ اس کے ساتھ سردار ماجو تھا جس کے میک اپ میں پہلے ناٹران خود تھا۔ وہ دونوں حیرت سے جوزف کو ڈنڈ نکالتے ہوئے دیکھنے لگے۔

"مجھے سے بات کرو۔ یہ لوی پُپ پُنس بننے کی تیاری کر رہا ہے۔" عمران نے مکراتے ہوئے کہا اور ناٹران چوک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"فیصل جان سے ٹرانسیور پر رابطہ نہیں ہو رہا۔ اس لئے مجھے واپس آنے میں دیر ہو گئی ہے۔ میرا خیال ہے مجھے فوراً واپس دارالحکومت پہنچنا چاہئے۔ کیونکہ فیصل جان کے کال اخذنا کرنے کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی لمبی گڑ بڑ ہو گئی ہے۔ میں نے اسی لئے میک اپ بدل لیا ہے۔ سردار ما جو یہاں آپ کا ہر طرح سے خیال رکھے گا۔" نائزان نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"مجھے نائزان نے تفصیل بتا دی ہے عمران صاحب۔ میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو یہاں خوہا مید کہتا ہوں۔ آپ قطعی بے فکر ہیں۔ آپ کے اشارے پر میں تو کیا پورا اکاٹھ قبیلہ گرد نہیں کٹا دے گا۔" سردار ما جو نے انہائی پر خلوص لجھ میں کہا۔

"شکریہ سردار ما جو۔ شیک ہے نائزان۔ تم جاؤ۔ وہ نقشہ" عمران نے کہا۔ اور نائزان نے چونک کرجیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"مجھے وہ پہاڑی مارک کرنے کا وقت ہی نہیں ملا۔ آپ خود سردار ما جو سے دسکس کر لیں۔" نائزان نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ نائزان سلام کر کے تیزی سے مڑا۔ اور بیرونی دروازہ گھولوں کر باہر کلکیا۔

"آپ کسی پہاڑی کی بابت پوچھ رہے ہیں۔" سردار ما جو نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں کوئی زر شک پہاڑی ہے۔" عمران نے نقشہ کھول کر چٹائی پر بچھاتے ہوئے کہا۔

"زر شک پہاڑی۔ ہاں ہے۔ وہاں جہازوں کا ایک بڑا اڈہ بھی ہے۔ بڑا طویل عرصے تک یہ اڈہ بنتا رہا ہے۔" سردار ما جو نے جواب دیا۔

"پہاڑی پر جہازوں کا اڈہ۔ کیا مطلب یہ کیے ممکن ہے۔" عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"جناب زر شک پہاڑی بہت بڑی پہاڑی ہے۔ فوج نے آدمی پہاڑی بارود کے دھاکوں سے اڑا دی۔ اور وہاں خاصی بڑی جگہ سیدھی کر لی۔ اسی سیدھی جگہ پر انہوں نے اڈہ بنالیا۔ لیکن اس اڈے پر طیارے نہیں ہوتے۔ صرف جنگی ہیلی کا پڑوں کا اڈہ ہے۔ اور جناب باقی آدمی پہاڑی کے اوپر انہوں نے چینگ مرکز بنالیا۔ ایک لفت اڈے سے اوپر چوٹی تک جاتی ہے۔ اوپر انہوں نے اسی بڑی بڑی لاکھیں بھی فٹ کی ہوئی ہیں جورات کو اڈے اور اس کے اردو گرد کے علاقے پر اس قدر تیز روشنی ڈالتی ہیں کہ زمین پر پڑی ہوئی سوئی بھی اندر ہے کو نظر آنے لگ جائے۔ چوٹی پر انہوں نے کوئی بہت بڑا گھومنے والا چکر لگایا ہوا ہے۔ ادھر کوئی نہیں جا سکتا۔ اڈے کے گرد انہوں نے با قاعدہ پھروں سے اوپھی چار دیواری بنائی ہوئی ہے۔ جس میں بڑا سا

گیٹ نصب ہے۔ مجھے یوں یہ ساری تفصیل معلوم ہے جناب کہ ہمارا قبیلہ وہاں محنت مزدوری کرتا رہا ہے جناب"۔ سردار ماجونے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نقشہ سمجھتے ہو"۔ عمران نے نقشے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں جناب۔ میں چونکہ قبیلے کا سردار ہوں اور میرا قبیلہ وہاں پہاڑی پر مزدوری کر رہا تھا اس لئے بڑے افسر نے مجھے ان کا نگران مقرر کیا تھا۔ مجھے چار ہزار روپیہ مہینہ تنخواہ ملتی تھی جناب۔ آٹھ سال تک ملتی رہی ہے۔ اس افسر نے مجھے نقشہ پڑھنا سمجھا یا تھا جناب تاکہ میں مزدوروں سے صحیح کام لے سکوں"۔ سردار ماجونے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سرہلا دیا۔

"اچھا دیکھو یہ نشان تو اس بستی کا ہے۔ اتر کا شہنشہ جس میں ہم موجود ہیں۔ یہ طرف مشرق ہے یہ مغرب یہ شمال اور یہ جنوب اب بتاؤ کہ اس بستی سے زریں کہاں پہاڑی یا جنگلی ہیلی کا پڑوں کا اڈہ کس طرف ہے"۔ عمران نے اسے نقشے کی سمتیں سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور سردار ماجونے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک اور نشان پر انگلی رکھ دی۔

"یہ بستی سے شمال کی طرف۔ پہاڑی ہے زریں کہاں پہاڑی"۔ سردار ماجونے کہا۔ اور عمران اس نشان پر جھک گیا۔ کافی دریک وہ اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے سراخایا۔

"اس بستی سے اس کا فاصلہ کتنا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔  
"دوس کوں کا راستہ ہے جناب۔ کافی دور ہے۔ یہ راستہ اس پہاڑی کے قریب سے ہو کر ماتاش بستی کی طرف جاتا ہے۔ لیکن راستے میں آج کل فوجوں نے پا قاعدہ پڑھا شروع گر رکھی ہے۔ ہر آدمی کی پوری تلاشی لیتے ہیں۔ سامان کی پڑھا کرتے ہیں پوچھ پوچھ کرتے ہیں پھر آگے جانے دیتے ہیں"۔ سردار ماجونے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوں ٹھیک ہے۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ یہاں بول کی گوئی جائے گی۔ بستی کے عقب میں میں نے بول کے درخت کا فی تعداد میں دیکھے ہیں۔ اور کافی ساری کائی بھی چاہیے"۔ عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے سردار ماجو سے پوچھا۔ جوزف اس وقت سے مسلسل ڈھنڈ لگانے میں مصروف تھا۔ اس کا پورا لباس پہنچنے میں بھیگ گیا تھا۔ چہرہ بھی پہنچنے میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ ساتھ ساتھ لگتی بھی کر رہا تھا۔ اور ابھی وہ تین سوتک پہنچا تھا۔

"بول کی گوئی تو یہاں عام مل جاتی ہے۔ ہم لوگ اسے بھون کر خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں لیکن یہ کائی کیا ہوتی ہے"۔ سردار ماجونے سرہلاتے ہوئے کہا۔

"جہاں پانی کافی عرصہ تک کھڑا رہے تو اس پر سبز رنگ کا چھلکا ساچھہ جاتا ہے۔ اسے کافی کہتے ہیں۔" عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ وہ بھی مل جائے گی۔ یہاں ایک بڑا جو ہڑہ ہے جہاں قبیلے والے مچھلیاں پکڑتے ہیں۔ اس کے کنارے پر بہت کافی ہے۔ ہم اسے باچھو کہتے ہیں۔" سردار ماجونے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو یہاں مچھلی کے چانے بھی مل جائیں گے۔" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مچھلی کے چانے وہ آپ نے کیا کرنے ہیں۔ مل تو جاتے ہیں لیکن چورہ ملتا ہے۔ ہم اس چورے کو جانوروں کی خوراک میں ملاتے ہیں۔ تازے چانوں کے لئے تو مچھلی پکڑ کر انہیں اتنا رنا پڑے گا۔" سردار ماجونے کہا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں گریٹ ووچ ڈاکٹر کا سخما۔ کہ ہر چیز اس دیران اور پہاڑی مقام پر بھی مل جاتی ہے۔ او۔ کے سردار ماجو۔ تھوڑی سی گوند۔ چانوں کا خشک چورا اور کافی ساری کافی لے آؤ۔ جلدی کروتا کہ لوی پوپ پرنس تیار ہو سکے۔" عمران نے کہا۔

"لوی پوپ پرنس۔ پہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔" سردار ماجو اور زیادہ حیران ہو گیا۔ "تم چیزیں لے آؤ۔ بس۔ جوزف کی گفتگی پوری ہونے والی ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سردار ماجو سر ہلاتا ہوا اٹھا۔ اور اس پار اندر وہی دروازے کی بجائے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے ناٹروم سکسٹی کا اچھا تبادل تلاش کیا ہے عمران صاحب۔ کافی کا رس اور مچھلی کے چانے مل کر ناٹروم سکسٹی کا تبادل ہی بن جائیں گے۔" نائیگر نے بتتے ہوئے کہا۔

"یہ نہیں۔ ووچ ڈاکٹر نے بتایا ہے اور ابھی ووچ ڈاکٹروں نے سامنے نہیں پڑھی۔ پھر ناٹروم سکسٹی تو بغیر ڈاکٹر کے نہ کے ملتا ہی نہیں۔ اس لئے یہی صحیح ہے ہر جگہ مل جائے گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور نائیگر بھی مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

"ماشر۔ کیا یہ پہلی شرط اکٹھی ہی پوری کرنی ہے۔ قسطوں میں پوری نہیں ہو سکتی۔ جوزف کی حالت دیکھ رہے ہیں آپ۔" جوانا نے ہمدردانہ لمحے میں کہا۔

"نہیں۔ شرط اکٹھی ہی ہے۔ اب یہ تو ووچ ڈاکٹر کی مرضی تھی۔ آخر یہ دوبارہ پرنس بن رہا ہے تو کچھ خون تو گرم ہونا ہی چاہئے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ جوزف کی حالت واقعی خاصی خراب نظر آ رہی تھی۔ وہ ہانپ رہا تھا اور چہرہ بھی مسلسل مشقت سے بگڑ سا گیا تھا لیکن وہ مسلسل ڈنڈن کا لے چلا جا رہا تھا۔ عمران پھر نقشے پر جھک گیا۔

"اے چیک کرنا پڑے گا۔ اس اڈے کے نیچے لیبارٹری ہو گی۔" عمران نے کہا۔

"سر پہلے تو اس چوٹی پر موجودگران چوکی کو اڑانا پڑے گا۔ ورنہ تو ہم اڈے میں داخل بھی نہ ہو سکیں گے۔ انہوں نے سرچ لائٹسیں لگائی ہی تو لازماً بھاری مشین گنیں اور راکٹ گنیں بھی فٹ کی ہوئی ہوں گی۔" ٹائیگر نے سمجھیدہ لمحے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"صرف چیک کرنے سے بات نہیں بنے گی۔ ہمیں پوری تیاری سے وہاں جانا ہو گا۔ ایک پارٹی ناوارتھا کر لے گی دوسری اڈے میں داخل ہو گی اور پھر لیبارٹری کے اندر جو حفاظتی انتظامات ہوں گے وہ ختم کرنے پڑیں گے۔ ورنہ تو اگر صرف چوکی ختم ہوئی تو پورے کافرستان کی فوج اس پہاڑی کے گرد گھیرا ڈال لے گی۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ماشر۔ ویسے ہمیں وہاں جا کر جائزہ تو لینا چاہیے۔" جوانا نے کہا۔

"وہ لوگ بے حد چوکنا ہیں اس لئے اگر وہ مخلوک ہو گئے تو پھر پوری بستی کو تباہ و بالا کر کے رکھ دیں گے۔ ابھی شاگل یہاں موجود نہیں ہے ورنہ شاید ہم اتنے اطمینان سے یہاں نہ بیٹھے ہوتے۔" ابھی وہ یہ باقاعدہ کر رہے تھے کہ سردار ما جود و بارہ اندر واخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک تھیلا تھا جب کے دوسرا ہے ہاتھ میں اس نے کافی ساری کائی ایک موٹے کپڑے میں باندھی ہوئی تھی مونا کپڑا باہر سے تر ہو رہا تھا۔

اُسی لمحے جوزف کے منہ سے بھی پانچ سو کا لفظ انکلا اور اس کے ساتھ ہی جوزف ہمپتا ہوا بیٹھ گیا۔

"اے اتنے جلدی کیسے پانچ سو ہو گئے۔ کیا شارت ہند کی طرح شارت گلتی تو نہیں ایجاد کر لی تم نے۔" عمران نے چوک کر پوچھا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ پورے پانچ سو گئے ہیں۔" جوزف نے ہمپتے ہوئے کہا۔

"اگر مجھے یہ خیال نہ آتا کہ شراب چھوڑنے کی وجہ سے تمہاری یہ حالت ہو گئی ہے تو پانچ سو ڈنڈ پر اس طرح ہاعنے پر میں تمہیں لازماً سارخ گدھوں کے سامنے ڈال دیتا۔" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ آئندہ نہیں ہانپوں گا۔ بب۔ باس۔" جوزف سے لرزتے ہوئے لمحے میں

کہا۔

"اچھا تھیک ہے۔ اٹھاؤ یہ نسخہ اور شروع ہو جاؤ۔ میں تمہیں اس کی مقداروں کا تناسب بتاتا جاتا ہوں۔" عمران نے کہا اور سردار ما جو کالا یا ہوا سامان اس نے جوزف کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے وہ بورا اٹھایا جو وہ ساتھ لے آئے تھے۔ اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر اس نے ایک باشت لبی اور انگوٹھے جتنی موٹی لوہے کی سلاخ نکالی اور جوزف کی طرف پھینک دی۔ اب سب لوگ جوزف کو دیکھ رہے تھے۔

ان کے انداز میں گھری دلچسپی تھی۔

پھر عمران کے بتانے پر جوزف نے تھوڑی سی گوند کو ہاتھوں سے مسل کر توڑا۔ اس میں کچھ چورا ملایا اور انہیں مکس کرنے لگا۔

"برتن لے آؤں جناب"۔ سردار ما جو نے کہا۔

"ہاں اور آٹھ دس اس جیسے لوہے کی سلاخیں بھی لے آو"۔ عمرانے کہا اور سردار ما جو سر ہلاتے ہوئے اندر وہی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے ایک چوڑا مگر خاصاً گھر برلن اٹھایا ہوا تھا اور دوسرا ہاتھ میں بالشت بھر لبی اور عمران والی سلاخ سے قدرے پتلی سلاخیں بھی تھیں۔ عمران اب باقاعدہ کسی کیمیاگر کی طرح جوزف کو ہدایات دینے لگا۔ گوند اور چورے کو برتن میں ڈال کر جوزف نے کائی کوشی میں دبا کر اس سے نکلنے والا بزرگ کارس اس برلن میں فرانا شروع کر دیا۔ ایک مخصوص مقدار میں جب کائی کارس نکل کر برلن میں پہنچ گیا تو عمران نے اسے مزید رس ڈالنے سے منع کر دیا گوند اور چورے کی گھرائے براؤن رنگ کی پیٹھ سی بن گئی۔ پھر عمران خود آگے بڑھا اور اس نے اس کے ایک سرے پر اس پیٹھ کا گولا سا پنا شروع کر دیا۔

"بس اتنا موٹا گولہ ہونا چاہئے نہ اس سے زیادہ نہ کم"۔ عمرانے نے وہ سلاخ جوزف کو دکھاتے ہوئے کہا اور جوزف نے سر ہلاتے ہوئے دوسری سلاخوں کے سرفائل پر گولے ہنانے شروع گردیے۔ سارے گولے جلد ہی سوکھ کرخت ہو گئے۔

"لواب اسے منہ میں رکھو اور تیسری شرط پوری کرنے کی پریکش شروع گردو"۔ عمرانے کہا اور جوزف نے جھجکتے ہوئے گولہ منہ میں ڈالا۔ سب انہائی دلچسپی سے جوزف کو دیکھ رہے تھے وہ اس لوہے کے لوی پوپ کو چو سنے لگا۔ اور پھر چند ہی لمحوں بعد اس کے آنکھوں میں تیز چمک پیدا ہونے لگ گئی۔

"وہ۔ وہ۔ وہ۔ واری۔ واری"۔ جوزف نے مرت بھرے انداز میں بولنا چاہا لیکن منہ میں آئر ان لوی پوپ کی وجہ سے نہ وہ پورا منہ کھوں سکتا تھا اور نہ اسے نکال کر بات کر سکتا تھا۔ ورنہ تیسری شرط پوری نہ ہوتی اور جوزف دوبارہ پنس نہ بن سکتا تھا۔

"ہاں ہاں بولتے رہو۔ جلد ہی تمہیں پریکش ہو جائے گی"۔ عمرانے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوزف نے ایک بار پھر وہ۔ وہ کی گردان شروع کر دی۔ شروع میں تو وہ سلاخ کو منہ کے درمیان رکھ کر بات کر رہا تھا۔ لیکن پھر اس نے اسے دائیں کونے کی طرف کر دیا اور اب وہ ویری کہنے میں کامیاب ہو گیا۔

"ویری۔ گا۔ گا۔ گا"۔ جوزف نے دوبارہ بولنا شروع کیا۔ باقی سب خاموش بیٹھے صرف مسکرا

رہے تھے۔ جوزف واقعی پوری کوشش میں مصروف تھا کہ وہ لوی پوپ کی موجودگی میں صحیح طریقے سے بولنا شروع کر دے۔ ساتھ ساتھ وہ لوی پوپ کو چوتا بھی جا رہا تھا۔ اب اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ اور پھر تھوڑی دریتک مسلسل آؤ۔ او کرنے کے بعد آخر کار وہ ایک صحیح فقرہ بولنے میں کامیاب ہوئی گیا۔

"ویری گڈ باس۔ یہ تو شراب سے بھی زیادہ سرور دے رہا ہے۔ آہ۔ اب میں واقعی پنس بن گیا ہوں"۔ جوزف نے مسرت بھرے انداز میں قلقاری مارے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

"اب تم واقعی لوی پوپ پنس بن گئے ہو۔ مبارک ہو۔ یہ اپنا شاک اٹھا کر جیب میں ڈال لو"۔ عمران نے کہا۔

اور جوزف نے مسرت بھرے انداز میں دوسرے آرزن لوی پوپ کو اس طرح جھپٹ کر اٹھایا جیسے وہ لوی پوپ نہ ہوں شراب کی بھری ہوئی بوچیلیں ہوں۔

"بس ان تینوں۔ کی مقدار کے تناسب کا خیال رکھنا۔ اگر مقداروں کے تناسب میں ذرا بھی کمی بیشی ہو گئی تو پھر پنس کی بجائے سوچپر بنے نظر آؤ گے۔ سمجھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوزف نے اس بار بولنے کی بجائے اشبات میں سرہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

## اردو افسانے، کہانیاں، ناول، شعر، شاعری، مختصر، خواہیں

### اردو لائبریری کا پیغام

اردو لائبریری اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موثر پہچان اور اردو قارئین کے لئے بہترین اور ولچپ کتب فراہم کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لیجئے۔ ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کتاب گھر کو مدد دینے کے لئے آپ۔

۱۔ اردو لائبریری پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے سانسراز کو وزٹ کریں۔ ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔

۲۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھی ناول / کتاب کی کپوزنگ (ان پیچ فائل) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیئر کرنے کے لئے اردو لائبریری کو دیجئے۔

<http://www.urdu-library.com> کا نام اپنے دوست احباب تک پہنچائیے۔

"رام دیال نے بڑی جلدی جان چھوڑ دی ہے۔ ویسے اب ہمیں یہاں سے چلا جانا چاہئے"۔ میکرٹ سروں ہیڈ کوارٹر سے باہر نکلتے ہی صدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور پیدل ہی چلتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

"صح سے پہلے تو نہیں جاسکتے۔ اگر ہم گئے تو انہیں اور زیادہ فک پڑ سکتا ہے"۔ جولیا نے سرہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اس دوران کوئی کلیوں جائے۔ اور وہ ہم پر اچانک چڑھ دوڑے"۔ چوہاں نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب مجبوری یہ ہے کہ ہم نہ ہی فرار ہو سکتے ہیں اور نہ چھپ سکتے ہیں۔ بہر حال ہمیں کل صح تک تماقلا کرنے پڑے گا"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے۔ ہمیں فیصل جان سے کہنا چاہئے کہ وہ ہمیں کوئی ایسی رہائشگاہ دے دے جس میں نکلنے کے خیر راستے ہوں اور ہم را کس کو پا قاعدہ نگرانی بھی کریں"۔ صدر نے کہا۔

"میری تجویز یہ ہے کہ ہم رات کو کوئی جائیں ہی نہیں۔ ہم مختلف گروپوں میں تقسیم ہو کر نائنٹ کلبوں میں گھس جائیں۔ آخر ہم سیاح ہیں۔ ہمیں نائنٹ کلبوں میں ڈائنس دیکھنے پا رات گزارنے سے تو کوئی منع نہیں کر سکتا۔ صح کوہم ہیلی کا پڑ پڑھے جائیں گے"۔ تنویر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ اچھی تجویز ہے۔ اس طرح ہم سارے اکٹھے کسی خطرے سے دوچار ہونے سے بچ جائیں گے"۔ جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور تنویر کے چہرے پر چمک ابھر آئی۔

"لیکن صح کو تو ہمیں ہر صورت واپس جانا ہی پڑے گا۔ اگر اس فیصل جان سے رابطہ ہو جائے تو ہم صح کو کسی اور جگہ اکٹھے ہو کر جانے کا پروگرام بناسکتے ہیں۔ ہمارا سامان وہ خود منگوائے گا وہاں سے"۔ اس بار خاور نے کہا اور سب نے سرہلا دیئے۔

"یہ واقعی بہتر رہے گا۔ لیکن اس کا کوئی فون نمبر تو ہمارے پاس نہیں ہے۔ البتہ سپرٹریوائز کے ہیڈ کوارٹر فون کر کے اُسے ٹریس کیا جاسکتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں اس قدر تشویش کی بھی ضرورت نہیں ہے اگر رام دیال کوئی حرکت کرے

گا تو اس سے نپٹا جا سکتا ہے۔۔۔ کیپشن ٹکلیل نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ہم کیسی لمبے چکر میں پھنس گئے تو پھر آسانی سے اتر کاش نہ جائیں گے۔ اس لئے ناٹکبوں میں رات گزارنے والا آئینہ یاد رست ہے۔۔۔" تنویر نے فوراً ہی اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں تنویر کی تجویز بہتر رہے گی۔ خواہ تجوہ کسی مسئلے میں الجھنے کی بجائے بہتر ہی ہے کہ خاموشی سے یہاں نکل جائیں۔ ظاہر ہے اصل مشن تو یہاں مکمل نہیں ہو گا۔ اس لئے یہاں تو جتنا بھی وقت گزرے گا وہ ضائع ہی جائے گا۔۔۔" صدر نے کہا۔

"او۔۔۔ کے۔۔۔ پھر تین گروپس بنالیتے ہیں۔ صحیح کوٹھی میں ہی واپس ہو گی۔۔۔" تنویر نے جلدی سے کہا۔

"پہلے فیصل جان کوفون کر لیں۔ اوہر سامنے وہ بار ہے۔ وہاں چلتے ہیں۔ میں وہاں سے فون کر کے بات کر لوں گا۔۔۔" صدر نے کہا۔ اور سب سر ہلاکتے ہوئے سڑک پار کر کے دوسری طرف موجود بار کی طرف بڑھنے لگے۔ بار میں کچھ زیادہ رش نہ تھا۔ اس لئے کافی کریاں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ وہ سب ایک بڑی میز کی طرف بڑھ گئے۔ جب کہ صدر ایک طرف موجود کا وہ نظر کی طرف بڑھ گیا۔

"جی فرمائیے۔۔۔" کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے تو جوان نے مسکراتے ہوئے صدر نے مخاطب ہو کر کہا۔ صدر چونکہ غیر ملکی میک اپ میں تھا۔ اس لئے کاؤنٹر میں کچھ زیادہ ہی خوش اخلاق بن رہا تھا۔

"فون کرنا ہے۔۔۔" صدر نے کہا۔

"آن لینڈ کرنا ہے یا۔۔۔" کاؤنٹر بوانے نے چونک کر پوچھا۔

"یہی دارالحکومت میں پرٹریولر کے ہیڈ کوارٹر میں کرتا ہے۔۔۔" صدر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ اچھا۔۔۔ میں ملا دیتا ہوں۔۔۔ مجھے ان کے نمبر ز معلوم ہیں۔۔۔ وہاں سینکڑ فیجر میرا بڑا بھائی ہے۔۔۔ کاؤنٹر بوانے نے مسکراتے ہوئے کہا اور صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

کاؤنٹر بوانے نے ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔۔۔

"یہ لجھے۔۔۔ بات کجھے۔۔۔" کاؤنٹر بوانے نے ریسیور صدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔۔۔ میں جیک بول رہا ہوں۔۔۔ آپ کے ایک ایجنت مسٹر فیصل سے ہماراٹریولنگ کٹکٹ ہے ان سے بات کرنی ہے۔۔۔" صدر نے گریٹ لینڈ کے مخصوص لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فیصل۔۔۔ اوہ اچھا۔۔۔ ہولڈ کجھے۔۔۔ میں معلوم کرتی ہوں۔۔۔" دوسری طرف سے نسوانی آواز نشانی دی اور صدر خاموش ہو کر ہال میں بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہیلو۔ فیصل جان بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں۔" چند ٹھوں کے بعد فیصل کی آواز ریسیور پر سنائی دی۔

"مرٹر فیصل۔ میں جیک بول رہا ہوں مس جولیا کا ساتھی۔ ہم لوگ اس وقت نامم پار میں موجود ہیں۔ اور آپ سے فوری ملنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے آئندہ کا پروگرام تفصیل سے ڈسکس کر لیا جائے۔" صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں ابھی چند منٹ میں پہنچ جاتا ہوں۔" دوسری طرف سے فیصل کی مود بانہ آواز سنائی دی۔ اور صدر نے او۔ کے کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

"شکر یہ مرٹر۔" صدر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ میز پر باقی ساتھیوں کے لئے وہ سکی اور جولیا کے لئے شمیخن سرو ہو چکی تھی۔ اس بار چونکہ وہ غیر ملکی سیاحوں کے روپ میں تھے۔ اور اس میک اپ میں ظاہر ہے شراب سے اجتناب کرنا اپنے آپ کو مخلوق بنانا تھا۔ اس لئے وہ سب ان گولیاں کی کافی مقدار ساتھ لئے آئے تھے جو بظاہر تو کیلیشیم کی گولیاں تھیں۔ لیکن دراصل میں وہ گولیاں شراب کو بے ضرر کر کے عام مشروب بنا دیتی تھیں۔ اس لئے جیسے ہی جام بھر کر صدر کے سامنے رکھ گیا صدر کا ہاتھ حیب سے باہر آیا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے ہاتھ جام کے اوپر پھیلا�ا۔ اس کے ہاتھی میں موجود گولی جب شراب میں غائب ہو گئی تو اس نے جام کو اٹھایا اور پھر واپس رکھ دیا۔

"وہ آرہا ہے۔" صدر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ صدر نے اب جام اٹھا کر اس کے گھونٹ لینے شروع کر دیئے۔ وہ سب آپس میں ہلکی چھلکی باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ تھوڑی لہر بعد فیصل بار کے دروازے پر نظر آیا اور پھر وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ اس نے بڑے مود بانہ انداز میں انہیں سلام کیا اور ایک خالی کرسی لے کر بیٹھ گیا۔

"کیا پینا پسند کریں گے آپ مرٹر فیصل۔" جولیا نے بڑے مہذب انداز میں پوچھا۔ "سوری مس۔ میں شراب نہیں پیتا۔ صرف کوک پیؤں گا۔" فیصل نے کہا اور ساتھی اس نے مڑ کر قریب موجود دیڑ کو ایک کوک لانے کے لئے کہہ دیا۔

"مرٹر فیصل۔ اس ملک کے سیکرٹ سروس کو نجانے کیوں ہم پر کوئی شک پڑ گیا۔ ہم ہوٹل میں موجود تھے کہ سیکرٹ سروس کے ارکان ہمیں ہیڈ کوارٹر لے گئے۔" جولیا نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع مل گئی تھی مس اور میں نے محکمہ سیاحت کے ڈائریکٹر جزل کے ذریعے وہاں بات کی تو چیف شاگل کے پیش اسٹنٹ رام دیال نے مجھے بتایا کہ شک کی بنا پر ایسا کیا گیا تھا لیکن شک دور ہونے پر

آپ کو واپس بھیج دیا گیا ہے۔ میں نے کوئی فون کیا لیکن وہاں سے کسی نے فون نہ اٹھایا اتنی دیر میں مسٹر جیک کی کال آگئی۔ فیصل نے مودبانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فیصل۔ ہم اب مزید زیادہ دیر یہاں نہیں رکنا چاہتے۔ اس لئے کیا ایسا انتظام ہو سکتا ہے کہ ہم فوری طور پر اتر کا ش جاسکیں"۔ جولیا نے کہا۔

"میں مجھے خود اس بات کا احساس ہے کہ آپ کو سیکرٹ سروس کی وجہ سے بے حد ڈسٹرنس ہوئی ہے۔ اس لئے میں نے آپ کی فوری روائی کے انتظامات کر لئے ہیں۔ اگر آپ کی خواہش ہو تو ہم یہاں سے ایک اور جگہ چلے جاتے ہیں۔ وہاں سے ایک گھنٹے بعد ہماری روائی ہو سکتی ہے"۔ فیصل جان نے اسی طرح مودبانہ لمحے میں کہا۔

## لا ہپر لپی

"لیکن ہمارا سامان"۔ جولیا نے کہا۔

"اس کی فکر نہ کریں وہ پہنچ جائے گا۔ دراصل میں نے کسی اور جگہ جانے کے انتظامات اس لئے بھی کئے ہیں کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ سیکرٹ سروس والے انتہائی سخت نگرانی کر رہے ہیں۔ کوئی پرمنجاتے انہیں کیا ٹک پڑھ کیا ہے"۔ فیصل جان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں۔ لیکن ظاہر ہے یہاں بھی نگرانی رہی ہو گی ہماری"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ شاید اس رام دیوال کو بھی اس بات کا خیال نہیں آیا کہ آپ کوئی کی بجائے کہیں اور بھی جاسکتے ہیں۔ اس لئے اس کا سارا اوزور کوئی پرہی ہو گا۔ ویسے میں کلڑی شیشوں والی شیشن ویگن لے آیا ہوں اگر آپ پسند کریں تو"۔ فیصل نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گد۔ آپ واقعی اچھے ٹریولنگ انجینٹ ثابت ہو رہے ہیں چلے"۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے پینڈ بیگ کھول کر اس میں سے بل کر رقم نکالنی چاہی۔

"میں۔ اچھا میزبان بھی ہوں۔ آپ باہر چلیں میں بل دے دیتا ہوں"۔ فیصل جان نے مسکراتے ہوئے کہا اور نیزی سے مڑکر کا ڈنٹری کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا سر ہلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی ظاہر ہے باقی ساتھیوں نے اس کی پیروی کرنی تھی۔ فیصل جان بھی فوراً ہی ان کے چیچھے بار سے باہر آیا۔ اور انہیں ایک کلڑی شیشوں والی شیشن ویگن پر سوار کر کے وہ بار کے کپاؤ نڈ سے باہر آگیا۔ یہ عامی ویگن تھی اس سپر ٹریولز والوں کا نام درج نہ تھا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد فیصل جان نے جس سڑک پر کاموڑی۔ وہ شہر کے مقابلات کی طرف جانے والی سنگل روڈ تھی جس پر ٹریفک قطعاً موجود نہ تھی۔ اور پہلے تو اس سڑک کے اطراف میں کچھ کچھ مکان نظر آتے

رہے۔ اس کے بعد کھیتوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ سڑک آگے جا کر کچھ راستے میں بدل گئی۔ اور شیش و گین اس کچھ راستے پر بچکو لے کھاتی ہوئی کھیتوں کے درمیان لٹکی کافی دور درختوں کے ایک وسیع جھنڈ کے اندر داخل ہو گئی۔ یہ درختوں کا ایک وسیع ذخیرہ تھا۔ سارے درخت با قاعدہ منسوبہ بندی کے تحت لگائے گئے تھے۔ اور یہ سارے درخت عمارتی لکڑی والے تھے۔ اس ذخیرے کے عین درمیان میں ایک حولی نما عمارت موجود تھی۔ جو رقبے کے لحاظ سے تو خاصی وسیع تھی لیکن تھی یک منزلہ۔ اس کا لکڑی کا بڑا سا چھانک بند تھا۔ فیصل جان نے شیش و گین کو چھانک کے سامنے روک دیا۔ اور پھر مخصوص انداز میں ہارن بجا یا۔ چند لمحوں بعد چھانک کھل گیا۔ چھانک کھولنے والا ایک مقامی نوجوان تھا۔ جس کے جسم پر دیہاتی لباس تھا۔ فیصل جان شیش و گین اندر لے گیا اور اندر داخل ہوتے ہی جولیا سمیت سارے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ عمارت کے وسیع کھلے حصے میں چار بڑے بڑے ہیلی کا پڑ موجود تھے۔ چاروں ہیلی کا پڑ پر ایسے نشانات موجود تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ سپر ٹریوڑ کے ذاتی ہیلی کا پڑ ہوں۔

"یہ ہیلی کا پڑ کیا کمپنی کی ملکیت ہیں۔" جو لیا نے شیش و گین سے نیچے اترتے ہوئے حیرت بھرے

<http://www.urdu-library.com> لمحے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں الاقوامی سروے ڈیپارٹمنٹ نے تین سال قبل کافرستان کے پہاڑی علاقے کا سروے کیا تھا۔ جب سروے کا کام ختم ہو گیا تو انہوں نے یہ ہیلی کا پڑ فروخت کر دیئے اور یہاں ناٹران نے سپر ٹریوڑ کی طرف سے انہیں خرید لیا۔ یہ کل چھ ہیلی کا پڑ تھے جس میں سے دو واقعی سپر ٹریوڑ کے استعمال میں رہتے ہیں۔ جب کہ یہ چار یہاں موجود ہیں۔ انہیں ایر جنسی میں استعمال کیا جاتا ہے۔" فیصل جان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور جو لیا نے سر ہلا دیا۔ فیصل جان انہیں لے کر عمارت کے اندر پہنچا۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں صوفے اور کرسیاں موجود تھیں۔

"آپ یہاں تشریف رکھیں۔ میں آپ کا سامان بھی وہاں منگوا کر اور دوسرا ضروری سامان بھی لے کر واپس آتا ہوں۔ اس کے بعد ہم یہاں سے اس ہیلی کا پڑ کے ذریعے روانہ ہو جائیں گے۔" فیصل جان نے کہا اور پھر جو لیا کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ لیکن چند لمحے بعد وہ اُسی نوجوان کے ساتھ دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔

"یہ مشاق ہے۔ میری واپسی تک یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ یہاں ہر چیز موجود ہے۔ کھانے پینے کا افسامان۔ حتیٰ کہ نیچے تہہ خانے میں جدید ترین اسلو بھی موجود ہے آپ جو چاہیں لے سکتے ہیں۔"

"کافی مل جائے گی۔" اس بار صفر نے کہا۔

"لیں سر۔ میں لے آیا ہوں۔" مشاق نے کہا اور پھر وہ فیصل جان کے ساتھ ہی باہر چلا گیا۔

"ہمارے اس طرح اچانک غائب ہو جانے سے سیکرٹ سروس لازماً مخلوق ہو جائے گی اور پھر انہوں نے پوری توجہ اتر کاش کی پہاڑیوں کی طرف کر دیتی ہے۔" خاور نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ہم سیاح ہیں۔ ضروری تو نہیں کہ ہم لازماً کل ہی جائیں۔ پھر سپرٹریوٹز کے ہیلی کا پڑ پڑھم وہاں گئے ہیں سیاحت کرنے۔ سیکرٹ سروس اس سے کیا ثابت کر سکے گی۔" صدر نے جواب دیا۔

"وہ ہماری وہاں کثری نگرانی شروع کر دے گی۔ اس طرح ہم کھل کر کام نہ کر سکیں گے۔" تنور نے کہا۔

"وہاں کام عمران کے پہنچنے کے بعد ہی شروع ہو گا اور جہاں عمران موجود ہو وہاں نگرانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔" جولیا نے سکراتے ہوئے جواب دیا تو تنور کے ہونٹ خود بخوبی پہنچنے لگے۔

"اصل بات تو اتر کاش پہنچنا ہے۔ چیف نے ہمیں سیاحوں کے روپ میں یہاں ایک پلانگ کے تحت بھیجا ہے اور باقاعدہ سپرٹریوٹز کے تحت سارے کام کرائے گئے ہیں۔ اس لئے مکر کی کوئی بات نہیں۔ ولیے مس جولیا کیا چیف نے آپ کو سپرٹریوٹز کے بارے میں پہلے ہی بریف کر دیا تھا۔ ورنہ آپ ایئر پورٹ پر فیصل سے کنٹکٹ کرنے سے انکار بھی تو کر سکتی تھیں۔" صدر نے کہا۔

"ہاں۔ سپرٹریوٹز کا نام تو نہ لیا تھا صرف اتنا کہا تھا کہ ایئر پورٹ پر ایک آدمی فیصل ملے گا۔ اس کے ساتھ ہم نے جانا ہے اور میں۔" جولیا نے جواب دیا اور صدر نے سر ملا دیا۔

"چند لمحوں بعد مشاق ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے پر کافی کی آٹھ پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ادب سے ایک پیالی سب کے ہاتھ میں دی اور ٹرے لے کر واپس کرے سے باہر چلا گیا۔ وہ سب لطف لے کر کافی سپ کرنے لگے۔ لیکن ابھی پیالیاں ختم ہی ہوئی تھیں کہ یک لخت باہر سے ایک دردناک انسانی چیخ سنائی دی اور وہ ابھی یہ آواز سن کر چونکے ہی تھے کہ یک لخت دس مشین گنوں سے مسلح افراد دوڑتے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوئے۔

"خبردار اگر کسی نے حرکت کی۔" ان میں سے ایک نے چیختے ہوئے کہا جب کہ باقی افراد بھلی کی سی تیزی سے کمرے کے چاروں طرف پھیل کر کھڑے ہو گئے۔ البتہ ان کی مشین گنوں کا رخ جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف ہی تھا۔

اسی لمحہ رام دیاں کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگاریوں اور تھا اور چہرے پر

طنزیہ مکراہت۔

"ہونہہ۔ تو تم سمجھ رہے تھے کہ سیکرٹ سروس سے بھاگ کر تم نجی جاؤ گے"۔ رام دیال نے انہائی تحریکانہ لجھے میں کہا۔

"یو شٹ اپ۔ نانس۔ تمہیں کس احمد نے سیکرٹ سروس میں شامل کر دیا ہے۔ ہم سیاح ہیں جہاں چاہیں جائیں جہاں چاہیں نہ جائیں۔ تم کون ہو پوچھنے والے"۔ جولیا نے اس بار انہائی غصیلے لجھے میں کہا۔

"سیاح۔ ہونہہ۔ تم سمجھتے تھے کہ پیش میک اپ کر کے تم اسی طرح سیاح بنے رہو گے۔ یہ دیکھو تمہاری اصل شکلوں کی تصویریں"۔ رام دیال نے اسی طرح طنزیہ لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر باہر نکلا۔ اور دوسرے لمحے بھلی کی تحریکی سے اس نے ہاتھ کو آگے کی طرف جھکتا تو سفید رنگ کی ایک گیند جولیا اور اس کے ساتھیوں کے درمیان فرش پر گر کر پھٹی اور دوسرے لمحے کرہ سفید رنگ کے تیز دھویں سے بھر گیا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو سنجھلنے کا بھی موقع نہ مل سکا اور ان کے ذہن تاریک ہو گئے۔ پھر جب جولیا کو ہوش آیا تو وہ یہ دیکھ کر تحریک رہ گئی کہ وہ ایک وسیع ہاں نما کمرے میں لو ہے کی کرسی پر جذبی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر اس طرح جکڑے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی باری باری سب کے بازوں میں انگلشن لگاتا چارہ رہا تھا۔ آخری آدمی کو انگلشن لگا کر وہ تحریک سے مڑا اور ایک طرف دیوار میں بنے ہوئے لو ہے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ باہر جا کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"یہ ہم کہاں ہیں"۔ اسی لمحے جولیا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے تنور کی آواز سنائی دی اور جولیا نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔

"یقیناً سیکرٹ سروس کے کسی اڈے میں ہیں۔ اودھ فیصل جان بھی یہاں موجود ہے"۔ جولیا نے آخر میں کری پر موجود بے ہوش فیصل جان کو دیکھتے ہوئے چوک کر کہا اور پھر ایک ایک منٹ کے وقفے سے سارے ہوش میں آتے گئے۔ سب سے آخر میں فیصل جان ہوش میں آیا۔ وہ بھی ہوش میں آنے کے بعد حرمت بھرے انداز میں سر گھما کر انہیں دیکھ رہا تھا۔

"مس جولیا۔ اگر آپ اس طرح لیڈری کرتی رہیں تو پھر ہم بے بس چوہوں کی طرح مارڈا لے جائیں گے"۔ یک لخت تنور نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے غصیلے لجھے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"۔ جولیا نے چوک کر تنور سے پوچھا۔ اس کے لجھے میں غصہ تھا۔

"مس جولیا۔ اگر ہم نے اسی طرح مسلسل و فاعل انداز اختیار کئے رکھا تو پھر اس کا یہی نتیجہ نکلے گا۔"

یہ سیکرٹ سروس اب بھوت کی طرح ہمارے پیچھے پڑ گئی ہے۔ اب یہ آسانی سے ہماری جان نہ چھوڑے گی جیسے ہی پہلی بار انہیں ہم پر شک ہوا تھا ہمیں فوراً خود ان کے خلاف حرکت میں آ جانا چاہئے تھا۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اب واقعی ہمارا یہ انداز ہمیں کام نہ دے سکے گا۔" صدر نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"فیصل جان تم کیسے ان کے ہاتھ چڑھ گئے۔" جولیا نے صدر یا تنویر کو کوئی جواب دینے کے بجائے سب سے آخر میں بیٹھے فیصل جان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں شیش ویگن پرو اپس جب شہر پہنچا تو ایک جگہ پولیس گاڑیوں کے کاغذات چیک کر رہی تھی۔ میرے کاغذات درست تھے اس لئے میں بے فکر تھا۔ لیکن جیسے ہی میں کاغذات چیک کرنے کے لئے نیچے اترتا۔ ایک پولیس میں نے میری ناک پر کوئی چیز ماری اور اس کے بعد مجھے یہاں ہوش آیا ہے۔" فیصل جان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہ۔ اس کا مطلب ہے کہ با قاعدہ پلانگ کے تحت ہمیں پکڑا گیا ہے۔ لیکن یہ لوگ اس ذخیرے تک کیسے پہنچ گئے۔" جولیا نے بڑ بڑاتے ہوئے کہا۔ "یہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں عام لوگ نہیں ہیں اور پھر اپنے ملک میں ظاہر ہے ان کے ذرائع بھی زیادہ ہوں گے۔ اس لئے یہ بجٹ اپ فضول ہے کہ کیا ہوا۔ بلکہ اب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اب ہمارا اقدام کیا ہونا چاہئے۔" صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ واقعی اس طرح ہم لوگ ان سے پیچھا نہ چھڑا سکیں گے۔ اس لئے میں نے دو فیصلے کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہمیں ہر صورت میں اتر کا شک کی پہاڑیوں پر پہنچنا ہے جس قدر جلد ممکن ہو سکے اور دوسرا فیصلہ یہ کہ اب ہمارا انداز و فاعل نہیں ہو گا بلکہ جارحانہ ہو گا۔" جولیا نے تیز لمحے میں کہا۔

"ویری گذ مس جولیا۔ اب لطف آئے گا کام کرنے کا۔ سیاح بن کر تو ہم بھیڑیں بن گئے تھے۔" تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ لوہے کا دروازہ کھلا اور وہ سب شاگل کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونکہ پڑے شاگل کے چہرے پر فاتحانہ رنگ نمایاں تھا۔ اس کے پیچھے رام دیال تھا۔ اور ان دونوں کے عقب میں ایک مشین گن بردار تھا۔

"واہ رام دیاں۔ تم نے واقعی حرمت انگلیز کا رنامہ سرانجام دیا ہے۔ ساری ہی سیکرٹ سروس کو اکٹھا پکڑ لیا ہے۔ کاش وہ عمران بھی ان میں شامل ہوتا تو ان کی موت کا لطف دو بالا ہو جاتا۔" شاگل نے بڑے صرت بھرے انداز میں۔ ان سب کو دیکھتے ہوئے رام دیاں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف۔ یہ اپنی طرف سے تو فرار ہو گئے تھے۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ جدید میک اپ واشر نے صرف ان کے میک اپ کو ہی چیک نہیں کیا بلکہ ان کے چہروں پر ایسا محلول بھی لگا دیا ہے جسے مشین کے ذریعے چیک کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ آپ کی کال ملتے ہی میں نے کوئی کی نگرانی پر موجود آدمیوں کو الٹ کر دیا۔ لیکن جب کافی دیر بعد ان کی طرف سے اطلاع ملی کہ یہ لوگ وہاں نہیں پہنچے تو پھر میں نے چینگ مشین آن کر دی۔ اور مشین پر ایک شیشن ویگن ابھر آئی جس میں یہ سب لوگ موجود تھے۔ پھر شیشن ویگن انہیں یہاں چھوڑ کر واپس چل گئی تو میں نے پولیس چینگ بھانے اسے بیہوش کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوانے کا آرڈر دیئے اس نے فیصل جان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود گروپ لے کر ہیلی کا پڑکے ذریعے یہاں پہنچ گیا۔ اندر ایک ہی آدمی تھا جسے سائیلنسر لگے ریوالور سے گولی مار دی گئی اور ہم نے انہیں گھیر لیا۔ چونکہ یہ خطرناک لوگ تھے اس لئے میں سانس روک کر ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا ایک کرو یا۔ یہ سب بیہوش ہو گئے۔ چونکہ میرے ساتھی بھی ساتھ ہی بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر کا ل کر کے دوسرے افراد منگوائے۔ اور انہیں بے ہوش کے عالم میں یہاں بلیک روم میں کربیوں سے جکڑ دیا گیا پھر آپ کے پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی میں نے انہیں ہوش میں لانے کے انجشن لگوادیے اور اب یہ اس بے بھی کے عالم میں آپ کے سامنے موجود ہیں۔" رام دیاں نے مکمل رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔ اور جو لیا سمیت سب کے ہونٹ بھیج گئے۔

"یہاں کی سیکرٹ سروس میں سب احمقوں کو بھرتی کیا جاتا ہے پہلے ہمارے میک اپ چیک کے گئے۔ اور اب ہمیں یہاں لا کر قید کر دیا گیا۔ ہر بار یہی کہا جا رہا ہے کہ ہم مخلوق ہیں آخر آپ لوگوں کی تسلی کیسے ہو گی۔" جو لیانے ہونٹ کا نتھ ہوئے ہوئے کہا۔

"رام دیاں ابھی نیا آیا ہے سیکرٹ سروس میں مس جو لیا۔ جبکہ مجھے آپ لوگوں سے سابقہ پڑتے ہوئے کافی عرصہ گزر چکا ہے اس لئے میں جانتا ہوں کہ اس عمران نے ایسا میک اپ ایجاد کر رکھا ہے جو کسی بھی کیمیکل سے صاف نہیں ہوتا صرف سادہ پانی سے صاف ہوتا ہے۔ چنانچہ فلکرمٹ کرو۔ ابھی چند لمحوں میں تم اصل شکلوں میں ہو گے۔" شاگل نے فاخرانہ لبجھ میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"سادہ پانی۔" رام دیاں نے رُمی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جاؤ۔ سادہ پانی اور تو یہ لے آؤ۔ پھر دیکھو ان کی اصل شکلیں۔" شاگل نے اُسی طرح

فاغرانہ لجھ میں کہا اور رام دیال سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ شاگل کی بات سن کر اس سب کے جسم بے اختیار کسانے لگ گئے تھے۔ کیونکہ ظاہر ہے پانی سے ان کا میک اپ صاف ہو ہی جانا تھا۔ اور اس کے بعد شاگل نے ان میں سے ایک ایک کے جسم میں مشین گن کے پورے برست اتار دینے تھے۔ لیکن کرسیوں کی گرفت کچھ اس قدر رخت تھی کہ سوائے کسانے کے وہ کچھ اور کر بھی نہ سکتے تھے۔

"جناب۔ میرا کیا قصور ہے۔ مجھے کیوں پکڑا گیا ہے۔" اچانک فیصل جان نے بڑے منت بھرے لجھ میں کہا۔

"تم۔ تم ان کے ساتھی نہیں ہو۔" اچانک شاگل نے چونک کر فیصل جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں تو سپر ٹریولز کا ایجنت ہوں۔ میرا ان سے کیا تعلق۔ میری ائیر پورٹ پر ڈیوٹی تھی۔ یہ سیاح وہاں اترے تو میں نے انہیں لکھ کیا۔ یہ سپر ٹریولز کی خدمات حاصل کرنے پر تیار ہو گئے۔ چنانچہ میں ان کی فرماں ش پر انہیں کوٹھی میں چھوڑ گیا۔ اس کے بعد انہوں نے اتر کاش کی پہاڑیوں کی سیر کرنے کے لئے کہا۔ میں نے ان کے کاغذات چیک کرائے اجازت نامے حاصل کئے۔ گل صحیح جانے کا پروگرام تھا کہ ان کا فون ہیڈ کوارٹر آیا۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک کلرڈ شیشوں والی ویگن لے کر بار میں آجائوں۔ یہ فوری طور پر روانگی چاہتے تھے۔ چنانچہ میں وہاں آیا اور پھر ویگن پر انہیں ذخیرے میں لے گیا۔ وہاں سپر ٹریولز کے ہیلی کا پڑ موجود ہیں۔ انہیں وہیں چھوڑ کر میں انتظامات کرنے جا رہا تھا کہ پولیس نے مجھے بیہوش کر دیا۔ اور پھر میری انکھیں یہاں کھلی۔" فیصل جان نے بڑے منت بھرے لجھ میں کہا۔

"لیکن اُسی لمحے رام دیال ایک اور آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ دوسرے آدمی نے ایک بالٹی اٹھائی ہوئی تھی اور کاندھے پر تولیدہ والا ہوا تھا۔

"رام دیال۔ اس سپر ٹریولز ایجنت کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔" شاگل نے رام دیال سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف۔ یہ سپر ٹریولز کا ایجنت ہے۔ میں نے خود سپر ٹریولز ہیڈ کوارٹر جا کر تحقیقات کی تو انہوں نے اسے اپنا باقاعدہ ایجنت تسلیم کیا ہے۔ میں تو اسے رہا کر دینا چاہتا تھا لیکن میں نے سوچا کہ آپ جو فیصلہ کریں۔" رام دیال نے جواب دیا۔

"اس آدمے کی تلاشی لی تھی جہاں یہ انہیں لے گیا تھا۔" شاگل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ مگر وہاں سوائے کھانے پینے کے سامان اور سپر ٹریولز کے ان ہیلی کا پڑوں کے علاوہ اور

کچھ نہ تھا وہ واقعی سپرٹریوز کا ہی پواخت ہے انہوں نے اُسے تسلیم کیا ہے۔" رام دیال نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ان سب کامیک اپ صاف کرو۔" شاگل نے ہونٹ بخینچتے ہوئے کہا۔

اور رام دیال کے کہنے پر بالٹی اٹھائے ہوئے آدمی تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا۔ جولیا نے ہونٹ بخینچتے ہوئے لئے۔ اس آدمی نے بالٹی نیچے رکھی اور پھر تو یہ اس کے اندر موجود پانی میں بھگویا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کے چہرے کو بھیکے ہوئے تو لئے سے رگڑنا شروع کر دیا۔ جولیا نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"باس۔ یہ میک اپ میں نہیں ہے۔" چند لمحوں کے بعد اس آدمی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور جولیا نے نہ صرف چونک کر آنکھیں کھول دیں بلکہ دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر بھی قدرے حیرت کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ واقعی اس پیشل میک اپ کو سادہ پانی سے فوراً صاف ہو جانا چاہئے تھا لیکن پانی سے بھیکے ہوئے تو یہ کے رگڑنے کے باوجود جولیا کا چہرہ ویسے کا دیسا ہی تھا معمولی سافرق بھی نہ پڑا تھا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ میک اپ کیوں صاف نہیں ہوا۔" شاگل کے لجھے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میک اپ ہوتا تو صاف ہوتا۔ تم لوگ مجانتے تھے میں کے بننے ہوئے ہو۔ ایک بات تم نے اپنے ذہن میں بھائی کہ ہم مخلوک ہیں اور ہمارے چہرے پر میک اپ ہے۔ اور اب اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہو۔" جولیا نے بھنائے ہوئے لجھے میں کہا۔

"مجھے دکھاؤ تو یہ۔ میں خود اس کامیک اپ صاف کرتا ہوں۔" شاگل نے غصیلے لجھے میں کہا۔ اور پھر اس نے تو لئے کو اچھی طرح پانی میں بھگویا اور جولیا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے واقعی تنویر کے چہرے پر تو لئے کو پوری قوت سے رگڑنا شروع کر دیا۔ لیکن نتیجہ وہی نکلا جو پہلے جولیا کے چہرے پر تو یہ رگڑنے سے نکلا تھا۔ تنویر کا چہرہ بھی ویسے کا دیسا ہی تھا۔ اور شاگل نے انتہائی غصیلے انداز میں ہاتھ میں کپڑا ہوا تو لیا تھا تو پھر دوبارہ کیوں نہیں کپڑا۔ بالکل اس شکاری جیسی جنجلابھث جسے بڑی مشکل سے شکار نظر آیا ہو۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ اُسے شکار کر سکتے۔ شکار غائب ہو جائے۔

"تم الو۔ احمق۔ نافذ۔ ڈیم فول۔ تم ان غیر ملکی سیاحوں پر خواہ مخواہ شک کر بیٹھے۔ جب تم نے چیک کر ہی لیا تھا تو پھر دوبارہ کیوں نہیں کپڑا۔" شاگل نے یک لخت غصے سے چینختے ہوئے رام دیال پر چڑھ دوڑا۔

"بب۔ بب۔ بس۔ آپ نے تو کہا تھا کہ جولیا ان کی ساتھی ہے۔ م۔ میں نے انہیں چیک کر کے چھوڑ دیا تھا۔" رام دیال نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لجھے میں کہا۔

"تم نے کالہی ایسے کی تھی جیسے تم نے کوئی بڑا تیر مار لیا ہے۔ اب ادھروہ نانگ ریکھا اس شیطان عمران کے مقابلے میں اکیلی رہ گئی ہے۔ اور وہ احمد لڑکی کو آسانی سے بے وقوف بنالے گا۔ ادھر مجھے سیاحت علیحدہ ہم پر چڑھ دوڑے گا۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا۔ نانگ۔ انہیں آزاد کر کے واپس بھجوادو۔ اس ٹریونگ ایجنت کو بھی۔ میں واپس جا رہا ہوں۔ واپسی پر خود سنپھال لوں گا۔" شاگل نے غصیلے لمحے میں رام دیاں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جولیا اور ان کے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

"آئی۔ ایم سوری۔ آپ لوگوں کو واقعی تکلیف اٹھانی پڑی۔ لیکن جن لوگوں کا شک آپ پر کیا گیا تھا وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے ہمیں بار بار چیک کرنا پڑا۔ بہر حال اب آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بھی اسے بھول جائیں گے۔" شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لمحہ بتا رہا تھا کہ وہ سب کچھ مجبوراً کر رہا ہے۔ اگر جولیا اور اس کے ساتھی غیر ملکی سیاح نہ ہوتے تو یقیناً وہ معدرت کرنے کے بجائے انہیں بیگناہ بھختے کے باوجود گولی مار کر دفن کر دینے کا فیصلہ کرتا۔

"اب آپ نے معدرت کر لی ہے تو ٹھیک ہے ہم بھی کوئی شکایت نہ کریں گے۔" جولیا نے <http://www.urdu-library.com> سکراتے ہوئے کہا اور شاگل تیز تیز قدم اٹھاتا ہیروئی دروازے کی طرف مزگیا۔

## اردو لائبریری، کتابیں، ناول، شعر، مقالے، سیاست، خواہیں

### اردو لائبریری کا پیغام

اردو لائبریری اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موثر پہچان اور اردو قارئین کے لئے بہترین اور دلچسپ کتب فراہم کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لے جئے۔ ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کتاب گھر کو مدد دینے کے لئے آپ:

- ۱۔ اردو لائبریری پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے سپانسرز کو وزٹ کریں۔ ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔

- ۲۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھی ناول / کتاب کی کمپوزنگ (ان چیز فائل) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیر کرنے کے لئے اردو لائبریری کو دیجئے۔

<http://www.urdu-library.com> کا نام اپنے دوست احباب تک پہنچائیے۔

ریکھا کا چہرہ نہی طرح بجھا ہوا تھا۔ اب تک کہیں سے بھی کوئی ثبت رپورٹ نہ مل رہی تھی۔

آر۔ الیون بھی ان مقامی کوہستانیوں کو اتر کا شکی میں چھوڑ کرو اپس آ گیا تھا۔

"کیا واقعی میر اندازہ علط ہے۔ اودہ یہ شاگل تو مجھے کچا چبا جائے گا۔" ریکھانے اٹھ کر خیمے میں ادھر ادھر شہلتے ہوئے بڑا ناشروع کر دیا۔ لیکن پھر شہلتے شہلتے اچانک وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔ ایک لمحے کے لئے وہ اس طرح ساکت کھڑی رہی۔ جیسے اچانک اسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر مجھے میں تبدیل کر دیا ہو۔ مگر دوسرے لمحے وہ ایک جھکلے سے دوڑتی ہوئی ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"اوہ اوہ۔ مجھ سے بڑی حماقت ہوئی ہے۔ اودہ یہ عمران واقعی دنیا کا سب سے بڑا دھوکہ باز ہے۔"

کا ش مجھے اس بات کا پہلے خیال آ جاتا۔ اوہ اور۔" ریکھانے جلدی جلدی سے فریکونی سیٹ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یک لخت چونک کر ایک بار پھر اچھلی اور پھر تیزی سے بھاگتی ہوئی خیمے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ اس کے دونوں ماتحت خیمے سے باہر تھے۔ ریکھانے خود ہی انہیں باہر کھڑے ہونے کا کہا تھا۔

"آر۔ الیون۔ ادھر آؤ جلدی۔" دروازے پر پڑا پردہ ہٹا کر ریکھانے طق کے بل چھینتے ہوئے کہا۔

"لیں میڈم۔" باہر سے آر۔ الیون کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے آر۔ الیون بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔

"آر۔ الیون۔ تم نے دیکھا تھا کہ اس رابو کے ہاتھ میں انتہائی جدید انداز کی گھڑی موجود تھی۔ تم نے چیک کیا تھا۔" ریکھانے تیز لمحے میں کہا۔

"اوہ۔ لیں میڈم۔ اس کے ہاتھ میں گھڑی تو تھی۔ لیکن وہ تو عام سی گھڑی تھی البتہ قیمتی ضرور تھی۔" آر۔ الیون نے بوکھلائے ہوئے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ گھڑی عام نہیں تھی۔ سیچل گھڑی تھی۔ ٹرانسمیٹر فیڈ۔ اوہ ایک مقامی کوہستانی کے ہاتھ میں ایسی گھڑی۔ وہ یقیناً عمران تھا۔ کا ش مجھے پہلے خیال آ جاتا۔ جب وہ کلپ ہٹھڑی کھلنے کے بعد اپنی کلائیاں مسل رہا تھا۔" ریکھانے دانت پینے کے انداز میں کہا۔

"م۔ م۔ میڈم۔ ہو سکتا ہے کہ یہ گھری اس نے خریدی ہو۔ آخودہ لوگ سمنگ تو کرتے ہیں۔" آر۔ الیون نے جھوکتے ہوئے لجھے میں کہا۔

"ہوں۔ ہو تو سکتا ہے۔ لیکن نہیں۔ اس گھری کی سائیڈ پر پیش و نہ بٹن موجود تھا۔ جیسا کہ ٹرانسمیٹر فیڈ گھریوں میں ہوتا ہے۔ بس اس کی ساخت عام تھی۔ اس لئے مجھے اس پر شک نہ ہوا تھا۔ اب اچانک میرے ذہن وہ ونڈ بٹن آگیا ہے۔ کاش یہ بات اس وقت میرے ذہن میں آجائی۔ ٹھیک ہے۔ کال کرنے کی بجائے مجھے خود وہاں جانا چاہئے۔" ریکھا نے کہا اور ایک بار پھر وہ ٹرانسمیٹر پر جھک گئی۔ اس نے جلدی سے پہلے ایڈ جسٹ ہوئی فریکونسی کو تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ پہلے وہ دلیپ کو کال کر کے ان لوگوں کو گرفتار کرانا چاہتی تھی۔ لیکن اب اس نے ارادہ بدل دیا تھا۔ اب وہ خود یہ ساری کارروائی کرنا چاہتی تھی۔ اس لئے اب اس نے آر۔ تھری کی فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی تاکہ اسے اپنے پیچھے چوکنارہنے کی ہدایات دے سکے۔

"ہیلو ہیلو۔ آر۔ ون کالنگ اوور۔" فریکونسی ایڈ جسٹ ہوتے ہی ریکھا نے چیننا شروع کر دیا۔

"لیں۔ آر۔ تھری۔ انڈنگ میڈم اوور۔" چند لمحوں کے بعد ٹرانسمیٹر سے آر۔ تھری کی آواز سنائی

<http://www.urdu-library.com> دی  
"آر۔ تھری۔ میں فوری طور پر اتر کا شہیں کمپ جا رہی ہوں۔ تم نے میری عدم موجودگی میں ہر لحاظ سے پوری طرح چوکنارہنے کی قسم کی غفلت ناقابل معافی ہو گئی۔ مجھے گھٹے اور۔" ریکھا نے تیز لجھے میں کہا۔

"لیں میڈم۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم پوری طرح چوکنارہنے اور۔" دوسری طرف سے آر۔ تھری نے جواب دیا اور ریکھا نے اور ایڈنڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اس کے بعد وہ چند لمحے کچھ سوچتی رہی۔ پھر اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ریکھا کالنگ اوور۔" اس بار ریکھا نے اپنا اصل نام لیتے ہوئے کہا۔

"لیں۔ دلیپ انڈنگ فرام فرست کمپ اور۔" چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے لیپ کی آواز سنائی دی۔

"دلیپ۔ چیف شاگل واپس آگئے ہیں دارالحکومت سے اور۔" ریکھا نے سوالیہ لجھے میں پوچھا۔  
"نہیں مادام۔ وہ ابھی واپس نہیں آئے اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی اطلاع ہے  
اور۔" دلیپ نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں خود فرست کمپ میں آ رہی ہوں اور ایڈنڈ آل۔" ریکھا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف

کر کے وہ آر۔ الیون کی طرف مڑ گئی۔

"آر۔ الیون۔ تم مجھے فرسٹ کمپ پر پہنچا کر یہاں واپس آ جانا۔ اور اگر آر تھری کی طرف سے کوئی اطلاع آئے تو تم نے مجھے فرسٹ کمپ میں اطلاع دینا۔ سمجھ گئے۔" ریکھانے آر۔ الیون سے مخاطب ہو کر کہا۔ "لیں میڈم۔" آر۔ الیون نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ اور ریکھا سر ہلاتی ہوئی باہر آگئی۔ وہاں دوسرا ماتحت موجود تھا۔ ریکھانے اُسے دیں رکنے اور پوری طرح چوکنار ہنے کی تلقین کی اور پھر تیزی سے جیپ کی طرف بڑھ گئی۔ آر۔ الیون نے ڈرائیورگ سیٹ سنجاںی اور دوسرے لمحے جیپ کافی تیزی رفتاری سے پہاڑی راستوں پر چلتی ہوئی اتر کاش بستی کی طرف بڑھنے لگی۔ ریکھا پورے سفر کے دوران بالکل خاموش بیٹھی رہی۔ جب جیپ اتر کاش بستی کے قریب پہنچی تو رات کے سائے گھرے ہو چکے تھے۔ فرسٹ کمپ آبادی سے کچھ دور شمال کی طرف ماتاں بستی کی طرف جانے والے راستے پر لا گایا تھا۔ اس لئے آر۔ الیون جیپ کو بستی اتر کاش کی سائید سے گزر کر فرسٹ کمپ کی طرف بڑھتا گیا۔ بستی کے اختتام کے بعد ایک بار پھر خلک پہاڑی سلسلہ شروع ہو گیا۔ لیکن کچھ ہی دور جانے کے بعد پہاڑی راستے جیسے ہی دائیں طرف مڑا۔ موڑ کے فوراً بعد راستے کی سائید پر پہاڑی کے دامن میں دو بڑے بوئے خیسے نصب دکھائی دیئے۔ موڑ سے آگے راستے پر باتا قاعدہ لکھی کا راڑ لگا کر راستہ بلاک کر دیا گیا تھا اور راستے کے دونوں اطراف میں چار مسلح افراد فوجی وردی پہنے ہوئے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ آر۔ الیون نے کہا نیاں، ٹاؤن، شعر و شاعری، سخت، خواہیں

خیموں کے ساتھ موجود ایک چھوٹے مگر تیز رفتار ہیلی کا پڑ کوکھڑا دیکھ کر ریکھا چونک پڑی۔ کیونکہ یہ وہی ہیلی کا پڑ تھا جس سے چیف شاگل اس کے پاس پہاڑی میں آیا تھا۔ اس ہیلی کا پڑ کی یہاں موجودگی کا مطلب تھا کہ شاگل دار الحکومت سے واپس آچکا ہے۔ اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔ جیپ بڑے خیسے کے قریب جا کر جیسے ہی رکی۔ خیسے کا پردہ ہٹا اور شاگل دو مسلح افراد کے ساتھ باہر آ گیا۔ ریکھا کو جیپ سے اترنے ہوئے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

"اوہ ریکھا۔ تم اور یہاں۔ کیا ہوا۔ کیا پہاڑی پر سے چینگ ختم کر دی ہے۔" شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"چیف۔ میں آپ کو ایک اہم روپورٹ دینے آئی ہوں۔ آپ بیحد تجربہ کار اور سینیر آفیسر ہیں اس لئے آپ کا مشورہ یقیناً میرے لئے بھی انتہائی اہم اور قابل قدر ہو گا۔" ریکھانے جان بوجھ کر شاگل کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اور نتیجہ بالکل اس کی توقع کے عین مطابق تکلا۔ اپنی تعریف اس کر شاگل کا چہرہ فخر و مسرت سے نہ صرف دمک اٹھا بلکہ اس کا سینہ بھی خود بخوبی انج سک چوڑا ہو گیا۔

"اوہ مس ریکھا۔ آپ کی ذہانت کا تو میں خود بھی قائل ہوں۔ آؤ خصوصی خیے میں آ جاؤ۔" شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریکھا مسکراتی ہوئی اس کے پیچھے چلتی ہوئی دوسرے چھوٹے خیے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اپنی ذہانت سے شاگل کی نفیات کو اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔ اس نے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک شاگل سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ اسے ذہانت کی مدد سے باقاعدہ استعمال کیا جائے۔ تاکہ وہ اس کے مشن میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہ ڈال سکے۔ اور اس فیصلے کے مطابق اس نے دانستہ شاگل کی تعریف شروع کر دی تھی۔

"ہاں اب بتاؤ۔ ریکھا کیا بات ہے۔" شاگل نے خیے میں موجود کری پر ریکھا کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس نے خود بھی ریکھا کے بیٹھنے کے بعد ایک کری سنجال لی تھی۔

"چیف میں نے جن کو ہستانیوں کی گرفتاری کا حکم دیا تھا۔ ان کے متعلق آر۔ تھری نے مکمل چھان بین کی وہ واقعی کو ہستانی تھے۔ میں نے بھی ان کا میک اپ چیک کرایا۔ ان کے متعلق دلیپ کے ذریعے انکوائری کی۔" ریکھانے بات شروع کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ دلیپ مجھے پوری رپورٹ دے چکا ہے وہ مقامی سردار ماجو کا بیٹا رابو اور اس کے دوست اور ملازموں کا گروپ تھا۔ میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ یہاں آتے ہی میں نے ان سب کی باقاعدہ چھان بین کرائی تھی۔ یہ لوگ صدیوں سے یہاں رہتے ہیں۔ اور حکومت کافرستان کے ساتھ ان کا باقاعدہ معاهدے کی رو سے پابند ہے۔" شاگل نے ریکھا کی بات کاشتے ہوئے کہا۔

"لیں چیف۔ مجھے بھی سردار ماجو کے بیٹے رابو نے بھی بتایا تھا۔ اس نے میں نے خیر سکالی کے طور پر آر۔ الیون کے ساتھ انہیں چیپ کے ذریعے یہاں بستی میں بھجوادیا تھا۔ لیکن اب اچاک مجھے ایک خیال آیا ہے۔ اور میں اس نے آپ کے پاس آئی ہوں تاکہ اس خیال پر ڈسکس کر لیا جائے۔" ریکھانے جواب دیا۔

"کون سا خیال۔" شاگل نے چوک کر پوچھا۔

"چیف۔ اس رابو کی کلائی میں جو گھری تھی وہ بظاہر تو ایک عامی گھری تھی۔ لیکن اب مجھے خیال آیا ہے کہ اس کا ونڈ بہن پیش نویعت کا تھا۔ ایسا ونڈ بہن صرف ان گھریوں میں ہوتا ہے جو ٹرانسیمیٹر فیڈ ہوں۔" ریکھا نے جواب دیا اور شاگل اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر وہ عام کو ہستانی نہیں ہو سکتا۔ عام کو ہستانی کیا ضرورت ہے ٹرانسیمیٹر فیڈ گھری کلائی پر باندھنے کی۔" شاگل نے بڑی طرح چوکتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ ویسے تو اس کا رابو کا قد و قامت بالکل اس علی عمران جیسا ہے۔ لیکن میک اپ واشر نے بتایا ہے کہ وہ میک اپ میں نہیں ہے۔ پھر میں نے تفصیل انکوائری کی دلیپ کے ذریعے اس کے باپ کو ٹرانسیمیٹر پر

بلاکر جرح کی۔ رابو نے اپنے دادا۔ بھائی۔ بھائی اور ان کے بچوں کے نام۔ شناخت وغیرہ سب کچھ درست بتایا ہے۔ اس لحاظ سے تو کسی طرح بھی شک نہیں کیا جاسکتا۔ کہ وہ علی عمران ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ رسمیہ فوج گھڑی نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے۔ آپ کے حکم کے مطابق تو میں نے انہیں گولی مارنے کا حکم دے دیا تھا۔ لیکن اس رابو نے دھمکی دی کہ اگر انہیں مارا گیا تو پھر کاش قبیلہ حکومت کافرستان سے معاهدہ توڑ کر پاکیشیا کے ساتھ مل جائے گا۔ اور یہ سارا علاقہ کافرستان کی بجائے پاکیشیا کے قبضے میں چلا جائے گا۔ اس لئے مجبوراً مجھے اُسے چھوڑنا پڑا۔"۔ ریکھانے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی اس نے درست کہا ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے اس لئے ہمیں محتاط رہنا چاہئے۔ لیکن اس رابو کے متعلق ہمیں لازماً چھان بین کرنی چاہئے۔ کیونکہ عمران ایک شیطانی روح ہے وہ ایسے میک اپ بھی کر سکتا ہے۔ جو دنیا کے کسی یکمیکل سے صاف نہ ہوں بلکہ سادہ پانی سے صاف ہو سکیں۔ وہاں دار الحکومت میں رام پال نے غیر ملکی سیاحوں کے ایک گروپ کو مٹکوک سمجھ کر پکڑ لیا کہ وہ سیاح نہیں ہیں بلکہ سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں لیکن جدید ترین میک اپ واشر نے انہیں کلیئر کر دیا۔ میں نے جا کر ان کے چہرے پانی سے دھلوائے مگر وہ لوگ درست لکھے۔ چنانچہ میں نے ان کی رہائی کا حکم دے دیا۔ وہ بھی ادھراً ترکاش کی پہاڑیوں میں ہی سیاحت کرنے آرہے ہیں۔"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ پھر تو وہ واقعی مٹکوک ہیں۔ یہاں سیاحوں کی دلچسپی کی کون سی چیز ہے۔"۔ ریکھانے چونکتے ہوئے کہا۔

"مصیبت تو یہی ہے کہ سیاحوں کو پابند تو نہیں کیا جاسکتا۔ وہ اگر خشک پہاڑیوں دیکھنا چاہئے ہیں تو ہم انہیں کیسے روک سکتے ہیں۔ بہر حال وہ اب مکمل طور پر شک سے مبراہیں۔ لیکن پھر بھی ہم ان کے یہاں تکنپنے پر ان کی گفرانی کریں گے۔ لیکن اب رابو کا کیا کیا جائے۔ میرا خیال ہے اُسے اچانک بلاکر اس کی منہ پانی سے دھلوایا جائے۔"۔ شاگل نے کہا۔

"باس۔ اگر پھر بھی میک اپ نہ اترات تو۔"۔ ریکھانے کہا۔

"تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں۔ بولو۔ تمہارے ذہن میں کوئی آئیڈیا ہو تو بتاؤ۔"۔ شاگل نے کہا۔

"چیف اگر یہ رابو یا وہ سیاح واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں تو ان کا مشن بہر حال لیبارٹری کے خلاف ہی ہوگا۔ اگر ہم لیبارٹری کے اردو گرد علاقے کا اس طرح محاصرہ کر لیں کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے تو پھر ہم لازماً انہیں گرفتار کر سکتے ہیں۔ لیبارٹری کے اوپر اڑھہ ہے اور اس کے اوپر ٹگران چوکی ہے۔ ان دونوں جگہوں سے بھی انہیں چیک کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس اڑھے کے گرد چاروں طرف بھی ہم اپنے

آدمی تعینات کر سکتے ہیں۔۔۔ ریکھانے کہا۔

"ہونہے۔ تمہاری تجویز بالکل درست ہے۔ واقعی اصل مشن کی حفاظت زیادہ ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں اور ادھر پہاڑیوں میں ان کا انتظار میں بیٹھے رہیں اور وہ کسی بھی روپ میں یہاں پہنچ کر لیبارٹری کو ہی اڑا دیں۔ اس باراً اگر واقعی انہوں نے لیبارٹری کو نقصان پہنچا دیا تو وزیر اعظم صاحب ہم دونوں کو کچا چبا جائیں گے۔" شاگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو صحیح ہے۔ میں اپنے گروپ کو ان پہاڑیوں سے واپس طلب کر لیتی ہوں اور انہیں اس لیبارٹری کے گرد پھیلا دیتی ہوں۔ آپ کا گروپ یہاں تاکہ بندی کئے ہوئے ہے۔ اس طرح وہ لوگ کسی بھی طرح اصل مشن تک نہ پہنچ سکیں گے۔" ریکھانے کہا۔

"نہیں۔ اس محاصرے کو اس طرح ایڈ جسٹ کریں گے تم اپنے گروپ سمیت اس اڈے اور نگران چوکی کو کور کرو۔ میرے آدمی پہاڑی کے گرد کے علاقے اور یہاں کی تاکہ بندی کریں گے۔ تم خود وہاں نگران چوکی میں رہتا۔ وہاں سے تم چاروں طرف کی بخوبی نگرانی کر سکتی ہو۔ جب کہ میں باہر مورچہ بندر ہوں گا۔ ہم دونوں کے درمیان ٹرانسمیٹر پر رابطہ رہے گا۔ اس طرح کوئی بھی مخلوق آدمی آسانی سے گرفتار کیا جاسکتا ہے۔ اور لیبارٹری کی بھی مکمل طور پر حفاظت کی جاسکتی ہے۔" شاگل نے فوراً ہی فیصلہ کن لجھ میں کہا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہ خود گرفتار کر لے۔ اس لئے بیرونی نگرانی کا چارج اس نے اپنے پاس رکھا تھا۔

"صحیح ہے باس۔ آپ کا یہ فیصلہ بے حد دانش منداشت ہے۔" ریکھانے فوراً ہی اس فیصلے کو قبول کر لیا۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ شاگل پہلے کی طرح اب بھی پاکیشا سیکرٹ سروس کو نہ روک سکے گا۔ اس طرح جب وہ لوگ اُسے میں داخل ہوں گے تب وہ انہیں پکڑ لے گی۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو پھر وہ وزیر اعظم صاحب لازماً شاگل کو سیکرٹ سروس سے فارغ کر دیں گے اور وہ خود سیکرٹ سروس کی فل چیف بن جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ذہنی طور پر یہ فیصلہ بھی کر لیا تھا کہ اگر کوئی مخلوق گروپ اُسے آڈے سے باہر نظر آیا بھی تو وہ شاگل کو اس کی اطلاع نہ کرے گی۔

"او۔ کے۔ پھر آؤ۔ اس کے مطابق فوری طور پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے۔" شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر خیمے سے باہر کی طرف چل پڑا۔ ریکھا بھی مسکراتی ہوئی اس کے عقب میں چل پڑی۔



عمران۔ نائیگر کے ساتھ دیران پہاڑیوں کے اندر انتہائی محتاط انداز میں رینگتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اس وقت وہ دونوں گھرے سیاہ رنگ کے چست لباسوں میں ملبوس تھے۔ جوزف اور جوانا کو عمران نے ایک اور سمت سے زرشک پہاڑی کی طرف بڑھنے کا حکم دیا تھا۔ اس لئے وہ ان کے ساتھ نہ تھے۔ عمران نے اپنے اوپر سے رابو کا میک اپ ختم کر دیا تھا اور عام سامقاومی میک اپ کر لیا تھا۔ جب کہ اس نے نائیگر، جوزف اور جوانا کا میک اپ بھی تبدیل کر دیا تھا۔ بستی سے روانہ ہونے سے قبل اس نے سردار ما جو کے بیٹے رابو کو بلا کر اُسے پوری تفصیل بتا دی تھی تاکہ اگر شاگل یا ریکھا دوبارہ رابو کو کسی شک کی ہنا پر چیک کرنا چاہیں تو رابوان کی مکمل تسلی کر سکے۔ نائز ان بھی واپس نہ آیا تھا۔ لیکن اس کی کال آگئی تھی جس میں اس نے سیکرٹ سروس کے کپڑے جانے اور پھر شاگل کے سادہ پانی سے اس نے چہرے چیک کرنے کے بعد انہیں چھوڑ دینے کی پوری تفصیل بتا دی تھی۔ جس پر پہلے تو عمران بھی بے حد حیران ہوا تھا۔ کیونکہ واقعی سیکرٹ سروس کے چہروں پر جو سپیشل میک اپ تھا اسے سادہ پانی سے فوری طور پر صاف ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن پانی کے استعمال کے باوجود وہ میک اپ صاف نہ ہوئے تھے۔ لیکن پھر جب اس نے مکمل روپ و ثقی تو اسے پتہ چل گیا کہ ایسا کیوں نہ ہوا تھا۔ اور اس نے نائز ان کو ہدایات دے دی تھیں کہ وہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو اپنے ساتھ لے کر جب یہاں پہنچے تو وہ بستی سے ذرا ہٹ کر کمپ لگا گیں اور سارا دن وہ واقعی سیاحت ہی کریں تاکہ یہاں موجود سیکرٹ سروس کے ارکان کو ان پر ہر قسم کا شک دور ہو جائے۔ اس دوران وہ لیبارٹری اور اس کے ارڈر گرد کے ماحول کا جائزہ لے کر کوئی واضح ایکشن پلان بنائے گا جس پر کل رات عمل ہو گا۔ بھی وجہ تھی کہ وہ اس وقت لیبارٹری اور اس کے ارڈر گرد کا جائزہ لینے کے لئے نائیگر کے ساتھ پہاڑیوں میں رینگتا ہوا اس طرف کو بڑھ رہا تھا جد ہر سردار ما جو نے زرشک پہاڑی کے متعلق بتایا تھا۔ نائیگر اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا جب کہ جوزف اور جوانا دوسری سمت سے ادھر گئے ہوئے تھے جب سے جوزف کو لوی پوپ ملا تھا۔ اس کے تمام حیثات جو شراب نہ ملنے کی وجہ سے سو گئی تھیں اس لوی پوپ کی تاثیر کی وجہ سے دوبارہ پہلے کی طرح جاگ آنھی تھیں اور اب جوزف بالکل وہی پرانا جوزف بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ ہوشیار اور چاق و چوبنڈ نظر آرہا تھا اس نے مسلسل پریکش کرنے کی وجہ سے اب لوی پوپ کی منہ میں موجودگی کے باوجود واضح طور پر گفتگو کرنا سیکھ لیا تھا۔

"باس آپ پہلے میک اپ صاف نہ ہونے کا سن کر بید حیران ہوئے تھے۔ لیکن پھر روپ و ثقی سننے

کے بعد آپ مطمئن ہو گئے تھے۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر پانی سے میک اپ صاف کیوں نہیں ہوا۔ نائیگر نے سرگوشی کے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ جب سے ناٹران کی کال آئی تھی وہ ذہنی طور پر اسی ادھیڑ بن میں بنتا تھا۔ اس نے اپنے طور پر اس کی توجیہ سوچنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن کوئی توجیہ اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ عمران جس طرح تفصیلی رپورٹ سن کر مطمئن ہو گیا ہے۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ کوئی نہ کوئی توجیہ بہر حال موجود ہے۔ جسے عمران تو سمجھ گیا ہے لیکن وہ نہیں سمجھ سکا۔ لیکن اب تک وہ اس نے خاموش رہا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ عمران صرف وہی کچھ بتاتا ہے جو وہ بتانا چاہے۔ اس لئے اگر وہ بتانا چاہتا تو خود ہی بتا دیتا لیکن عمران نے اس موضوع پر چونکہ کوئی بات ہی نہ کی تھی۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ نہیں بتانا چاہتا۔ لیکن نائیگر سے آخر کار نہ رہا جاسکا تو اس نے بہت کر کے یہ بات خود ہی پوچھ لی۔

"تم نے ناٹران کی کال میرے ساتھ بیٹھ کر سئی تھی"۔ عمران نے خشک لبھ میں کہا۔

"جی ہاں لیکن۔۔۔"۔ نائیگر نے جھکتے ہوئے لبھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے باوجود تمہیں وجہ سمجھ نہیں آسکی تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ تمہارا ذہن بھی اب عام عنڈے۔ بدمعاشوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان جیسا ہوتا جا رہا ہے۔ تم بھی اب ان کی طرح سطحی انداز میں سوچنے لگ گئے ہو۔ بلکہ سوچنا ہی کیا ہے۔ بس خنجر چلا یا۔ روپ اور کاڑی گرد بایا۔ دوسروں پر رعب ڈالا اور بدمعاشی مکمل ہو گئی بھی بات ہے تاں"۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ خشک اور سرد ہو گیا۔ "خواہیں

"بب۔ بب۔ باس۔ میں نے تو بہت سوچا ہے۔ مگر۔۔۔"۔ نائیگر نے سہے ہوئے لبھ میں کہا۔

"اسی بار بتا دیتا ہوں۔ لیکن آئندہ تم نے اگر اس طرح سطحی انداز میں سوچنے کا مظاہرہ کیا تو پھر اپنے ہاتھوں سے تمہارے جسم میں مشن گن کا پورا برست داخل کر دوں گا۔ میں سطحی انداز میں سوچنے والے ساتھی کو ایک لمحے کے لئے بھی گوار نہیں کر سکتا۔ میں تمہاری ترتیبیت اس لئے نہیں کر رہا کہ تم بجائے آگے کی طرف بڑھنے کے ترقی ملعوس کرنی شروع کر دو"۔ عمران نے انتہائی سرد لبھ میں کہا اور نائیگر کے جسم میں بے اختیار خوف کی لہری دوڑ گئی۔

"مم۔ مم۔ میں شرمندہ ہوں باس۔ آئندہ آپ کو کوئی شکایت نہ ہو گی"۔ نائیگر نے سہے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"تم نے رپورٹ میں سنا کہ پہلے جب رام دیال انہیں سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں لے گیا اور اس نے جدید میک واشر سے ان کا میک اپ چیک کیا۔ اور اس کے بعد انہیں چھوڑ دیا پھر اچانک ہی وہ خفیہ اڈے پر پہنچ گیا اور سیکرٹ سروس کے ارکان کو بے ہوش کر کے دوبارہ ہیڈ کوارٹر لے گیا جہاں شاگل نے بھی چیک

کیا۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیں باس۔ یہ تفصیل تو مجھے معلوم ہے۔" نائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"اور یہ بھی تم نے سنالیا کہ شاگل کورام دیال نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ اس جدید میک اپ واشر سے نہ صرف اس نے میک اپ چیک کیا بلکہ ان کے چہروں پر ایسا مخلول بھی لگا دیا جس کا علم یکرٹ سروس کے ارکان کو نہ ہو سکا۔ لیکن اس نے مشین کے ذریعے انہیں باقاعدہ چیک کر لیا۔" عمران نے اسی طرح سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"اوہ اوہ باس۔ اب میں سمجھ گیا یقیناً اس مخلول کی وجہ سے پانی نے میک اپ پر اثر نہ کیا ہو گا۔ اوہ

واقعی مجھے پہلے ہی یہ بات سمجھ لئی چاہیے تھی۔ آئی۔ ایم پوری سوری باس۔" نائیگر نے تیز لمحے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ آئندہ پہلے سمجھ جایا کرو۔ ورنہ ہماری فیلڈ میں جو لوگ بعد میں سمجھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں

ہو سکتے۔ تم نے دیکھا کہ شاگل اور رام دیال بھی اس بات کو نہ سمجھ سکتے تھے ورنہ اب تک پاکیشیا یکرٹ سروس کی پوری نیم زیر زمین پہنچ چکی ہوتی۔" عمران نے اسی طرح خلک لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیں سر۔ آئندہ آپ کوشکایت نہ ہو گی۔" نائیگر نے جواب دیا۔

"آئندہ شکایت کا موقع پیدا ہونے کے بعد تم مختدرت کرنے کے قابل ہی رہو گے۔" عمران نے اسی طرح خلک لمحے میں جواب دیا۔

اور پھر اس کے پہلے گرد کوئی اور بات ہوتی۔ اچانک دائیں طرف سے ایک آواز سنائی دی جیسے کوئی پہاڑی بھیڑ یا غرایا ہو اور عمران ٹھنک کر رک گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بھی ویسی ہی غراہٹ نکلی اور دوسرے لمحے ایک چٹان کی اوٹ سے ایک سیاہ ہیولہ برق رفتاری سے نکل کر جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا ان کی طرف آیا۔ یہ جوزف تھا۔ وہ عمران اور نائیگر کے قریب آ کر چٹان کی اوٹ میں جھک کر رک گیا۔ اس کے منہ میں لوی پوپ کا راثباہر کو لکلا ہوا تھا۔

"باس۔ یہاں سے تھوڑی دور مسلخ فوجی پہاڑی چٹانوں میں چھپے ہوئے موجود ہیں۔ ان کی تعداد کافی ہے اور وہ جگہ جگہ موجود ہیں۔" جوزف نے منہ میں لوی پوپ کی موجودگی کے باوجود واضح طور پر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی طرف ہیں یا۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"تو باس۔ میں نے اور جوانا نے چیک کیا ہے وہ سوائے پہاڑی کے عقبی حصے کے باقی ہر طرف

موجود ہیں یوں لگتا ہے جسے انہوں نے پہاڑی کا تین اطراف سے باقاعدہ محاصرہ کیا ہوا ہو۔ جوزف نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ صحیک ہے۔ آگے بڑھو اور ہمیں وہاں لے چلو۔" عمران نے کہا اور جوزف سرہلاتا ہوا واپس پلٹا۔ اور برق رفتاری سے ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس کے انداز میں اس قدر چستی اور پھرتی تھی کہ نائیگر کو بے اختیار عمران پر رٹک آنے لگا۔ جس نے چند معمولی سے اجزاء سے ایسا نسخہ ترتیب دے دیا تھا کہ جوزف با وجود شراب نہ پینے کے اب پہلے سے کہیں زیادہ چاق و چوبنڈ نظر آ رہا تھا۔ وہ دونوں بھی جوزف کی پیروی کرتے ہوئے اسی انداز میں آگے بڑھتے گئے اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ جب ایک پہاڑی پر جلتی ہوئیں سرج لاکھیں اندر ہیرے میں چکتی ہوئی دکھائی دیں لیکن یہ سرج لاکھیں صرف مشرق کی طرف فٹ تھیں اور ان کی روشنی اس طرف پہاڑی سے نیچے ایک مخصوص حصے پر پڑ رہی تھیں۔ یہ سارا حصہ جس پر سرج لاکھوں کی تیز روشنی پڑ رہی تھی۔ اونچی چار دیواری سے ڈھکا ہوا تھا۔ لیکن اس چار دیواری کے اندر سے بھی تیز روشنی نکل رہی تھی۔ دہ بیلی کا پڑوں کے سائے بھی اردو گرد چکر لگاتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ جوزف ابھی آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اس لئے وہ بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ جوزف کے آگے بڑھنے کے بعد جوزف رکھی۔ اس کے طبق سے مدھمی آواز لٹکی جیسے کوئی پہاڑی خرگوش بولا ہو۔ اور اس آواز کے ساتھ ہی سامنے موجود ایک بڑی سی چٹان کے پیچھے سے دیکی ہی آواز سنائی دی اور وہ سڑے لمحے جوانا اس چٹان کی دوسری طرف سے نکل کر تیزی سے رینگتا ہوا ان کی طرف بڑھ آیا۔

"ماشر۔ ہم چاروں طرف کا راؤٹ لگا کر یہاں پہنچے ہیں مگر سوائے پہاڑی کے عقبی طرف کے باقی ہر طرف سخت ترین محاصرہ کیا گیا ہے۔" جوانا نے قریب آ کر سرگوشانہ لجھے میں کہا۔

"پہاڑی سے کتنے فاصلے پر یہ محاصرہ قائم کیا گیا ہے اور ایک جگہ پر بیک وقت کتنے افراد ہیں۔" عمران نے پوچھا۔

"باس۔ سامنے وہ جودو شاخہ چٹان نظر آ رہی ہے اس کے پیچھے وہ لوگ موجود ہیں اور چاروں طرف اتنا ہی فاصلہ رکھا گیا ہے۔ اور ایک جگہ چار سے زیادہ افراد نہیں ہیں ویسے ان کے پاس ٹرانسمیٹر ہیں اور وہ باقاعدہ ہر آدھے گھنٹے بعد رپورٹ دے رہے ہیں۔" جوانا نے جواب دیا۔ اور عمران نے سرہلا دیا۔ وہ چٹان کی اوٹ سے سرنکالے اس پہاڑی کی چوٹی کو دیکھ رہا تھا۔ جس پر گران چوکی موجود تھی۔

"اس چوٹی میں لاکھیں صرف اٹے کی طرف ہی نصب ہیں عقب میں نہیں ہیں۔" عمران نے کہا۔

"ماشر۔ ادھر سے اوپر چڑھا بھی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ادھر سے پہاڑی بالکل سیدھی ہے۔ کسی دیوار

کی طرح۔ اور دامن میں انتہائی گھری غاریں ہیں۔ دیسے یہ محاصرہ کرنے والے فوجی ادھر موجود نہیں ہیں۔" جوانا نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ادھر چلو۔ میں خود یہ ساری صورت حال دیکھنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

اور جوزف اور جوانا سر ہلا کر رینگتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ ان سے کچھ فاصلہ دے کر عمران آگے بڑھنے لگا۔ جب کہ نائیگر عمران سے کچھ فاصلہ دے کر عقب میں آ رہا تھا۔ تاکہ عمران کو عقب سے کورٹچ دے سکے۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک مسلسل مختلف چٹانوں کے پیچھے رینگنے کے بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جو اس زر شک پہاڑی کا عقب تھا۔ اور واقعی اس طرف دیکھی ہی پوزیشن تھی جیسی جوانا نے بتائی تھی۔ عمران چٹان کی اوٹ میں لیٹا ہوا غور سے اس ساری پھوپھوں کو دیکھتا رہا۔ دونوں ہیلی کا پر بات قاعدہ راؤنڈ کی صورت میں پہاڑی کے گرد چکر لگا رہے تھے۔ اور جہاں انہیں کوئی شک ہوتا وہ فل لائٹ کھول دیتے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی چونکہ باہر کوئی ہوئی چٹان کے نیچے موجود تھے۔ اس لئے انہیں اوپر سے دیکھ لئے جانے کا کوئی خطرہ نہ تھا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک ہی صورت ہے۔ عقبی طرف سے اوپر بڑھ کر نگران چوکی پر قبضہ کیا جائے۔ نگران چوکی پر قبضہ کے بغیر اس اڈے میں کسی صورت داخل نہیں ہوا جا سکتا۔" عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"باس کیون نہ ابھی کوشش کی جائے۔" - نا سیکرنسے کہا۔ عربی، صحیح، خواہیں  
 "نہیں۔ بغیر ضروری ساز و سامان کے اوپر نہیں پہنچا جا سکتا۔ اور ایک بار مشن شروع کر لینے کے بعد  
 ہم کسی صورت پیچھے نہیں ہٹ سکتے ورنہ شاگل نے اس پورے علاقے پر ایتم ہموں کی بارش کرادی ہی ہے۔ اس لئے  
 یہ مشن کل رات کو مکمل کیا جائے گا۔ آواب واپس چلیں۔" عمران نے کہا اور واپسی کے لئے پلٹ پڑا۔ ظاہر ہے  
 باتی ساتھیوں نے بھی اس کے پیروی ہی کرنی تھی۔

اردو لائچریری کا پیغام

کیا آپ چاہتے ہیں کہ اگر ہم کوئی بھی کہانی اردو لائبریری میں شائع کریں اور آپ کو بھی اس کے بارے میں اطلاع کریں؟ اگر ہاں تو اس کے لئے آپ ہمارے ہوم پیج پر جا کر **subscription** میں اپنا email address میں اور نام کی اندر راجح کریں۔ اور اپنے ای میل کے **spam filter** میں ہمارا ای میل ایڈرس کا درج کرنا نبھولیے گا۔ ہمارا ای میل ایڈرس ہے **[no-reply@urdu-library.com](mailto:no-reply@urdu-library.com)**۔ شکریہ۔

ریکھا کی آنکھیں انہائی طاقتور ٹیلی سکوپ سے چمٹی ہوئی تھیں۔ وہ اس وقت زریں پہاڑی کی چوٹی پر بنی ہوئی مگر ان چوکی میں موجود تھی۔ یہاں اس کے ساتھ صرف آر۔ تھری موجود تھا جس کا نام سجاش تھا۔ ریکھا ٹیلی سکوپ سے اس طرف دیکھ رہی تھی جدھر پہاڑی کا عقب تھا۔ ٹیلی سکوپ اس قدر طاقتور تھی کہ باوجود گھپ اندر ہیرے کے اُسے دور دور تک کا علاقہ اس کے ذریعے اس طرح روشن نظر آ رہا تھا کہ وہ ایک ایک پتھر کو آسانی سے دیکھ رہی تھی۔ آج شام سے ہی شاگل اور اس نے اپنے پلان پر باقاعدہ عمل درآمد شروع کر دیا تھا۔ اپنے گروپ کو اس نے ہیلی کا پتھر بھجوا کر واپس منتگوا لیا تھا۔ اور پتھر ہیلی کا پتھر ریکھانے سجاش کے ساتھ مگر ان چوکی پر ڈیڑھ جمالیا تھا یہاں پہنچ کر اس نے جو صورت حال دیکھی تھی اس کے مطابق اس کے ذہن میں یہی آیا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اُذے پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو وہ لامحالہ اس مگر ان چوکی پر پہلے قبضہ کریں گے۔ کیونکہ یہاں قبضہ کئے بغیر وہ کسی طرح بھی محفوظ نہیں ہو سکتے تھے۔ یہاں موجود بھاری اور روپالوچ میں گنوں سے چند افراد تو ایک طرف پوری فوج کو اس بلندی سے آسانی سے ختم کیا جا سکتا تھا۔ اُذے کی طرف اس قدر تیز روشنی تھی کہ چٹانوں میں پھٹکتا ہوا بندہ بھی صاف دکھائی دیتا تھا اس لئے اس طرف سے ان لوگوں کی آمد تو سریخا خود کشی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ اگر ان لوگوں نے حملہ کیا بھی تو اسی طرف سے کریں گے۔ اور اس نے جان بوجھ کر اس طرف سرچ لاپٹیش نصب نہ کرائی تھیں۔ تاکہ اگر واقعی یہ لوگ اس طرف سے آئیں تو وہ انہیں اندر آنے کا موقع دے سکے۔ تاکہ جب وہ پڑتے یا مارے جائیں۔ تو اُذے کے اندر یہ سب سچھ ہو۔ اس طرح شاگل کی ناکامی روز روشن کی طرح ثابت ہو جائے گی۔ اور تمام کریڈٹ ریکھا کے کھاتے میں پڑ جائے گا اس کے بعد اس کا سیکرٹ سروس کی چیف بن جانا ایک قیمتی امر ہو جائے گا۔ چونکہ اس سلسلے میں وزیر اعظم سے اس کی تفصیلی بات چیت ہو چکی تھی۔ اس لئے دارالحکومت سے یہاں آتے ہوئے وہ مکمل تیاری کے ساتھ آئی تھی۔ اور یہاں آتے ہوئے وہ اپنے ساتھ اپنا وہ مخصوص بیگ بھی لے آئی تھی جو اس نے شاگل کی نظروں سے بچانے کے لئے شروع سے آر۔ تھری سجاش کی تحویل میں دے ریکھا تھا۔ اس وقت بھی سجاش اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔ اور بیک اس کے قدموں میں پڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں سے بھی ناٹ ٹیلی سکوپ چمٹی ہوئی تھی لیکن وہ اس قدر طاقتور تھی جس قدر ریکھا کے پاس تھی۔

"میڈم۔ ادھر سے تو کسی کا اوپر پہنچانا ناممکن ہی ہے۔" سجاش نے ناٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے

ہٹاتے ہوئے ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی ناممکن ہی تو ان لوگوں کے لئے کشش رکھتا ہے۔ تم ذرا اپنے آپ کو ان کی جگہ رکھ کر سوچو کر اگر یہی صورت حال ہمارے ساتھ ہوتی تو ہم کیا کرتے۔" ریکھانے مکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ واقعی میڈم۔ آپ کا خیال بالکل درست ہے لیکن اس طرح تو وہ بڑی آسانی سے مارے جائیں گے۔" سجاش نے کہا۔

"اگر ہم انہیں ماریں گے۔ آپنے آپ وہ کیسے مر جائیں گے۔" ریکھانے ٹیلی سکوپ علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔ تو سجاش بُری طرح چونک پڑا۔

"کیا مطلب میڈم۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔" سجاش کے لبھے میں بے پناہ حیرت تھی۔  
"سنو۔ کیا تم سیکرٹ سروس کے سینکڑ چیف بننا چاہتے ہو۔" ریکھانے اس بار انہی کی سمجھیدہ لبھے میں کہا۔

"سینکڑ چیف۔ اوہ میڈم۔ میں کس طرح اس قدر ترقی کر سکتا ہوں۔ سینکڑ چیف تو آپ ہیں۔" سجاش نے گردی طرح بوکھلائے ہوئے لبھے میں کہا۔  
"سنو۔ وزیر اعظم صاحب سے میری بات چیت کمل ہو چکی ہے۔ وہ مجھے شاگل کے بجائے سیکرٹ سروس کا چیف بنانے کے لئے تیار ہیں۔ وہ شاگل کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن صدر مملکت شاگل کو آسانی سے نہ ہٹائیں گے۔ اس لئے یہ بات طے ہو چکی ہے۔ کہ اگر اس اہم مشن کے دوران میں شاگل کو ٹکست دے دوں تو پھر شاگل کی بجائے میں سیکرٹ سروس کی چیف ہوں گی اور تم سینکڑ چیف۔ پولو کیا تم سینکڑ چیف بننے کے لئے تیار ہو یا اس طرح تھرڈ گریڈ آفیسر ہی ساری عمر رہنا چاہتے ہو۔" ریکھانے کہا۔

"اوہ میڈم۔ اگر ایسا ہو جائے تو میں اسے اپنی خوش بختی سمجھوں گا مگر۔۔۔۔۔" سجاش نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گذ۔ اب میری پلانگ سن لو۔ شاگل نے اپنے گروپ کے ساتھ اڈے سے باہر پا کیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کو روکنے کے لئے محاصرہ قائم کر رکھا ہے۔ اس کی حتی الامکان بھی کوشش ہو گی کہ وہ باہر سے ہی ان کا خاتمه کر دے۔ لیکن میں جانتی ہوں کہ وہ لوگ کسی نہ کسی طرح اڈے کے اندر داخل ہونے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ میں نے سیکرٹ سروس کے تمام ان سابقہ مشنری کی رپورٹیں پڑھی ہیں۔ جن میں کافرستان سیکرٹ سروس اور پا کیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان مقابلہ ہوا ہے اور ہر بار یہ لوگ کافرستان کی سیکرٹ سروس کو ٹکست دے کر اپنا مشن مکمل کر لینے میں کامیاب رہے ہیں۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ

لوگ ذہنی طور پر شاگل سے کہیں زیادہ آگے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ اب بھی وہ لوگ شاگل کا محاصرہ توڑ کر اڈے کے اندر پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اگر ہم انہیں اڈے کے اندر گرفتار کر لینے یا مارڈالنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اس کا وہی نتیجہ نکلے گا جو میں نے پہلے تمہیں بتایا ہے۔” ریکھانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں سمجھ گیا میڈم۔ اگر ایسا ہو سکتے تو پھر یقیناً آپ چیف بن جائیں گیں۔“ سجاش نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اب سنو۔ میرے ذہن میں اس سلسلے میں کیا پلانگ ہے۔ یہاں پہنچ کر میں نے جو پیوشن دیکھی ہے۔ اس کے مطابق لازماً یہ لوگ اس پہاڑی کے عقب سے اڈے کے اندر یا براہ راست اس چوکی تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے لئے وہ دو طریقے استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ گروپوں میں کام کریں۔ ایک گروپ اڈے کے سامنے کی طرف سے شاگل اور اس کے گروپ کو الجھائے اور دوسرا گروپ اس طرف سے پہلے نگران چوکی پر قبضہ کرے اور پھر یہاں سے اڈے کے اندر داخل ہو جائے یا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ وہ خاموشی سے اس طرف سے نگران چوکی پر قبضہ کر کے یہاں سے پہنچے اڈے میں اتر جائیں۔ اور اڈے کو تباہ کر کے لیبارٹری میں داخل ہو جائیں۔ لیکن چونکہ ان کا لیبارٹری تک پہنچ جانا ہماری بھی ٹکست بن جائے گا۔ اس لئے ہم نے صرف اتنا کرنا ہے کہ ان لوگوں کے اڈے تک یا اس چوکی تک پہنچنے تک کوئی کارروائی نہیں کرنی۔ جب وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں۔ پھر ہم اپنی کارروائی کا آغاز کریں اور انہیں ہلاک کر کے ان کا خاتمہ کر دیں۔“ ریکھانے کہا۔

”اوہ ویری گد پلانگ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے ان لوگوں کو از خود یہاں تک پہنچنے کا راستہ دینا ہے۔“ سجاش نے کہا۔ اور ریکھانے مکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”لیکن میڈم۔ نجانے وہ لوگ کتنی تعداد میں ہوں اور کب آئیں۔“ سجاش نے کہا۔

”جب بھی آئیں۔ بہر حال ہم نے چوکنارہنا ہے۔ اب آخری بار بولو کیا اس پلانگ میں تم میرا ساتھ دو گے یا نہیں۔“ ریکھانے تیز لمحے میں کہا۔

”میڈم۔ میں اب صرف آپ کے حکم کی تقلیل ہی کروں گا۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ جلد یا بدیر سیکرٹ سروس کی چیف بہر حال بن ہی جائیں گی۔ چیف شاگل ذہانت میں آپ کے پاسنگ ہی نہیں ہیں۔“ سجاش نے بڑے پر خلوص لمحے میں کہا۔ اور ریکھا مسکرا دی۔

”او۔ کے۔ اب یہ بیگ کھولا اس کے اندر سرخ رنگ کے پلاسٹک کی بنی ہوئی ایک گن کے پارٹ

موجود ہیں۔ وہ باہر نکالو۔ ریکھانے کہا۔ اور سجاش پیروں میں رکھے ہوئے بیگ پر جھک گیا۔ اس نے اس کی زپ کھولی اور پھر واقعی چند لمحوں بعد وہ سرخ رنگ کے پلاسٹک کے بننے ہوئے مختلف پارٹس بیگ میں سے نکال کر باہر رکھنے لگا۔

"یہ کس قسم کی گن ہے میدم۔ میں نے پہلے تو ایسی گن کبھی نہیں دیکھی۔" سجاش نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"یہ تم تو کیا بھی یہاں کافرستان میں کسی نے بھی نہیں دیکھی ہوگی۔ میں اسے خصوصی طور پر ایکریمیا کی سیک خفیہ لیبارٹری سے حاصل کر کے لے آئی ہوں۔ اور اس کا استعمال بھی تمہارے سامنے آجائے گا۔" ریکھانے ناٹ کیلی سکوپ کو تھے کی مدد سے گلے میں لٹکایا اور پھر جھک کر اس نے پارٹس اٹھائے۔ اور انہیں بڑی مہارت سے ایک دوسرے میں ایڈ جست کرنے میں معروف ہو گئی۔ چند لمحوں بعد وہ واقعی ایک گن کی شکل اختیار کر چکی تھی۔ ریکھانے بیگ اٹھایا۔ اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر اس کا ایک خفیہ خانہ کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا کپسول نکال کر اس نے اس گن کے ایک خانے میں ڈال کر خانہ بند کر دیا۔ اس کے بعد اس نے گن کا رنگ پہاڑی کے عقبی طرف کر کے ہاتھ کو اونچا اٹھایا اور گن کا ٹریکرڈ بادیا۔ شاہین کی ہلکی اُواز کے ساتھ ہی ریکھا کے ہاتھ کو ایک زور دار جھکانا لگا۔ اور دوسرے لمحے گن میں سے وہ سرخ کپسول نکل کر انہیں میں غائب ہو گیا۔ ریکھانے تیزی سے گن کو دوبارہ کھولنا شروع کر دیا۔ اس کے باقی پارٹس تو اس نے واپس بیگ میں رکھ دیئے۔ البتہ اس کے دستے کو اس نے چوکی کی دیوار کے ساتھ رکھ کر اس کے نچلے حصے میں کسی جگہ مخصوص انداز میں دباؤ دالتا تو دوسرے لمحے دستے کا درمیانی حصہ کسی سکرین کی طرف روشن ہو گیا۔ اس سکرین پر پہاڑیوں کا خاص و سبیع حصہ اس طرح نظر آ رہا تھا جیسے کوئی ناٹ کیلی سکوپ سے دیکھ رہا ہو۔

"اس کپسول سے ایسی مخصوص ریز نکتی ہیں جو وسیع علاقے پر پھیل جاتی ہیں۔ ان ریز میں یہ خاصیت ہے کہ یہ آڈیو اور وڈیو دونوں طرح کے کام دیتی ہیں۔ لیکن یہ ریز چونکہ انسانی آنکھ دیکھنے میں سختی اس لئے کسی کو ان کی موجودگی کا احساس تک نہیں ہو سکتا پہاڑی کے عقبی طرف کا تمام حصہ اب اس رسیوٹنگ سسٹم میں چیک ہو سکتا ہے۔ اور وہاں پیدا ہونے والی آوازیں بھی یہاں سنی جا سکتی ہیں۔"

"ویسے میدم۔ پہاڑی کا عقبی حصہ واقعی انتہائی دشوار گزار ہے۔ شاید اسی وجہ سے چیف شاگل نے ادھر کوئی پھر یہار بھی نہیں رکھا۔" سجاش نے کہا۔ اور ریکھانے سر ہلا دیا۔ ان دونوں کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر صرف پہاڑی چٹا نیں ہی نظر آ رہی تھیں۔ اور کچھ نہ تھا۔ پھر دو گھنٹے اس طرح گزر گئے۔ کہ اچانک سکرین پر ایک سیاہ رنگ کا ہیولہ سا حرکت کرتا نظر آیا اور ریکھا اور سجاش دونوں اس ہیولے کو دیکھتے ہی

بے اختیار اچھل پڑے۔ پھر چند لمحوں بعد تین اور ہیو لے بھی ایک کر کے پہاڑی چٹانوں کی اوٹ لیتے آگے بڑھتے نظر آئے اور ریکھا کے چہرے پر مسرت کے فوارے سے چھوٹنے لگے۔

"یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ تم نے دیکھا کہ میرا آئندیا بالکل درست ثابت ہوا ہے۔" - ریکھانے مسرت سے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"لیں میڈم۔ ان کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ لوگ دشمن ایجنسٹ ہیں۔" - سجاش نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ ابھی دیکھتے جاؤ۔" - ریکھانے کہا۔

اور پھر وہ چاروں ہیو لے ایک باہر کو نکلی ہوئی چٹان کے نیچے دبکر بیٹھ گئے۔ ان کے چہرے سکرین پر صاف نظر آرہے تھے۔ اور چہرے کے لحاظ سے وہ چاروں ہی مقامی لوگ تھے۔ ریکھا انہیں غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے ذہن میں فوراً رابو اور اس کے ساتھی آگئے تھے۔ کیونکہ ان چاروں کے قد و قامت بالکل وہی تھی جو رابو اور اس کے ساتھیوں کے تھے۔

"نیک ہے۔ ایک ہی صورت ہے کہ عقبی طرف سے اوپر چڑھ کر نگران چوکی پر قبضہ کر لیا جائے۔ نگران چوکی پر قبضہ کئے بغیر اس اڈے میں کسی صورت داخل نہیں ہوا جا سکتا۔" - ایک بڑی آواز ہوئی آوازن کے دستے سے ابھری۔

"اوہ میڈم۔ یہ عمران کی آواز ہے۔ میں اسے بخوبی پہچانتا ہوں۔" - سجاش نے تیز اور پر جوش

لہجے میں کہا۔

"باس۔ میوں نہ ابھی کوشش کی جائے۔" - ایک اور آواز نکلی دی۔

"نہیں۔ بغیر ضروری ساز و سامان کے اوپر نہیں پہنچا جا سکتا۔ اور ایک بار مشن شروع کر لینے کے بعد ہم کسی صورت پیچھے نہیں ہٹ سکتے ورنہ شاگل نے اس پورے علاقے پر ایتم ہموں کی بارش کر دینی ہے۔ اس لئے یہ مشن کل رات کو مکمل کیا جائے گا۔ آواب واپس چلیں۔" - عمران کی آواز دوبارہ نکلی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی چاروں ہیو لے دوبارہ وہاں سے نکل کر چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے حرکت میں آگئے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سکرین سے آوٹ ہو گئے۔

"میڈم۔ آپ کا ذہن واقعی کمال کا ہے۔ آپ نے بالکل درست اندازہ لگایا ہے۔" - سجاش نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ اور ریکھا نہ پڑی۔

"شاگل احمد ہے۔ اس نے اس طرف کوئی آدمی بھی تعینات نہیں کیا۔ وہ صرف یہ سوچ کر مطمئن

ہو گیا ہے۔ کہ ادھر سے کوئی اوپر نہیں چڑھ سکتا۔ اس لئے ادھر سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ حالانکہ اصل چینگ کی بھی تھی۔ اگر میں شاگل کی جگہ ہوتی تو اپنی پوری توجہ اس طرف ہی رکھتی۔ بہر حال اب کل یہ لوگ کام کریں گے اور کل ہی ہم نے اس طرح انہیں ٹریپ کرنا ہے کہ یہ لوگ لیبارٹری تباہ کرنے میں کامیاب بھی ہو جائیں اور ہمارے ہاتھوں گرفتار بھی ہو جائیں۔ "ریکھانے آگے بڑھ کر گن کا دستہ اٹھا کر اُس کی سکرین آف کرتے ہوئے کہا۔

"اب کل رات بھی یہ کام کرے گا میڈم۔" سجاش نے پوچھا۔

"نہیں۔ سورج کی روشنی ہوتے ہی یہ ریز غائب ہو جائیں گی۔ کل ہمیں دوسرا کپسول فائر کرنا پڑے گا۔" ریکھانے گن کے دستے اور دوسرے پارٹس کو دوبارہ بیک میں رکھتے ہوئے کہا۔ اور سجاش نے سر ہلا دیا۔

"اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ کل پاکیشاں سیکرٹ سروس چوکی پر ریڈ کر لے گی۔ اب ہمیں ایسی پلانگ کر لینی چاہئے کہ جس سے ہم آسانی سے انہیں گرفتار کر سکیں اور شاگل کو اس وقت اس کا علم ہو جب کہ یہ لوگ ہمارے ہاتھوں میں جکڑے جا چکے ہوں۔" ریکھانے سنجیدہ لبجے میں کہا۔ "میڈم۔ اگر تو یہاں چوکی میں ہم نے انہیں روکا تو پھر یقیناً یہاں فائر گ ہو گی اور اردو گرد چیف شاگل کے آدمی چوک ڈھینے گے اور ہو سکتا ہے چیف یہاں ہنچ کر سارا کنٹرول سنچال لے آخروہ چیف ہے اسے کوئی روک تو نہیں سکتا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہاں ہم دو آدمی رکھیں۔ جنہیں یہ ہدایات ہو کہ وہ بس معمولی سی رکاوٹ ڈالیں پھر بے بس ہو جائیں۔ لازماً چوکی سے یہ لوگ لفت کے ذریعے نیچے اڑے میں آئیں گے وہاں ہم مکمل طور پر تیار ہیں۔ جیسے ہی یہ سب لوگ وہاں پہنچیں انہیں ہر طرف سے گھیر کر گرفتار کر لیا جائے۔" سجاش نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میڈم۔" سجاش نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ وہ لفت کی بجائے وہی طریقہ یہاں سے نیچے اترنے کے لئے استعمال کریں گے جو طریقہ وہ نیچے سے اوپر آنے کے لئے استعمال کریں گے اور وہ کوشش کریں گے کہ بیک وقت نیچے اتریں اور اڑے پر قبضہ کر لیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم دونوں کو ایسی جگہ موجود ہونا چاہئے جہاں ہم نہ صرف ان کی مکمل کارکردگی کو چیک کر سکیں بلکہ آخر کار انہیں اس طرح آسانی سے پکڑ سکیں کہ وہ مکمل طور پر بے بس ہو جائیں۔ اور میری نظر میں اس کا یہی طریقہ ہے کہ لیبارٹری کو جانے والا بیرونی راستہ کھول دیا جائے۔ اندر وہی راستہ تو بہر حال اندر سے بند ہے۔ اور وہ کسی صورت میں ایک مقررہ مدت سے پہلے نہیں کھل سکتا۔

چا ہے چیف شاگل کہے یا میں کہوں۔ بیرونی راستے میں داخل ہونے کے بعد ایک سرگن اور آخر میں کمرہ آتا ہے جس میں ان دورنی دروازہ ہے وہاں ہم بے ہوش کر دینے والی گیس کے کپسول اس طرح فٹ کر دیں کے جیسے ہی یہ لوگ اس کرے میں داخل ہوں ان کپسولوں کو فائز کر دیا جائے۔ اور وہ سب اس کرے میں بے ہوش ہو کر گر جائیں گے۔ یہی سب سے محفوظ صورت ہے۔ جب یہ نیچے اتریں تو باہر موجود ساتھی ایک پلانگ کی صورت میں معمولی سی رکاوٹ ڈال کر بظاہر بے بس ہو جائیں اور پھر وہ انہیں بیرونی راستے کھول کر اندر لے آئیں۔ وہاں ہم انہیں بے بس کر لیں۔ لیکن اس کے لئے شرط یہی ہے کہ تمہارا پورا گروپ ایسی پلانگ کے تحت کام کرے کہ ان لوگوں کو اس بات کا بھی معمولی سائق نہ ہو سکے۔ کہ یہ سب پلانگ کے تحت کیا جا رہا ہے اور ہماری پلانگ بھی مکمل ہو جائے۔"۔ ریکھانے کہا۔

"آپ بے فکر ہیں میڈم۔ آپ جس طرح کہہ رہی ہیں۔ بالکل دیسا ہی ہوگا۔ میں پورے گروپ کو اس بارے میں مکمل پلانگ سمجھادوں گا۔ آپ دیکھیں کہ کیسے ہماری پلانگ بے داش طریقے سے مکمل ہو جائے گی۔" سمجھا ش نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

"او۔" کے۔ اب دو آدمیوں کو نیچے سے اوپر بلوالو۔ تاکہ ہم نیچے جائیں۔ وہاں بیٹھ کر مزید اس سلسلے میں غور و فکر کریں گے۔ ابھی کل رات تک ہمارے پاس کافی وقت موجود ہے۔ میں ایسا منصوبہ چاہتی ہوں جو ہر لحاظ سے فول پروف ہو۔" ریکھانے کہا اور سمجھا ش سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایک طرف پڑتے ہوئے مخصوص ٹرانسپر کی طرف بڑھتا گیا جس کی مدد سے وہ اڑے میں موجود گروپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔

### اردو لائبریری کا پیغام

اردو لائبریری اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موثر پہچان اور اردو قارئین کے لئے بہترین اور دلچسپ کتب فراہم کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لے جئے۔

۱۔ اردو لائبریری پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے سپانسرز کو وزٹ کریں۔ ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔

۲۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھی ناول اکتاب کی کپوزنگ (ان پیچ فائل) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیئر کرنے کے لئے اردو لائبریری کو دیجئے۔

۳۔ http://www.urdu-library.com کا نام اپنے دوست احباب تک پہنچائیے۔

شاگل خیے میں موجود کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے میز پر ایک بڑا سائز نسیمیر رکھا ہوا تھا۔ جس کے ذریعے وہ لیبارٹری کے گروپ کی طرف سے روپرٹیں حاصل کر رہا تھا۔ اس نے ایسا انتظام کیا تھا کہ تمام گروپس ہر آدھے گھنٹے بعد روپرٹ اس کے خاص استھن کو دیتے تھے۔ جو ایک گھنٹے بعد شاگل کو روپرٹ دینے کا پابند تھا۔ شاگل کے چہرے پر اطمینان کے گھرے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ اُسے اب تک مسلسل او۔ کے کی روپرٹیں ہی مل رہی تھیں۔

"میں اندر آ سکتا ہوں بس۔" اچانک خیے کے دروازے پر پڑے ہوئے پردے کے عقب سے ایک آواز سنائی دی۔ اور شاگل یہ آوازن کر رہی طرح چونک پڑا۔

"لیں۔ کم ان۔" شاگل نے چونک کر کہا۔ دوسرے لمحے پر دہ ہٹا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر رام کر شاگل کو سلام کیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا باکس تھا۔ "اوہ سکھد یو۔ کیا بات ہے۔ کیوں آئے ہو۔" شاگل نے حیران ہو کر پوچھا۔

"باس۔ ایک انتہائی اہم خبر دینی ہے آپ کو۔" سکھد یونے انتہائی سمجھیدہ لمحے میں کہا۔ "خبر۔ کیسی خبر۔" شاگل اور زیادہ چونک پڑا۔

"باس۔ سیکنڈ چیف ریپکھا سجاش کے ساتھ مل کر آپ کے خلاف سانش کر رہی ہے۔" سکھد یو نے اُسی طرح سمجھیدہ لمحے میں کہا تو شاگل بے اختیار کر کی سے اچھل کر گھر اہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ نامس۔ کیا تم نشے میں ہو۔" شاگل نے حلق کے بل چینتے ہوئے کہا۔

"نہیں بس۔ میں نشے میں نہیں ہوں۔ البتہ آپ وہ کچھ نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ہمیشہ آپ سے غیر مشروط و فادری کا عہد نبھایا ہے۔ اب بھی میں یہی عہد نبھانے آتا ہوں اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔" سکھد یونے اُسی طرح سمجھیدہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے باکس کو میز پر رکھا اور پھر اس پر لگے ہوئے مختلف بنوں کو دبانا شروع کر دیا۔ باکس میں سے پہلے تو سائیں سائیں کی آواز سنائی دی پھر یک لخت باکس میں سے ایک مردانہ آواز نگلی۔

"میڈم۔ ادھر سے تو کسی کا اوپر تک پہنچانا ممکن ہی ہے۔" بولنے والے کا ہجھ بھاری تھا۔

"اوہ۔ یہ سجاش کی آواز ہے۔" شاگل نے چونکتے ہوئے کہا اور سکھد یونے سر ہلا دیا۔

"یہی ناممکن ہی تو ان لوگوں کے لئے کش رکھتا ہے تم ذرا اپنے آپ کو ان کی جگہ رکھ کر سوچو کر اگر یہی صورت حال ہمارے ساتھ ہوتی تو ہم کیا کرتے۔" باکس میں سے ریکھا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ واقعی میڈم۔ آپ کا خیال بالکل درست ہے لیکن اس طرح تو وہ بڑی آسانی سے مارے جائیں گے۔" سجاش کی آواز سنائی دی۔

"اگر ہم انہیں ماریں گے تو مریں گے اپنے آپ کیے مر جائیں گے۔" ریکھا کی آواز سنائی دی اور ریکھا کی یہ بات سن کر شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب میڈم۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔" سجاش کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"سنو۔ کیا تم سیدھ سروں کے سینند چیف بننا چاہتے ہو۔" ریکھا کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"اب آپ غور سے یہ ساری گفتگو سنتے رہیں۔ آپ کو خود ہی سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔" سکھد یونے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا اور شاگل نے سر ہلا دیا۔ اس کے ہونٹ بچھے ہوئے تھے۔ اور چہرے پر تناول کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ پھر جیسے جیسے سجاش اور ریکھا کی گفتگو آگے بڑھتی رہی۔ شاگل کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑتا گیا۔ اس کی آنکھوں کے شعلے سے نکلنے لگے۔ اس کی مٹھیاں بھیخ گئیں۔ ریکھا اور سجاش کی یہ گفتگو خاصی طویل ثابت ہوئی۔ اس دوران عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی چیک کیا گیا۔ اور عمران کی آواز بھی شاگل نے خود اپنے کانوں سے سنی اور آخر میں ریکھا اور سجاش نے مل کر جو منصوبہ بنزی کی تھی اس کی بھی پوری تفصیل شاگل نے اپنے کانوں سے سن لی۔

"آپ نے دیکھ لیا باس کہ میں نئے میں نہیں ہوں۔ مجھے پہلے ہی یہ اطلاع مل چکی تھی اور اس لئے میں نے وہاں نگران چوکی کے اندر انتہائی طاقتوڑ کٹا فون نصب کر دیا تھا۔ اس طرح یہ مکمل ثبوت سامنے آگیا ہے۔" سکھد یونے باکس کے بیٹھنے آف کرتے ہوئے کہا۔

"میں ریکھا کی ہڈیاں توڑ ڈالوں گا۔ اسے جرات کیسے ہوئی۔ کہ میرے خلاف اس طرح کی سازش کرے۔ یہ باکس مجھے دو میں اسے صدر ملکت کے سامنے خود پیش کروں گا۔" شاگل نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ یہ شیپ چونکہ وائریس ریز کی بنا پر تیار ہوئی ہے۔ اس لئے اس کی عمر صرف دو گھنٹے ہوتی ہے۔ دو گھنٹے بعد یہ خود بخود واش ہو جاتی ہے اور اس سے دوسرا شیپ بھی تیار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ صرف

ایم جسی کی صورت میں استعمال ہوتی ہے۔ اس لئے یہ شیپ آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکے گی۔ البتہ یہ ضرور ہو گیا ہے کہ آپ کو اس سازش کا علم ہو گیا ہے اور بآس یہ بھی بتاؤں کہ مجھے مصدقہ اطلاعات ملی ہیں کہ ریکھا۔ اس کے والد اور وزیر اعظم صاحب تینوں نے مل کر آپ کو سیکرٹ سروس کی سربراہی سے ہٹانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر آپ کوئی جذباتی قدم اٹھائیں گے تو لازماً وزیر اعظم صاحب ریکھا کی پشت پناہی کریں گے۔ اس طرح آپ کی پوزیشن ہی خراب ہو گی ریکھا پر کوئی آنچ نہ آئے گی۔ آپ البتہ اس موقع پر ایسی پلانگ کریں کہ ریکھا منہ دیکھتی رہ جائے۔ اور فتح آپ کے نصیب میں آجائے۔ پھر کوئی مناسب موقع دیکھ کر آپ ریکھا کا کاشٹ آسانی سے نکال سکتے ہیں۔"۔ سکھد یونے بڑے غیر جذباتی لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ کھل کر کہو۔ تم نے آج اس سازش کو بے نقاہ کر کے مجھے ہمیشہ کے لئے جیت لیا ہے۔ میں نے آج تک واقعی تمہاری وہ قدر نہیں کی جو مجھے کرنی چاہیے تھی"۔ شاگل نے سکھد یونے کے کامنے پر پھاتھر کھتے ہوئے بڑے پر خلوص لجھے میں کہا۔

"باس۔ آپ اس سازش کو اس طرح ختم کر سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کو خفیہ طور پر گرفتار کر لیں۔ اور ان کی جگہ اپنے آدمی بھیجنیں۔ اس طرح ریکھا کہ یہ سازش کہ عمران چوکی اور اڑاہ سب کچھ پاکیشائی ایجنسیوں کے حوالے کر دیا جائے سامنے آجائے گی۔ اس گفتگو کے دوران یہ بات سامنے آہی چکی ہے کہ رابو ہی دراصل عمران ہے۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ بھیتی چیف آخری لمحے میں ساری سینگھ ہی بدل دیں۔ ریکھا اور اس کے گروپ کو باہر کی ٹگرائی دے دیں اور خود اُسے کے اندر نگرانی سنچال لیں"۔ سکھد یونے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری پہلی جو یہ زیادہ درست ہے۔ میں اس پورے قبیلے کو ہی گرفتار کر لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے یہ عمران اب رابو کی جگہ کوئی اور میک اپ کر چکا ہو۔ اس طرح یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا"۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے بآس۔ لیکن آپ نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ کاش قبیلہ بہت بڑا ہے۔ اور وہ جگہ جگہ پہاڑیوں میں پھیلا ہوا ہے۔ پورے قبیلے کی گرفتاری اول تو ناممکن ہو گی اور اگر کوشش بھی کی گئی تو اس پورے علاقے میں بہت بڑا بھونچاں آجائے گا۔ اور آپ کو اعلیٰ حکام کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔ اور آپ جانتے ہیں وزیر اعظم صاحب تو پہلے ہی موقع کی انتظار میں بیٹھے ہیں۔ اور اب آپ کی بات سے مجھے بھی یہ خیال آگیا ہے کہ واقعی یہ ضروری تو نہیں کہ عمران ابھی تک رابو کی میک اپ میں ہو۔ اور میری دوسری تجویز بھی اب مجھے خود غلط لگ رہی ہے۔ کیونکہ اس طرح ریکھا اور اس کا گروپ عمران اور اس کے ساتھیوں کو

باہر ہی ختم کر دے گا اور آپ اور ہم اندر بیٹھے مند دیکھتے ہی رہ جائیں گے۔ اس لئے باس میرا خیال ہے ہمیں بہت سوچ سمجھ کر ایسی پلانگ کرنی چاہئے جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ ریکھا آپ کے مقابلے میں انتہائی ناجربہ کار ہے اور یہ لوگ بھی آپ کے ہاتھوں انجام تک پہنچ سکیں۔ میرا خیال ہے اگر اس سلسلے میں آپ جاگکی کو بلا کر اس سے مشورہ لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ جاگکی ویسے تو صرف ٹرانسیمیٹر لائن کا ماہر ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ ایک اچھا سائنسدان بھی ہے۔ اور اس کا ذہن بھی گہرا منصوبہ سوچنے میں بیجدز رخیز ہے۔ یہ پرڈ کٹا فون بھی میں نے اس کی مدد سے ہی نگران چوکی میں لگایا تھا۔ اور ڈکٹا فون بھی اُسی نے سپلائی کیا تھا۔ سکھد یونے کہا۔

"ہونہے۔ واقعی ہمیں اس وقت ایسی پلانگ کی ضرورت ہے کہ جس سے عمران اور اس کے ساتھی

بھی ختم ہو جائیں اور صدر مملکت پر بھی یہ ثابت ہو سکتے کہ ریکھا اور اس کا گروپ سازشی اور غدار ہے۔ ہوں ٹھیک ہے۔ جاؤ اور اس جاگکی کو یہاں لے آؤ۔ میں نے پہلے بھی کہی یہاں کی ذہانت کی تعریف سنی ہے۔" شاگل نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور سکھد یوتیزی سے واپس مڑا اور پردہ ہٹا کر خیمے سے باہر نکل گیا۔

"ہونہے۔ تو ریکھا میری جگہ سیکرٹ سروس کی چیف بنتا چاہتی ہے۔ میں بناتا ہوں اسے

"چیف"۔ شاگل نے انتہائی عصیتے انداز میں پوپراتے ہوئے کہا۔ ساتھ ساتھ وہ خیمے میں ٹہلتا بھی جا رہا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سکھد یو ایک عام سے نوجوان کے ساتھ خیمے میں داخل ہوا۔ یہ نوجوان سیکرٹ سروس میں ٹرانسیمیٹر کٹزوںگ شبیے میں کام کرتا تھا۔ انتہائی خاموش طبع اور ہر وقت سوچتے رہنے والا نوجوان۔ اس کا نام جاگکی تھا۔ شاگل نے آج تک اسے بھی اہمیت ہی نہ دی تھی لیکن کہی بار اسے یہ رپورٹ ضرور ملی تھی کہ جاگکی کا ذہن سائنسی ایجادات اور گہری پلانگ تیار کرنے میں خاصاً رخیز واقع ہوا ہے۔ اور آج جب سکھد یونے اس کی کھل کر تعریف کی تو شاگل نے اسے بلالیا۔ جاگکی نے اندر آتے ہی بڑے ادب سے شاگل کو سلام کیا۔

"تم نے اسے تفصیل تو بتا دی ہو گی کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔" شاگل نے سکھد یو سے مخاطب ہو کر

پوچھا۔

"باس۔ میں نے نہ صرف سب کچھ سن لیا ہے بلکہ اس عمران کی ذہانت کو بھی اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ میرے پاس اس کے کارناموں کی مکمل فائل ہے۔ میری خواہش بچپن سے ہی سیکرٹ سروس کے فیلڈ شبیے میں بطور سیکرٹ ایجنت کام کرنے کی تھی لیکن چانس نہ ملنے کی وجہ سے مجھے مجبوراً ٹینکنیکل لائیں میں آنا پڑا لیکن میرا ذہن کمزور نہیں ہے۔ اس لئے میں ذہنی طور پر سب کچھ سوچتا رہتا ہوں۔ آپ کو اگر نہ راگھے تو میں معافی چاہتا ہوں۔ لیکن یہ بات میں ضرور کہوں گا کہ عمران کی کھوپڑی میں جو ذہن موجود ہے۔ اس کا مقابلہ پورے

کافرستان والے مل کر بھی نہیں کر سکتے۔ جانکی نے کہنا شروع کیا۔

"تو تمہیں یہاں میں نے اس لئے بلا یا ہے کہ تم اب میرے سامنے کھڑے ہو کر دشمن ایجنس کے قصیدے پڑھنا شروع کر دو۔" شاگل نے غصیلے لمحے میں کہا۔

"باس۔ جب تک حقیقت کو خندے دماغ کے ساتھ تسلیم نہ کیا جائے ذہانت کا مقابلہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ مادام ریکھا اپنے طور پر عمران کو پھانسی کے لئے جو منصوبہ بنارہی ہیں۔ یہ سارے منصوبہ اس وقت ریت کی دیوار ثابت ہو گا جب عمران نے اپنی منصوبہ بندی سے کام کو آگے بڑھایا۔ مس ریکھا کو یہ علم ہی نہیں ہے کہ عمران احمدقوں کی طرح سیدھا اس کے منصوبے کے تحت اس کے جال میں آ کر نہیں پہنچے گا۔ وہ لازماً اندر داخل ہونے سے پہلے اس کی باقاعدہ منصوبہ بندی کر لے گا۔ اور آپ دیکھ لیجئے گا۔ آخر کار اس کی منصوبہ بندی کا میاب رہے گی۔ بشرطیکہ اس کے مقابلے میں کوئی صحیح منصوبہ نہ لایا گیا تو۔" جانکی نے جواب دیا۔

"ہونہد۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم بیٹھے منصوبے سوچتے رہ جائیں اور وہ عمران لیبارٹری کو تباہ کر کے واپس پا کیشیا بھی پہنچ جائے۔" شاگل نے اپنی فطرت کے عین مطابق جذباتی لمحے میں کہا۔

"باس۔ اگر ہم نے جذباتی انداز میں سوچا تو لا زماں ایسا ہی ہو گا جیسا ہم چاہتے ہیں گہ اس پار عمران کے مقابلے میں ایسی منصوبہ بندی کی جائے کہ نہ صرف عمران کا منصوبہ فیل ہو جائے بلکہ مس ریکھا بھی منہ دیکھتی رہ جائیں اور پورے کافرستان میں آپ کی ذہانت اور کارکروگی کی واہ واہ ہو جائے۔" سکھد یو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ہوتا چاہئے۔ تھیک ہے اب میں جذباتی انداز میں نہ سوچوں گا۔ واقعی اچھا تھیک ہے۔ بتاؤ کیا پلانگ سوچی ہے تم نے۔" شاگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر وہ کرسی پر نہ صرف بیٹھ گیا بلکہ اس نے سکھد یو اور جانکی دونوں کو بھی کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"باس۔ سکھد یو کی پوری رپورٹ سننے کے بعد میں نے جن پوائنٹس پر غور کیا ہے۔ پہلے میں وہ پوائنٹس بتا دوں۔ تاکہ پھر ان پوائنٹس کو سامنے رکھ کر ہم پلانگ کر سکیں۔ پہلا پوائنٹ تو یہ کہ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے نہ چاہنے کے باوجود یہاں پہنچ چکے ہیں۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ لیبارٹری اس اڈے کے نیچے موجود ہے۔ تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ وہ ہمارے محاصرہ کا مکمل جائزہ لے چکے ہیں اور انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم نے عقبی طرف سے ان کے داخلے کو ناممکن سمجھتے ہوئے اسے خالی چھوڑ دیا ہے۔ چوتھا پوائنٹ یہ ہے کہ وہ یہ بات طے کر چکے ہیں کہ جب تک مگر ان چوکی پر قبضہ نہ کر لیا جائے اس وقت تک اڈے پر قبضہ نہیں ہو سکتا اور جب تک اڈے پر قبضہ نہ کر لیا جائے اس وقت تک لیبارٹری میں داخل نہیں ہوا جا سکتا۔ اور

پانچواں اور آخری پواخت یہ ہے کہ آج رات کو وہ کسی بھی وقت اپنے مشن کی تحریک کے لئے حرکت میں آ جائیں گے۔ جاگنی نے وکیلوں کی طرح باقاعدہ بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر۔۔۔"۔ شاگل نے اس بارقدے اکتا ہے ہوئے لبھ میں کہا۔ وہ دراصل فطری طور پر اس ناچ کی باتیں سوچنے کا عادی نہ تھا۔ صرف ریکھا کی وجہ سے وہ ان باتوں کو سوچنے اور سننے پر مجبور ہوا تھا۔ اس لئے اس کی اکتا ہست بھی فطری تھی۔

"باس۔ یہ بات طے سمجھیں کہ عمران نے جو منصوبہ بندی کرنی ہے۔ اس کے مطابق وہ ہر صورت میں ریکھا اور اس کے گروپ کو ٹکست دے کر لیبارٹری کے اندر پہنچ جائے گا۔ مادام ریکھا لاکھ ذہین کی وہ اس عمران کے ذہانت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور جب تک عمران مادام ریکھا کو ٹکست نہ دے اس وقت تک ریکھانے کبھی اپنے ٹکست تسلیم نہیں کرنی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں ایسا پلاں کرنی چاہئے کہ جب عمران مادام ریکھا کو ٹکست دے کر آگے بڑھے تو اس کی توقع کے خلاف ہم اس کے سامنے اس طرح آ جائیں کہ وہ ہر طرح سے بے بس ہو کر رہ جائے۔ عمران ذہانت کے ساتھ ساتھ سائنسی حربوں سے کام لیتا ہے۔ ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔" جاگنی نے کہا۔

"اوہ۔ میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں کہ ہم لیبارٹری کے اندر اس کا نظردار کریں۔ یہی مطلب ہے تاہم اس کی ایسا نا ممکن ہے۔ کیونکہ اعلیٰ سطح پر یہ بات طے ہو چکی ہے کہ لیبارٹری اب ایک ماہ تک کسی صورت بھی نہ کھلے گی نہ کھولی یا کھلوائی جاسکے گی۔ چاہے کافرستان کا صدر ہی کیوں نہ احکامات دے۔ اس لئے تمہاری تجویز قطعاً فضول اور بے کار ہے۔" شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی۔" جاگنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اور تم کیا کہہ رہے ہوں۔ سنو۔ میرے ساتھ صاف صاف اور کھل کر بات کرو۔ مجھے یہ پہلیاں بخوبی انا ہرگز پسند نہیں ہے اور میرے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ میں بیٹھا متعے حل کرتا ہوں۔" شاگل نے غصیلے لبھ میں کہا۔

"باس۔ لیبارٹری کے اندر ٹرانسپورٹ وغیرہ کی چیزیں میرے نگرانی میں ہوتی ہے۔ آج سے ایک سال قبل میں دو ماہ تک لیبارٹری کے اندر رہا ہوں۔ اس لئے مجھے اس لیبارٹری کے بارے میں ہر طرح کا پوری طرح علم ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ لیبارٹری کو جانے والا سرگ نمار است آگے جا کر ایک کرے میں ختم ہوتا ہے۔ جہاں بظاہر ایک فولادی دروازہ ہے۔ لیکن یہ دروازہ بھی ایک اور محققہ کرے کا ہے اس محققہ کرے سے پھر ایک خفیہ سرگ نہیں ہے جو آگے جا کر ایک اور کرے میں ختم ہوتی ہے وہاں لیبارٹری کا دروازہ ہے۔ اس

دروازے کے ساتھ ایک اور خفیہ دروازہ ہے جو دراصل لیبارٹری میں جاتا ہے۔ جب کہ ظاہری دروازہ لیبارٹری کے ساتھ ایک اور حصے کا ہے جو اس لئے بنایا گیا تھا کہ لیبارٹری میں نصب کی جانے والی تمام مشینزی کو یہاں پہلے فٹ اور ترتیب دیا جاسکے۔ اور اگر ضروری ہو تو اس کی مکمل چینگ بھی کی جاسکے چنانچہ یہ حصہ بھی بالکل لیبارٹری کے انداز میں تیار کیا گیا تھا۔ اس میں چینگ اور مرمت والی مشتری ابھی تک نصب ہے۔ ابھی ان مشینوں کو اکھاڑا نہیں گیا۔ اس کے اندر جانے کے لئے ایک اور بیرونی راستہ بھی ہے۔ جس میں سالم ڈرک مشینزی سمیت اندر چلے جاتے تھے اب یہ راستہ بند ہے اور لیبارٹری کا یہ حصہ بے کار پڑا ہے۔ ہمارے پاس رات تک کافی وقت ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں چیل ہیلی کا پڑ پر دار الحکومت جا کر وہاں سے ضروری

مشینزی اور دوسرے سائنسی حرбے لے آتا ہوں۔ اس کے بعد خفیہ طور پر اس بیرونی راستے سے اس حصے میں داخل ہو کر اس طرح ایڈ جست کر دیں گے وہ حصہ دیکھنے والے کو اصل لیبارٹری دکھائی دے اور وہاں ہمارے آدمی ایک رات کے لئے سائنس دانوں اور ماہرین کے لباس اور میک اپ میں رہیں تو لازماً عمران اور اس کے ساتھی اسے اصل لیبارٹری سمجھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ لیکن جب آخری لمحات میں ان کے سامنے اصلیت ظاہر ہوگی تو پھر انہیں ٹکست تسلیم کرنا ہی پڑے گی۔ اور مادام ریکھا کو وہ پہلے ہی ٹکست دے کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو چکے ہوں گے۔ وہاں ایسے انتظامات بھی کئے جاسکتے ہیں کہ ایک انگلی دبانے سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بیویش یا مفلوج کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح اصل لیبارٹری بھی بیچ جائے گی۔ مادام ریکھا بھی ٹکست کھا جائے گی۔ اور عمران اور اس کے ساتھی بھی آسانی سے گرفتار ہو جائیں گے۔ اور یہ گرفتاری چوکہ باس شاگل کی پلانگ کے نتیجے میں عمل میں آئے گے۔ اس لئے وزیر اعظم صاحب تو ایک طرف پورا کافرستان باس شاگل کے قصیدے پڑھنے پر مجبور ہو جائے گا۔ جانکی نے کہا اور شاگل جو کرسی پر بیٹھا تھا کیک لخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ اوہ۔ تم واقعی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہو۔ تم نے واقعی انہائی لا جواب پلانگ سوچی ہے۔ اوہ۔ ویری گذ۔ اس سے واقعی عمران اور اس سے ساتھی بھی آسانی سے ہمارے ہاتھ لگ جائیں گے اور ریکھا کو بھی میرے مقابلے میں اپنی ٹکست تسلیم کرنی پڑے گی۔ اوہ ویری گذ۔ لیکن یہ سارے انتظامات ایک دن میں کیے ہوں گے۔" شاگل نے انہائی سرت بھرے لبھے میں کہا۔

"یہ کام آپ سکھد یو اور مجھ پر چھوڑ دیں باس۔ ہم مخصوص لوگوں کو ساتھ لے جا کر اس طرح ساری سینگ کر لیں گے کہ کسی کو ذرا برابر بھی شک نہ ہو سکے گا۔ رات کو آ کر سکھد یو آپ کو یہاں سے لئے جائے گا۔ اس کے بعد آپ دیکھیں کہ کس طرح مادام ریکھا اور علی عمران ٹکست کھاتا ہے۔" جانکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری پلانگ کامیاب رہی جانکی تو تمہیں میں سیکرٹ سروس میں باقاعدہ

پلانگ ڈیپارٹمنٹ بنا کر اس کا چیف بنوادوں گا۔ اور تمہارا عہدہ میرے برابر ہو گا۔ اور سکھد یوم تو اپنے آپ کو ابھی سے ڈپٹی چیف آف سیکرٹ سروس سمجھ لو۔" شاگل نے سرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا بے حد شکر یہ بس۔ آپ قطعاً بے فکر ہیں۔ آپ بس دیکھتے رہئے کہ کیا ہوتا ہے"۔ ان دونوں نے مرت بھرے لبجے میں کہا اور پھر تیزی سے مذکور خیمے سے باہر چلے گئے۔

\* \* \* \* \*

اردو لائپری کا پیغام

اردو لائچری اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موثر پہچان اور اردو قارئین کے لئے بہترین اور دلچسپ کتب فراہم کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لے جیئے۔ ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کتاب گھر کو مدد دینے کے لئے آپ۔

۱۔ اردو لائچر یہ پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے سپانسرز کو وزٹ کریں۔ ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔

۲۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھی ناول اکتاب کی کپیوزنگ (ان یچ فائل) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیر کرنے کے لئے اردو لائبریری کو دیجئے۔

کام اپنے دوست احباب تک پہنچائیے۔ <http://www.urdu-library.com>

# اردو لائبریری کا پیغام

کیا آپ چاہتے ہیں کہ اگر ہم کوئی بھی کہانی اردو لائبریری میں شائع کریں اور آپ کو بھی اس کے بارے میں اطلاع کریں؟ اگر ہاں تو اس کے لئے آپ ہمارے ہوم پیج پر جا کر **subscription** میں اپنا email add اور نام کی اندر ادرج کریں۔ اور اپنے ای میل کے **spam filter** میں ہمارا ای میل ایڈرس کا ادرج کرنے کے بھولیے گا۔ ہمارا ای میل ایڈرس ہے **[no-reply@urdu-library.com](mailto:no-reply@urdu-library.com)**۔ شکریہ۔

عمران اور اس کے ساتھی سیاہ لباسوں میں ملبوس پہاڑی چٹانوں کے اندر ریگتے ہوئے آگے بڑھے چاہے تھے۔ ان سب نے اپنی اپنی پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے لادے ہوئے تھے۔

"میں حیران ہوں عمران کہ یہاں شاگل اور اس کا پورا گروپ موجود ہے۔ لیکن کسی نے ذرا سی بھی ہماری چینگ نہیں کی۔" عمران کے ساتھ ساتھ کرالنگ کے انداز میں ریگتی ہوئی جولیا نے حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ اس نے ہمارے لئے کوئی خصوصی جال بچھا رکھا ہوگا۔ جہاں وہ ہم سب کو اکٹھا گھیرنا چاہتا ہوگا۔ ویسے بھی تم پر سے وہ ہرشک ختم کر چکا تھا۔" عمران نے جواب دیا۔ "اوہ ہاں۔ ویسے عمران جس وقت اس نے میرا چہرہ پانی سے دھلوایا تو مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اب ہمیں موت سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ لیکن جب پانی سے دھلنے کے باوجود میرا میک اپ صاف نہ ہو سکا تو یقین جانو مجھے اس قدر حیرت ہوئی کہ جب تک یہاں تم نے اس کی وجہ نہیں بتائی ہمارا ذہن اس معاملے میں چکراتا ہی رہا۔" جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اصل میں شاگل کو علم ہی نہیں کہ حسن کا راز صرف سادہ پانی میں نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ اسے وہ صابن بھی استعمال کرنا چاہئے تھا جو دراصل حسن کا راز ہوتا ہے۔ اور یہ راز موجودہ دنیا کو پہلی بار پتہ چلا ہے۔ یہی وجہ سے کہ پچھلے زمانے میں تو پھر بھی حسن ہوا کرتا تھا۔ اب تو حسن ہی بے چارہ اس صابن کے ذریعے غائب ہو گیا ہے۔" عمران کی زبان پوری رفتار سے چل پڑی۔

"تم پھر بکواس پر اتر آئے۔" جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"چٹان سے اتراء ہوں۔ ویسے اگر تم چٹان کو بکواس کہتی ہو تو اب پھر بکواس پر چڑھ رہا ہوں اور یہاں تو ہر طرف بکواس ہی بکواس پھیلی ہوئی ہے۔" عمران کی زبان بھلا کہاں رکتی تھی۔

"عمران صاحب۔" اچانک صدر کی آوازان کے عقب سے نائی دی۔

"اڑے شیطان آگیا۔ بس شیطان میں بھی بڑی خامی ہے کہ جہاں ذرا جنت پیدا ہونے کا امکان ہو وہاں پہنچ گیا۔ کہ چلو آدمزاد صاحب اپنی دنیا میں جہاں ہر طرف بقول جولیا بکواس ہی بکواس پھیلی ہوئی ہے۔ جی فرمائیے۔ اب کیا حکم ہے۔" عمران نے مڑے بغیر کہا۔

"میرا تو قافیہ شیطان سے نہیں ملتا۔ آپ کا البتہ ملتا ہے۔ عمران اور شیطان۔ ہم قافیہ ہیں۔" صدر نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کبھی ہم قافیہ ہوتے تھے۔ مگر اب تو صف در صف کا فرق ہے۔ عمران اور شیطان میں۔" عمران نے ترکی بہتر کی جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس پار نہ صرف صدر بے اختیار نہیں پڑا۔ بلکہ جولیا بھی عمران کے اس خوب صورت جواب پر نہیں پڑی۔

"آپ جیسی حاضر جوابی میں کہاں سے لاوں عمران صاحب۔" صدر نے ہستے ہوئے کہا۔

"غیر حاضر سوال کے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے۔ بیچارہ غیر حاضر ہونے کی وجہ سے سوال ہی نہیں کر سکتا۔ بس عمران صاحب عمران صاحب ہی رہ جاتا ہے۔" عمران نے حاضر جوابی کے مقابلے میں غیر سوال کی ترکیب گھرتے ہوئے کہا۔ اور صدر ایک بار پھر نہیں پڑا۔

"آپ سوال کرنے بھی تو دیں۔ سوال سے پہلے ہی جواب شروع ہو جاتا ہے۔" صدر عمران کی

بات سمجھتے ہوئے بولا۔

"تمہیں سوال کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ بن مانگے موٹی میں اور ماٹکے ملنے بھیک۔ یقین نہ آئے تو تحریر سے پوچھ لیتا۔ کیوں جولیا۔" عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"تمہاری بکواس ختم ہو گی تو صدر بھی کوئی بات کر لے گا۔ کیا بات ہے صدر تم کیا کہنا چاہتے تھے۔" جولیا نے غصیلے لبجے میں کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ آپ کی یہ پلانگ صرف اڑے تک قبضہ کرنے تک ہی محدود ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے تو انہوں نے مزید انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ اس کے متعلق آپ نے کیا سوچا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ کیا اس لیبارٹری کو تباہ کرنا مقصود ہے یا اس سے وہ فارمولہ اڑانا ہے۔" صدر نے کہا۔

"ہم نے صرف لیبارٹری کے دروازے تک پہنچا ہے اس کے بعد سوال کرنے والوں کو سب کچھ مل جائے گا۔" عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم صاف صاف بات کیوں نہیں کرتے۔ دن کو بھی تم اس طرح گول مول باتیں کر کے ٹالتے رہے ہو۔" جولیا نے بھنائے ہوئے لبجے میں کہا۔

"صاف بات یہ ہے کہ ہم نے فی الحال ہر صورت میں لیبارٹری تک پہنچا ہے۔ وہاں کیا ہوتا ہے یہ وہاں جا کر معلوم ہو گا۔" اس بار عمران نے قدرے سنجیدہ لبجے میں کہا اور صدر اور جولیا دونوں ہی سمجھ گئے کہ فی

الحال عمران کا اپنا ذہن بھی اس بار میں واضح نہیں ہے اور واقعی صورت حال بھی کچھ ایسی ہی تھی کہ انہیں اس لیبارٹری کے بارے میں کسی قسم کا کوئی علم نہ تھا کہ یہ لیبارٹری کس قسم کی ہے۔ اس کے حافظتی انتظامات کس قسم کے ہیں۔ اس کے اندر کون کون موجود ہیں۔ ظاہر ہے جب ان میں سے کسی بات کا بھی عمران کو بھی علم نہ تھا تو وہ کیا واضح جواب دے سکتا تھا۔ چنانچہ صدر اور جولیا نے اس بار کوئی جلت کرنے کے بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک پہاڑی چٹانوں میں گروپوں کی صورت میں رینگنے کے بعد وہ سب زریں پہاڑی کے عقبی حصے میں پہنچ گئے۔ جوزف اور جوانا کو عمران نے سب سے پہلے یہاں بھیجا تھا تاکہ اگر آج رات یہاں کوئی پہرہ وجود ہو۔ تو انہیں بروقت اس کا علم ہو سکے اور پھر اس کا مناسب بندوبست کر کے مشن کو آگے بڑھایا جاسکے۔ لیکن یہاں پہنچنے سے پہلے ہی جوزف اور جوانا نے اس پوری سائیڈ کے خالی ہونے کی اطلاع دے دی۔ چنانچہ اب وہ سب پہاڑی کے عقبی حصے میں چٹانوں کے بیچھے چھپے ہوئے تھے۔ مگر ان چوکی کے اندر اندر ہمرا تھا بستہ دوسری طرف سرچ لائیٹس نیچے اڈے پر مسلسل تیز روشنی پھینک رہی تھیں۔

عمران نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے کی زپ کھولی اور اس میں ایک طاقتور ناٹٹ میلی سکوپ نکال کر اس نے پہنچنے آنکھوں سے لگائی اور پہاڑی کی چوکی پر موجود مگر ان چوکی کا جائزہ لینے میں مصروف ہوا۔ اس پر دو افراد موجود ہیں لیکن ان دونوں کے سروں کی پشت ادھر پر نظر آ رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اڈے والی طرف کی مگر انی کر رہے ہیں۔ ادھر کی طرف سے انہیں پوری تسلی ہے۔ عمران نے دور بین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے مشن شروع کیا جائے۔" ساتھ موجود جولیا نے کہا۔  
 "ہاں۔ پہلے میں اوپر جاؤں گا۔ اس کے بعد میں اوپر سے مکمل سیڑھی چینکوں گا تو باقی ممبر ان اوپر آئیں گے۔ جولیا۔ صدر۔ نائیگر اور جوانا چاروں کپسول را کٹ گئیں لے کر ہر طرف سے ہوشیار رہیں گے۔ سب کے اوپر پہنچنے سے اگر پہلے کوئی آدمی ادھر آ لٹکے۔ تو ان تینوں میں سے جس کی سمت پر وہ آدمی ہو۔ وہ فائز کر کے اس کی کھوپڑی اڑا دے گا۔ سامنے کے رخ صدر اور جولیا ہوں گے۔ دائیں طرف نائیگر اور باکیں طرف جوانا۔" عمران نے باقاعدہ پہ سلازوں کے سے انداز میں ہدایات دیتے ہوئے کہا اور جولیا۔ صدر۔ نائیگر اور جوانا چاروں نے جلدی سے اپنے تھیلوں میں سے کپسول را کٹ گئوں کے پارٹس نکالے اور انہیں انہائی پھرتی سے جوڑنا شروع کر دیا۔ عمران نے اپنے تھیلے میں سے ایک اور قسم کی گن کے پارٹس نکالے اور انہیں جوڑنے میں مصروف ہو گیا۔ اس گن کے دہانے پر سیاہ رنگ کا ایسا سڑنگر موجود تھا۔ جس کا اگلا سر اندر کی طرح دبے ہوئے پیالے کی طرح تھا۔ اس کی یہ خاصیت تھی کہ اگر اسے ٹھوس اور سخت چیز سے قوت سے مکرا رہا۔

جائے تو اندر کی طرف دبے ہوئے پیالے کی وجہ سے ہوا کادباً اندکم رہتا تھا۔ اور کنارے چونکہ اس ٹھوس چیز سے چھٹ جاتے تھے۔ اس طرح بیرونی ہوا اندر نہ جاسکتی تھی اور ہوا کادباً مکمل نہ ہونے کی وجہ سے اس پر بھنا بھی لوڈ ڈال دیا جائے وہ اس ٹھوس چیز سے علیحدہ نہ ہو سکتا تھا۔ جب تک ایک مخصوص انداز میں جھٹکا دینے سے اس کے ایک کنارے کو اس ٹھوس چیز سے الگ نہ کیا جائے اس صورت میں بیرونی ہوا کے اندر داخل ہو جانے کی وجہ سے ہوا کادباً مکمل ہو جاتا تھا۔ اور وہ آسانی سے اس کا ٹھوس چیز سے علیحدہ ہو جاتا تھا۔ ایسے سڑا ٹیگر عام طور پر چھوٹے بچوں کے کھلونے پستولوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ سڑا ٹیگر جور بڑا بنا ہوا تھا۔ کھلونے پستول والے سڑا ٹیگر سے کم از کم دس گنا بڑا تھا۔ عمران نے گن جوڑی۔ اس گن کا وستہ خاصاً بڑا تھا۔ اس کے اندر ایک چرخی لگی ہوئی تھے۔ جس میں ریشم کی باریک ڈوری لپٹی ہوئی تھی۔ جو اس سڑا ٹیگر کے ہٹ ہونے کے بعد اس کے ساتھ ہی جڑی ہوئی آگئے بڑھ جاتی تھی۔ عمران نے گن کو ایڈ جست کرنے کے بعد ہاتھ اٹھایا۔ اور اس ٹریگر دبادیا۔ سٹک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی گن کے دہانے سے سڑا ٹیگر نکل کر اندر ہیرے میں غائب ہو گیا۔ جب کہ ہلکی سی سرسر رکی آواز مسلسل گن سے نکل رہی تھی۔ چند لمحے کے بعد عمران کے ہاتھ کو ہلاکا سا جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی سرسر رکی آواز لکھنی بھی بند ہو گئی اور عمران نے لگٹے میں لگکی ہوئی دو رین ٹھکھوں سے لگائی تاکہ چیک کر سکے کہ سڑا ٹیگر کہاں جا کر چپا ہوا ہے۔ ناٹ ٹیلی سکوپ کی وجہ سے اندر ہیرے کے باوجود نگران چوکی کے اوپر والے حصے میں جہاں انسانی ہاتھ سے سپاٹ دیوار بھائی گئی تھی سڑا ٹیگر چپا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔

"او۔ کے۔ اب میں اوپر جا رہا ہوں۔ تو یہ تم تیار رہنا۔ میں اوپر سے مکین نکل سیڑھی پھینکوں گا۔ تم نے اسے کسی مضبوط چٹان کے ساتھ پوری احتیاط سے فٹکن کر دینا ہے۔" عمران نے تو یہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ "ٹھیک ہے۔ میں فٹک کر دوں گا۔ تم بے فکر رہو۔" تو یہ سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے گن کے اوپر والے حصے پر موجود ایک چھوٹے سے ہٹک کو ایک جھٹکے سے الٹی سمت پھیر دیا۔ اس کے بعد اس نے دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے گن کے دستے کو کپڑا اور ایک انگلی سے اس نے جھٹکا دے کر ٹریگر کو دبادیا۔ دوسرے لمحے اس کے جسم کو زور دار جھٹکا لگا اور اس کا جسم اس قدر تیزی سے اوپر کی طرف اٹھتا گیا جیسے گن میں سے فائر ہونے والی گولی جاتی ہے۔ اب یہ گن الٹا کام کر رہی تھی۔ اب وہ ڈوری انتہائی تیزی سے دستے کے اندر لپٹی جا رہی تھی۔ جب کہ رہڑکا سڑا ٹیگر اسی طرح دیوار کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ اس طرح گن کے ساتھ عمران کا جسم بھی انتہائی تیز رفتاری سے دیوار سے چکپے ہوئے سڑا ٹیگر کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ اگر دستے سے اس کے ہاتھ پھسل گئے یا وہ سڑا ٹیگر دیوار سے علیحدہ ہو گیا تو پھر اسے نیچے گرنے سے

دنیا کی کوئی طاقت نہ روک سکے گی۔ اور ظاہر ہے اس قدر بلندی سے نیچے پہاڑی چٹانوں پر گرنے کے بعد اس کے جسم کے ریزے ریزے ہو جانے ہیں۔ اس لئے یہ انتہائی خطرناک ترین حرثہ تھا۔ لیکن عمران نے چونکہ فیصلہ کر لیا تھا۔ اس لئے اب اسے ان میں سے کسی بات کی بھی پرواہ نہ تھی۔ گن کے دستے میں تو ایسی سینگ شروع سے ہی موجود تھی۔ کہ اس پر جھے ہوئے ہاتھ آسانی سے نہ پھسل سکتے تھے۔ اصل خطرہ اس سڑاگیر کی طرف سے تھا۔ لیکن عمران چونکہ اس کے چپاں ہونے اور عیحدہ ہونے کی تکنیک سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس لئے اس نے اپنے جسم کو ایک مخصوص اینگل میں رکھا ہوا تھا۔ دو منٹ کے اندر عمران کا جسم پہاڑی کے اوپر بنی ہوئی مگر ان چوکی کے پاس پہنچ گیا۔ عمران کے پیروں میں دیز رہ رسول جوتے تھے۔ اس لئے اس کے دونوں پیروں جیسے ہی جا کر چوکی کے نچلے حصے سے نکلائے چوکی کے اندر موجود دونوں سپاہی جود دوسری طرف متوجہ تھے معمولی سی آہٹ بھی محسوس نہ کر سکے۔ ایک لمحے کے لئے عمران کا جسم سینکڑوں فٹ کے بلندی پر ہوا میں لٹکا رہا۔ اور اس کے دونوں پیروں کی نچلی دیوار سے لگے رہے۔ عمران نے دونوں ٹانگیں اوپر کی طرف اٹھائیں اور دوسرے لمحے چوکی کے درمیانی خالی حصے میں داخل ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے گن چھوڑ دی۔ دونوں سپاہی اس بار اپنے بالکل قریب آہٹ سن کر تیزی سے پلٹنے ہی تھے کہ عمران یک لخت بھوکے عقاب کی طرح اچھل کر ان دونوں پر جا گرا۔ اور وہ دونوں چیختنے ہوئے پشت اور پہلو کے بل نیچے فرش پر ایک دھماکے سے گرے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے عمران بھلی کی سی تیزی سے اچھل کر گھٹرا ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی ایک لات نیم دائرے میں گھومی اور ایک آدمی کے حق سے گھٹی گھٹی چیخ لٹکی اور اس کا ترپتا ہوا جسم ایک زور دار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ جب کہ دوسرے کو جھپٹ کر عمران نے دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور بھلی کی سی تیزی سے گھما کر اس نے اُسے ٹرکے بل فرش پر دے مارا۔ کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردان کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ جب کہ پہلا عمران کی لات کنپٹی پر کھا کر بیہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے جھک کر مردہ آدمی کے لباس کی تیزی سے تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن لباس کی تمام جیسیں خالی تھیں۔ عمران نے اُسے دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور اُس کی لاش کو عقبی طرف نیچے اندھیرے میں دھکیل دیا۔ لاش ایک لمحے میں اندھیرے میں غائب ہو گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر اڈے کی طرف نیچے جھاٹکا۔ اڈے میں جگہ جگہ سرچ لائیں فٹ تھیں جس کی وجہ سے پورا اڈہ جگہ رہا تھا۔ اڈے میں اس وقت ایک گن شپ ہیلی کا پڑ موجود تھا۔ ایک طرف ایک لمبی بیک نما عمارت بنی ہوئی تھی۔ جس کے باہر چار مسلح فوجی کھڑے اطمینان سے گپ شپ میں مصروف تھے۔ عمران واپس مڑا اور اس نے اب چوکی کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کی نظریں کونے میں پڑے ہوئے ایک باکس پر پڑیں تو وہ چونکہ کر آگے بڑھا۔ اس نے باکس کو اٹھایا اور پھر بھلی کی سی تیزی سے اس نے باکس کی سائیڈ پر لگی ہوئی دونا بوں

کو مقابل سمتوں میں گھادیا۔ باس جو گرم تھا ان نابوں کے گھوتتے ہی یک لخت سرد ہو گیا۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے باس کو واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا۔

"ہوں تو پوری چوکی ہی اڑا دینے کا انتظام کر رکھا تھا انہوں نے۔" عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ باس کی ساخت کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ واٹر لیس کنٹرول انتہائی طاقتور بم ہے جو اگر واٹر لیس ڈی چار جر کی مدد سے پھاڑ دیا جاتا تو یہ مگر ان چوکی تو ایک طرف آدمی سے زیادہ پھاڑی ریزے ریزے بن کر فضا میں اڑ جاتی۔ عمران کے خیال کے مطابق یہ انتظام شاید اس لئے کیا گیا تھا کہ اگر کسی بھی طرح دشمن اس چوکی پر قابض ہو جائے تو نیچے اڈے اور اس پر موجود گن شپ ہیلی کا پڑوں کو یہاں موجود یو الگ بھاری مشین گنوں سے بچانے کے لئے اس باس کے ذریعے چوکی کو ہی اٹھا دیا جاتا۔ ایک طرف لانگ ریخ ٹرانسیمیٹر بھی موجود تھا۔ اور چوکی کی دائیں طرف دیوار میں لو ہے کا ایک دروازہ تھا۔ جس کے اوپر سرخ رنگ سے لفت کا لفظ لکھا ہوا تھا دروازے کی انتہائی کم چوڑائی کو دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ اس لفت میں ایک وقت میں صرف ایک ہی آدمی نیچے جا اور اوپر آ سکتا ہے۔ ہر طرح کا جائزہ لینے کے بعد عمران فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کی طرف بڑھا۔ اس نے جھک کر اس کا ناک اور منہ دو توں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئے گئی تو عمران سیدھا کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ایک پیر مخصوص انداز میں اس کی گردن پر رکھ کر اسے ذرا سا موڑ دیا۔ اس آدمی کے آنکھیں ایک جھماٹے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے خراہٹ نما ہلکی سی چیز نکلی۔ اس کا جسم جھکلے کھانے لگا۔

"اگر تم نے میرے سوالوں کا صحیح جواب نہ دیئے تو ایک لمحے میں گردن کی ہڈی توڑ دوں گا۔ بولو۔ اڈے میں اس وقت لئے مسلح افراد ہیں۔" عمران نے نانگ کو ذرا سا اور موڑتے ہوئے کہا۔ اور اس آدمی کا جھکلے کھاتا ہوا جسم یک لخت ساکت ہو گیا اور اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا گیا۔ آنکھیں اوپر کو چڑھنے لگیں۔

"بب۔ بب۔ بتاتا۔ بب۔ بب۔" اس آدمی کے حلق سے خراہٹ نما آواز نکلی تو عمران نے نانگ کو واپس اپنی طرف موڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرہ بحال ہونے لگا۔ اور بند ہوتا ہوا سانس بھی تیزی سے بحال ہونے لگ گیا۔

"بولو۔ ورنہ اس بار۔۔۔۔۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"چی۔ چی۔ چار آدمی ہیں۔" اس آدمی نے اٹکتے اٹکتے ہوئے جواب دیا۔

"لیبارٹری کا راستہ کس طرف ہے اور کیسے کھلتا ہے۔" عمران نے اسی طرح سرد لبھے میں کہا۔

"بیرک کے تیرے کمرے سے راستہ جاتا ہے۔" فوجی نے جواب دیا۔

"راستہ کیسے کھلتا ہے" - عمران نے پوچھا۔

"دائیں طرف دیوار کی جڑ میں ایک پتھرا بھرا ہوا ہے۔ اس پتھر مارنے سے دیوار کھل جاتی ہے اور سرگ اندر لیبارٹی میں جاتی ہے۔ لیبارٹی کا اصل دروازہ اس سرگ کے اختتام پر ہے۔ جو اندر سے کھلتا ہے باہر سے نہیں کھل سکتا۔" اس فوجی نے از خود ہی ساری تفصیل بتانی شروع کر دی تھی۔ اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے پتھر کو ایک جھٹکے سے دوسرے طرف موڑ دیا۔ اس آدمی کا جسم ایک لمبے کے لئے جھٹکے سے ہوا میں اوپر کو اٹھا اور پھر دھم سے واپس گر کر ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو گئی تھیں۔ اور منہ اور ناک سے خون کی دھاریں بہہ نکلی تھیں وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ عمران نے جھک کر اسے اٹھایا اور دوسرے لمبے اسے بھی عقبی طرف نیچے اچھال دیا۔ اب اس نگران چوکی پر وہ اکیلا موجود تھا۔ ایک بار پھر وہ آگے بڑھا۔ اور نیچے اڈے کی طرف جھاٹک کر صورت حال کو غور سے دیکھنے لگا۔ واقعی وہاں وہی چار افراد کھڑے تھے۔ اب غور سے دیکھنے پر اس نے چیک کیا کہ ان میں سے تمن کے کاندھوں سے مشین گنیں نکلی ہوئی تھیں۔ جب کہ چوتھا خالی ہاتھ تھا۔ البتہ اس کے سر پر فوجی پانکھوں والا مخصوص کنٹوپ موجود تھا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ یقیناً اس گن شپ ہیلی کا پتھر کا پانکٹ ہے۔ اڈے کی اندر والی حفاظت کے لئے صرف تین مسلح افراد اور اپنگران چوکی پر صرف دو افراد کی موجودگی اسے کھلک رہی تھی۔ کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے یہ تعداد بے حد کم تھی۔ لیکن پھر اسے خیال آیا کہ اس نگران چوکی تک پہنچنا اور اس نگران چوکی کی موجودگی میں اڈے کے اندر داخل ہونے کے امکانات چونکہ تقریباً نہ ہونے کے برابر تھے۔ اس لئے سیکرٹ سروس فی سارا ذور باہر کے ناگہ بندی پر ہی لگا رکھا ہو گا۔ اور یہ خیال آتے ہی عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر شاگل کو اس لمبے معلوم ہو جائے کہ عمران اس کے اس زبردست حفاظتی محاصرے کے باوجود نگران چوکی پر پہنچ چکا ہے تو اس کا کیا حشر ہو گا۔ لیکن اس کے خیال کے مطابق شاگل کو تو ابھی تک اس بات کا بھی علم نہ ہو سکا ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھی اتر کا شپنچ بھی چکے ہیں یا نہیں۔ یقیناً مادام ریکھا ابھی تک ان پہاڑیوں کی نگرانی میں مصروف ہو گی۔ جب کہ شاگل یہاں خیے لگائے اس کی گرفتاری کے انتظار میں بیٹھا ہو گا۔ عمران نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس کا ہاتھ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک مخصوص ریز گن موجود تھی۔ یہ سارا سامان اس نے آج ہی ناٹران اور قیصل جان کے ذریعے دار الحکومت سے ملکوایا تھا۔ اور سامان پہنچانے کے بعد اس نے ان دونوں کو واپس دار الحکومت پہنچوادیا تھا۔ عمران نے ریز گن کا رخ نیچے کھڑے ان چاروں افراد کی طرف کیا اور پھر ٹریگرڈ بادیا۔ گن میں سے ہلکی سی کھلک کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی چاروں افراد یک لخت ٹیڑھے میڑھے ہو کر نیچے گر گئے۔ ان کے جسم چند لمحوں کے لئے تڑپے اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ساکت ہو گئے۔ عمران گن کو ہاتھ میں

کپڑے تیزی سے لفت والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اُسے احساس تھا کہ اس کے ساتھی اس کی طرف اتنی دیرینک کوئی اقدام نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہوں گے۔ لیکن وہ سارے ساتھیوں کو اوپر لے آنے سے پہلے اڈے کی طرف پوری طرح مطمئن ہو جانا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ پہلے نیچے جا کر وہ اچھی طرح اطمینان کر لے۔ اس کے بعد ساتھیوں کو اوپر لے آئے گا لفت کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا لفت واقعی صرف ایک آدمی کے لئے ہی بنائی گئی تھی۔ عمران نے دروازہ بند کر کیا اندر موجود بہن دپایا تو لفت تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب لفت ساکت ہوئی تو عمران نے دروازہ کھولا اور پھر باہر آگیا۔ اب وہ گن شپ اڈے میں موجود تھا۔ وہ بڑی احتیاط سے چلتا ہوا آگے بڑھا۔ لیکن اڈہ واقعی سائیں سائیں کر رہا تھا۔ وہ چاروں افراد اسی طرح ٹیز ہے میز ہے انداز میں ساکت پڑے ہوئے تھے۔ گن سے نکلنے والی ریز نے انہیں فوری طور پر ختم کر دیا تھا۔ محتاط انداز میں چلتے ہوئے وہ سریگ کے اندر داخل ہوا۔ سریگ میں چھکرے تھے۔ جن میں ایک کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ جب کہ باقی دو کمروں میں صرف کریساں میزیں تھیں اور تین کمروں کو عام سی خواب گاہ کے انداز میں سجا یا گیا تھا۔ تیرے کمرے میں ایک میز اور دو کریساں رکھی ہوئی تھیں۔ عمران نے آگے بڑھ کر دیکھا تو واقعی اس کمرے کی دائیں دیوار کی جزوں میں ایک پھرا بھرا ہوا تھا۔ عمران بے اختیار مسکرا کر واپس پلٹ پڑا۔ واقعی یہ مشن اس قدر آسان ثابت ہو رہا تھا کہ عمران کو بار بار حیرت ہی ہو رہی تھی۔ لیکن اس کے ذہن میں کوئی خلش اس لئے پیدا نہ ہوئی تھی کہ اُسے یقین تھا کہ سکرٹ شرودن کو ابھی اس بات کا بھی علم نہیں ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچ بھی چکے ہیں یا نہیں۔

اڈے کی طرف سے اطمینان کر لینے کے بعد عمران لفت کے فریبے واپس اوپر گران چوکی پر پہنچا اور عقبی طرف جا کر اس نے ایک ہاتھ اٹھا کر ہوا میں مخصوص انداز میں لہرا دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ جو لیانا نہیں تھیں سکوپ سے اُسے دیکھ رہی ہو گی اور اس نے مخصوص اشارے کا مطلب انہیں اس بات کی تسلی دینی تھی کہ صورتحال ہر طرح سے ان کے حق میں ہے۔ پھر اس نے پشت سے ناکلون کی بنی ہوئی ایک قدرے موٹی لیکن بھی ہوئی رسی کا بڑا سا گچھا نکال کر فرش پر رکھا اور آگے بڑھ کر اس نے بیرونی دیوار کے ساتھ لٹکی ہوئی اس پہلی گن جو جس کے ذریبے وہ اوپر پہنچا تھا کپڑا اور اُسے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر جب اس نے کھنچا تو دیوار سے چپکا ہوا بڑا سرٹائیگر بھی دیوار سے علیحدہ ہو کر گن کے ساتھ ہی آگیا۔ عمران نے اس سرٹائیگر کو کھینچ کر نال سے پوری طرح علیحدہ کیا اور پھر اس کے اخري حصے میں بندھی ہوئی رسی کی انتہائی مضبوط اور سیاہ رنگ کی ڈوری کو علیحدہ کرنا شروع کر دیا۔ یہ ڈوری سرٹائیگر کے اندر بننے ہوئے ایک سوراخ میں سے گزار کر ایک مخصوص انداز کی گاٹھکی مدد سے نسلک تھی۔ عمران نے چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ گاٹھکی کھول کر اس رسی کو علیحدہ کر دیا اور اس ناکلون

والی موٹی ری کے ایک سرے کو جو آخر میں جا کر خاصا باریک ہو گیا تھا۔ سڑائیگر کے سوراخ میں سے گزار کر اسی طرح کی گاتھ دوبارہ باندھ دی۔ پھر اس نے زور لگا کر گاتھ کی مضبوطی کا اندازہ کیا۔ اس کے بعد اس نے سڑائیگر کے نچلے حصے کو گن کی نال میں ڈال کر پوری قوت سے اندر دبادیا۔ لٹک کی آواز کے ساتھ ہی سڑائیگر نال کے اندر اس طرح فٹ ہو گیا کہ ناکلون کی رسی کا باریک دھاگہ نال کی سائید سے باہر لکلا ہوا تھا۔ عمران نے گن کے اوپر لگئے ہوئے کپ کو گھما کر اٹھی سمت میں فکس کیا پھر گن کو نیچے رکھ کر وہ ناکلون کی اس بٹی ہوئی رسی کے گولے کو کھولنے شروع کر دیا۔ جب سارا گولہ کھل گیا تو اس نے اُس کے آخری سرے کو ستون کے گرد گھما کر ایک بار پھر مخصوص انداز کی گاتھ لگا کہ باندھ دیا۔ رسی کی مضبوطی کا اچھی طرح اندازہ کر لینے کے بعد اس نے فرش پر پھیلی ہوئی ناکلون کی رسی کو اٹھا کر باہر کی طرف پہنک دیا وہ اسے اس طرح باہر پھینک رہا تھا کہ رسی آپس میں الجھنہ سکے۔ جب ساری رسی باہر اندھیرے میں غائب ہو گئی تو عمران نے گن اٹھائی اور درمیانی خالی حصے میں کھڑے ہو کر اس نے گن کو ایک مخصوص انداز میں ایڈ جست کیا اور پھر ٹریگرڈ بادیا۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سڑائیگر گن سے نکل کر اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ اور خالی گن عمران کے ہاتھ میں رہ گئی۔ چند لمحوں بعد ستون کے ساتھ بندھی ہوئی رسی کو جھکتا لگا۔ اور عمران نے گن ایک طرف رکھ دی اور اس کے بعد اس نے رسی کو ایک ہاتھ سے پکڑ لیا۔ رسی اندھیرے میں ایک فٹ کے بعد نظر ہی نہ آ رہی تھی۔ لیکن چند لمحوں بعد عمران کے ہاتھ کو ہلکے ہلکے جھکتے لگنے لگے تو سمجھ گیا کہ بٹی ہوئی رسی کو دوسری طرف سے کھولا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ رسی کا دوسرا اس کے ساتھیوں تک پہنچ گیا۔ اسے معلوم تھی کہ بٹی ہوئی رسی کھلنے کے بعد باقاعدہ سیر ہی کی شکل میں بن جائے گی۔ اور اس سیر ہی کی مدد سے لٹک کر آدمی آسانی سے نیچے سے اوپر پہنچ جائے گا۔ چنانچہ عمران رسی کو چھوڑ کر ایک سائید پر کھڑا ہو گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ کے بعد اس نے اندھیرے میں سے انسانی ہیولہ ابھرتے دیکھا جو رسی کی سیر ہی سے لٹکا ہوا تیزی سے اوپر چڑھا آ رہا تھا۔ چند لمحوں کے بعد ہیولہ چوکی کے اندر پہنچ گیا یہ چوہاں تھا۔

"عمران صاحب۔ ہم تو گبرا گئے تھے کہ آپ کے ساتھ نجانے یہاں کیا واقعہ پیش آیا کہ آپ نے طے شدہ انداز میں سیر ہی نہ پھینکی تھی"۔ چوہاں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سب سے زیادہ گبرا ہٹ تو جولیا کو ہوئی ہو گی۔ کیونکہ یہاں مادام ریکھا بھی موجود ہو سکتی تھی۔ دیسے تیر کو خوشی ہوئی ہو گی۔ لیکن یہاں سوائے دو گواہوں کے اور کچھ بھی نہ تھا۔ اور دہن کے بغیر اسکے گواہ کس کام کے۔ چنانچہ میں نے انہیں نیچے اچھا دیا۔ اس کے بعد میں دہن کی جلاش میں نیچے گیا۔ وہاں بھی چار گواہ ہی موجود تھے۔ وہاں دہن نہ ملی تو میں نے سوچا چل کر اندھیرے کی دیوی کو ہی سلام کیا جائے"۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور چوہاں نہس پڑا۔ چند لمحوں کے بعد کیپن فکیل بھی پہنچ گیا اور پھر تو جیسے آنے والوں کا تانتا سا بندھ گیا۔ سب سے آخر میں تنویر پہنچا۔ اب پوری سیکرٹ سروں مگر ان چوکی میں پہنچ پھلی تھی۔

"گذ۔ اسے کہتے ہیں بارات مع دہن کے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس بند کرو۔ تم نے یہی چینکنے میں دیر کیوں کی تھی۔ کیا کرتے رہے اتنی دیر"۔ جولیا نے

غصیلے لبجے میں کہا۔

"چوہاں یار۔ مجھے تو بار بار بتاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اس لئے اب تم بطور شہ بالا خود ہی سنجا لو"۔ عمران نے کہا تو چوہاں بے اختیار نہس پڑا۔ اور پھر اس نے مختصر لفظوں میں بتا دیا کہ عمران نیچے اڈے میں جا کر وہاں موجود چار افراد کا خاتمه کر کے واپس آیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ اتنے بڑے اڈے میں صرف چار محافظ ہوں"۔ صدر نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کافرستانی خاندانی منصوبہ بندی کے زیادہ قائل رہے ہوں"۔ عمران نے کہا۔ اور سب بے اختیار نہس پڑے۔

<http://www.urdu-library.com>  
"بس یہی بکواس کرنی آتی ہے تمہیں۔ اب یہیں کھڑے رہنا ہے یا"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"رزو افسانے، کہانیاں، ناول، شعر، شاعر، مختصر، خواہیں  
اچھا۔ بارات کی روائی کا وقت ہو گیا ہے۔ اوہ چلو پھر۔ مگر وہ بینڈ باجہ۔ یار تنویر۔ تم ہی یہ کام کر ڈالو۔ آخر تمہیں تو سب سے زیادہ خوش ہونا چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور لفت کی طرف بڑھ گیا۔

"میرے لئے تو خوشی کا دن وہ ہو گا جب تمہاری قل خوانی ہو رہی ہو گی"۔ تنویر نے بھنانے ہوئے لبجے میں کہا تو سب ایک بار پھر نہس پڑے۔

"اوہ تو کیا چیف تمہیں تխواہ نہیں دیتا۔ جو بھوک مٹانے کے لئے قل خوانی کے دن گنتے رہتے ہو"۔ عمران نے ترکی بہتر کی جواب دیتے ہوئے کہ۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ لفت میں داخل ہو گیا۔ جولیا لفت میں داخل ہونے کے لئے آگے بڑھنے لگی۔

"سوری۔ کتوارے کے ساتھ تم سستی نہیں ہو سکتیں۔ اسی لئے تو کہتا تھا کہ کچھ کرلو۔ چلو آگے تو اسکے رہنے کا سکوپ بن جائے گا۔۔۔۔۔"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند کر دیا۔

"مس جولیا۔ یہ چھوٹی لفت ہے۔ آپ دروازے کا سائز نہیں دیکھ رہیں۔ اس لئے ایک ایک کو

علیحدہ علیحدہ یئچے جانا ہوگا۔ صدر نے کہا۔ اور جولیا جس کے چہرے پر عمران کی بات سن کر زلزلے کے سے آثار پیدا ہونے لگے تھے نارمل ہو گئی۔ لفت کے اوپر موجود بلب جل اٹھا تھا۔ بلب کارنگ سرخ تھا۔ اس کا مطلب تھا جے لفت حرکت میں ہے۔ تھوڑی دیر بعد بلب کارنگ ایک جھماکے سے بزر ہو گیا۔

"جائیے مس جولیا۔" صدر نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور دروازہ کھول کر لفت میں داخل ہو گئی دروازہ بند کر کے اس نے بُن دبایا تو لفت حرکت میں آگئی۔ چند لمحوں کے بعد لفت کی حرکت رک گئی تو جولیا نے دروازہ کھولا اور باہر آگئی۔

"خوش آمدید مس جولیا نا فخر و اثر۔ بندہ ناجائز آپ کو ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کرے گا۔" دروازے کے ساتھ کھڑے عمران نے سینے پر ہاتھ رکھ کر رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔ اور جولیا کا چہرہ یکخت گنار ہو گیا۔

"کاش تم یہ سب کچھ سمجھیگی سے کہہ رہے ہوئے تو۔۔۔" جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر دروازے کے باہر لگا ہوا بُن دبادیا۔

"سمجھیگی۔ اودہ گر مجھے تو بھی بتایا گیا تھا کہ آپ کا نام جولیا نا فخر و اثر ہے۔ تو کیا سمجھیگی آپ کے تخلص ہے۔ اودہ پھر تو یقیناً خوش رکھنے والی کوشش ناکام ہی رہے گی۔ اب بھلا سمجھیگی کو کیسے خوش رکھا جاسکتا ہے۔" عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"آخر تمہیں کسی کے جذبات سے ہیلنے کا کیا حق ہے۔" جولیا نے انتہائی غصیلے اور بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر چند لمحے پہلے جو شرم کے آثار نمودار ہوئے تھے وہ یک لخت غصے میں تبدیل ہونے لگ گئے۔

"حق ہ تو حاصل نہیں ہو رہا۔ چلو تم حق دے دو۔ یقین کرو مجھے سے زیادہ ماہر کھلاڑی اور تمہیں نہ ملے گا۔ ایسی کچھ لگاؤں گا جذبات کو کہ تو یہ جیسا گول کیپر بھی اسے روک نہ سکے گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔

اسی لمحے لفت دوبارہ واپس آئی اس کا دروازہ کھلا اور صدر باہر آگیا اور پھر ان دونوں کا انداز دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"صدر۔ کیا ہم وقت ضائع نہیں کر رہے۔" جولیا نے صدر کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات دیکھتے ہی بو کھلا کر کہا۔

"بالکل بالکل۔ کھلیل شروع ہو جاتا چاہئے۔ وقت بالکل ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ کیوں

صفر"۔ عمران نے کہا۔

"یو شٹ اپ۔ ناٹس۔ تم سے کس نے کہا کہ ہماری بات میں مداخلت کرو۔ میں سیکرٹ سروس کی سینڈ چیف ہوں اور اس حیثیت سے سیکرٹ سروس کے ممبر سے بات کر رہی ہوں سمجھے"۔ جولیا نے بڑی طرح پھرے ہوئے لجھے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ہو گیا مس جولیا۔ آپ تو شدید ناراض معلوم ہو رہی ہیں۔ میں نے کتنی بار آپ کو سمجھایا ہے کہ"۔ صدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہنا شروع کیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے پھر کوئی جذباتی بات کر دی ہو گی۔

"کیس کا آغاز کر رہی دیا جائے۔ بس سیٹی بجانے کی ہی تو دیر ہے۔ اور اب تو ویسے ریفری بھی آگیا ہے"۔ عمران نے صدر کی بات اچھتے ہوئے کہا۔ تو جولیا نے اس بڑی طرح ہونٹ کاٹے کہ اس کے سرخ رنگ کے ہونٹ اور زیادہ سرخ پڑ گئے۔ وہ تیزی سے مڑ کر بیرک کی طرف چلنے لگی۔

"عمران صاحب پلیز"۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران تو پلیز ہی ہے۔ تم سیٹی تو بجاو۔ پھر جذبات کا گھیل سکے ہوتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صدر بے اختیار نہیں پڑا۔

"یہی تو رونا ہے عمران صاحب کہ جذبات کھیلنے کے لئے نہیں ہوتے احساس کرنے کے لئے ہوتے ہیں"۔ صدر نے ہنسنے ہوئے کہا۔ اسی لمحے لفٹ سے نائیگر باہر آیا۔ اور عمران نے شاید منہ گھوالا ہی تھا کہ بغیر کچھ کہے مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ کیونکہ نائیگر کے سامنے وہ حتی الامکان لئے دیئے رہتا تھا۔

"تحوڑی اور بعد سارے افراد ایک ایک کر کے فگران چوکی سے نیچے اڑے میں پہنچ گئے۔

"وہ لیبارٹری کا راستہ کدھر ہے۔ یہ تو بس عام سا اڑہ ہے"۔ جولیا نے واپس آ کر عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ وہ اب مکمل طور پر نارمل ہو چکی تھی۔

"راستہ ڈھونڈھنا پڑتا ہے مس جولیا نافڑواڑ سینڈ چیف آف سیکرٹ سروس۔ اور ڈھونڈھنے کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ صرف ممبروں سے باتیں کرنے سے راستے نہیں مل جایا کرتے"۔ عمران نے چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے جب کہ صدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ہم ڈھونڈھ لیں گے۔ آؤ صدر۔ اس نے بھانے اپنے آپ کو کیا سمجھ لیا ہے"۔ جولیا نے بھانے ہوئے لجھے میں کہا۔

"عمران صاحب پلیز۔ یہ وقت نوک جھونک کا نہیں ہے۔ ہم دشمنوں کے اڑے میں کھڑے

"ہیں۔" صدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو پھر سیئی بجاو۔ میں گک لگا کر کھیل شروع کرتا ہوں۔ پھر دیکھنا کیسے گول نہیں ہوتا۔" عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر بجاوں سیئی۔" صدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور اپنے ہونٹ سیئی بجانے کے انداز میں گول کرنے۔ اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یار رہنے دو۔ اب یہاں کہاں وہ دماغی شفا خانہ ڈھونڈھتے پھریں گے۔ آؤ میرے ساتھ۔" عمران نے ہستے ہوئے کہا۔ اور بیرک کی طرف چل پڑا۔

"یہ دماغی شفا خانہ کہاں سے درمیان میں پک پڑا۔" صدر نے ہستے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے جب اچھا خاص سنجیدہ آدمی اچانک سیئی بجانا شروع کر دے تو شفا خانہ تلاش کرنا ہی پڑتا ہے۔" عمران نے کہا۔ اور صدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یہ تم دونوں نے کیا کوڈورڈ زمین باقی شروع کر دی ہیں۔" تنویر نے جواب تک خاموش کھڑا

<http://www.urdu-library.com>

"اب پلیز تم خاموش رہو تنویر۔ بڑی مشکل سے عمران صاحب کو دوبارہ ہڑتی پر چڑھایا ہے۔" صدر نے مسکرا کر تنویر سے کہا۔ اور تنویر نے بڑا ہستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران تیز تیز قدم اٹھا تا بیرک کے تیرے کرے میں داخل ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر یک لخت بے پناہ سنجیدگی کے آثار ابھر آئے۔

"اب یہاں سے ہمارا اصل مشین شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے سب لوگ پوری طرح چوکنا اور ہوشیار رہیں گے۔" عمران نے مذکر سارے ساتھیوں سے کہا۔ جو اس کے پیچھے اس کرے میں داخل ہو چکے تھے۔ اور عمران کو اس طرح سنجیدہ دیکھ کر سب کے چہروں پر خود بخود سنجیدگی کے آثار نمایاں ہونے لگ گئے انہوں نے اپنے اپنے تھیلوں میں سے ریوالور نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے۔ جب کہ عمران کے ہاتھ میں ابھی تک ریز گن موجود تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر دائیں طرف کی دیوار کی جڑ میں ابھرے ہوئے پھر پر زور سے پیروار اتو سر کی تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے ہٹ کر سائیڈ ووں میں کھک گئی اور اب دوسری طرف دور تک جاتا ہوا ایک سرگ نمار استہ دیوار کے درمیانی غلام سے صاف نظر آ رہا تھا۔

"دیکھا۔ گک مارے بغیر کھیل شروع ہی نہیں ہو سکتا۔" عمران نے مذکر صدر سے کہا۔ اور پھر وہ اس خلا کر پار کر کے اس سرگ نمار استہ میں داخل ہو گیا۔ سرگ خاصی چوڑی تھی۔ اور وہ گہرائی کی طرف جاری

تحمی۔ ویسے سرگنگ یقیناً انسانی ہاتھوں سے بنائی گئی تھی۔ کیونکہ سائیڈوں پر باقاعدہ دیواریں بنی ہوئی تھیں اور چھٹ پر بھی جگہ جگہ بلب لگے ہوئے تھے۔ عمران کے پیچھے باقی ساتھی بھی سرگنگ کے اندر آگئے۔ سرگن آگے جا کر مژگی اور پھر سرگن کے اختتام پر ایک بڑا سا کمرہ نظر آنے لگا جس کا دروازہ نہ تھا صرف خلا ساتھا۔ اس کمرے میں سامنے ایک فولادی دروازہ نظر آ رہا تھا۔ ایسا دروازہ جیسے بیٹھوں کے لاکر روم کا ہوتا ہے۔ اس کے اوپر ایک بلب لگا ہوا تھا جو بجھا ہوا تھا باقی سارا کمرہ سپاٹ تھا۔

"ہونہے۔ تو یہ ہے دروازہ لیپارٹری کا۔ اسے اب بم سے ہی اڑانا پڑے گا۔ یہاں سے آواز اڈے کے باہر موجود مخالفتوں تک نہ پہنچ سکے گی۔ اس لئے انہیں پتہ بھی نہ چل سکے گا"۔ عمران نے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر شاید بم باہر نکالنے ہی لگا تھا کہ یہ لخت کمرے کی چھٹ پر لگا ہوا بلب جھما کے سے جلا اور بجھ گیا۔ لیکن بلب کے جھما کے کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے بھلی کی تیز رفتاری سے سیاہ چادر پھیلا دی ہو۔ بس اس کے ذہن میں آخری احساس اس بلب کے پہلی بار جلنے سے نکلنے والی نیگوں روشنی کا ہی رہ گیا تھا۔ اس کے بعد ذہن پر پھیلنے والی سیاہ چادر نے سب احتمالات کو مکمل طور پر ڈھانپ دیا تھا۔

## اردو لائبریری، کتابخانے، ناول، شعر، مقالے، مختصر، خواہیں

### اردو لائبریری کا پیغام

اردو لائبریری اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موثر پیچان اور اردو قارئین کے لئے بکترین اور دلچسپ کتب فراہم کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لیجئے۔ ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کتاب گھر کو مدد دینے کے لئے آپ صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔

۲۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھی ناول / کتاب کی کمپوزنگ (ان یقیقیات) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیئر کرنے کے لئے اردو لائبریری کو دیجئے۔

۳۔ کتاب کا نام اپنے دوست احباب تک پہنچائیے۔

بڑے ہال نما کرے کے ایک کونے میں شفاف شیشے کا کیبن بنا ہوا تھا۔ جس کے اندر اس وقت شاگل کے ساتھ ساتھ جانکی اور سکھد یو دونوں موجود تھے۔ وہ تینوں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ سامنے میز پر ایک مستطیل سی مشین موجود تھی۔ جس کے درمیان موجود ایک چوڑی سی سکرین پر ان تینوں کی نظریں جو ہوئی تھیں۔ سکرین پر گن شپ ہیلی کا پڑوں کے اڈے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ اور اس منظر میں ایک گن شپ ہیلی کا پڑ دکھائی دے رہا تھا جس کے ساتھ ہی ایک لمبی سی بیرک گے باہر چار افراد کھڑے باتیں کر رہے تھے۔

"مادام ریکھا تو کہیں نظر نہیں آ رہی اور اڈے پر بھی صرف چار آدمی ہیں۔ اور ہیلی کا پڑ بھی صرف ایک ہے۔ حالانکہ یہاں چار ہیلی کا پڑ ہر وقت موجود رہتے ہیں۔" شاگل نے ہونٹ سمجھنے ہوئے کہا۔ وہ ابھی

تحوڑی دیر پہلے سکھد یو کے ساتھ یہاں پہنچا تھا۔ جب کہ جانکی یہاں پہلے سے ہی موجود تھا۔

"باس۔ مادام ریکھا۔ سجاش اور چار مسلح افراد کے ساتھ سرگن کے اندر پہلے کرے کے ساتھ ملحتہ کرے میں موجود ہے۔ شام ہوتے ہی مادام نے اوپر چوکی پر صرف دو افراد کو تعینات کیا اور بیچے اڈے پر بھی صرف یہی چار افراد باقی رکھے جن میں سے ایک پائلٹ اور تین مسلح محافظ ہیں۔ باقی سارے افراد کو اس نے ہیلی کا پڑوں میں بٹھا کر واپس بھجوادیا ہے۔ اور خود وہ سجاش اور دو محافظوں کے ساتھ ملحتہ کرے میں بند ہو گئی ہے۔ اور میں نے چیک کر لیا ہے۔ مادام ریکھا نے اس پہلے کرے میں ایسی ریز فائر کرنے کا بندوبست کیا ہے جس سے کرے میں موجود انسان فوری طور پر بے ہوش ہو سکتے ہیں۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں میں نے اس ساری چیکنگ کا ان سے پہلے بندوبست کر لیا تھا۔" جانکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین پر موجود ایک ناب کو گھما نا شروع کر دیا۔ ناب گھومتے ہی سکرین پر منظر تبدیل ہونے لگ گئے اور پھر ایک منظر ابھرتے ہی جانکی نے ہاتھ روک لیا۔ یہ ایک بڑے سے کرے کا منظر تھا جس میں مادام ریکھا تین افراد کے ساتھ موجود تھی۔

ان میں سے دو مسلح محافظ کھڑے تھے۔ جب کہ مادام ریکھا اور سجاش کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے بھی ایک چھوٹی سی میز پر ایک مشین موجود تھی جس میں چھوٹی سی سکرین موجود تھی۔ لیکن یہ سکرین آف تھی۔

"ہونہہ۔ تو یہ سجاش اب ریکھا کے ساتھ مل گیا ہے۔ نانس میں اسے اس کا مزہ چکھاؤں گا۔" شاگل نے انتہائی غصیلے لمحے میں بڑھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جانکی۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مادام ریکھا نے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو

گھیرنے کی باقاعدہ پلانگ کر رکھی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہاں ہی بیٹھے رہیں اور مادام ریکھا ان کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہو جائے۔ سکھد یونے کہا۔ تو شاگل بھی بڑی طرح چوک پڑا۔

"اے ہاں۔ واقعی کہیں ہم دیکھتے ہی رہ جائیں اور وہ ریکھا میدان مار جائے۔" شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس آپ بالکل بے فکر ہیں۔ آپ نے جانکی پر اعتماد کیا ہے۔ تو جانکی آپ کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ میں صرف ٹرانسیور لائن میں مہارت نہیں رکھتا۔ دوسرے فلیڈز میں بھی مہارت رکھتا ہوں۔ یہ سب کچھ جو آپ سکریں پر دیکھ رہے ہیں یہ میرے ذاتی تجربات کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم یہاں بیٹھ کر مادام ریکھا کی ساری کارکردگی اس طرح چیک کر سکتے ہیں کہ انہیں معلوم ہی نہ ہو گے۔ تو میں نے ایسا انتظام بھی کر دیا ہے کہ ایک بُٹن دبانے سے مادام ریکھا اپنے ساتھیوں سمیت بھی بے بس ہو سکتی ہے۔ اس طرح ہمیں جس لمحے بھی یہ خطرہ محسوس ہوا کہ مادام ریکھا کامیاب ہو جائے گی۔ ہم اُسے بے بس کر دیں گے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ مادام ریکھا عمران کے مقابلے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ چاہے وہ انہیں بے ہوش کر کے گرفتار ہی کیوں نہ کر لے۔" جانکی نے بڑے باعتماد لمحے میں کہا تو شاگل نے ہونٹ لختی لئے۔ ویسے وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ اگر مادام ریکھا نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر قابو پالیا تو پھر وہ مادام ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو خود گولی مار دے گا۔ اس طرح وہ آسانی سے کہہ سکتا ہے کہ وہ عمران کے ہاتھوں مرے ہیں۔ اور اگر وہ عین موقع پر نہ پہنچ جاتا تو عمران لیبارٹری تباہ کر چکا ہوتا۔ جب کہ جانکی نے اس دوران نا ب گھما کر دوبارہ اڈے والا منتظر فکس کر دیا تھا۔ اور اڈے کا مظہر فکس ہوتے ہی وہ سب بے اختیار چوک پڑے کیونکہ ہمیں کا پڑ کے ساتھ موجود چاروں افراد نیڑھے میڑھے ہو کر زمین پر ساکت پڑے ہوئے تھے۔ لیکن اڈہ خالی تھا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کھیل شروع ہو چکا ہے۔" شاگل نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا اور جانکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لیکن اڈہ ویسے ہی خالی پڑا ہوا تھا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد انہوں نے لفت کا دروازہ کھلنے اور ایک مقامی نوجوان کو لفت سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ اس مقامی نوجوان نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کی پشت پر سیاہ رنگ کا ایک تھیلا لدا ہوا تھا۔ اور ہاتھوں میں ایک عجیب ساخت کی گن تھی۔ وہ بڑے محتاط انداز میں بیرک کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"اوہ۔ یہ یقیناً عمران ہے۔ میں اس کا انداز پہچانتا ہوں۔" شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو یہ عمران ہے۔ میں نے آج تک اس کا صرف نام ہی سنا ہوا ہے۔ دیکھا بھی

"نہیں"۔ جانکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو اکیلا ہے۔ تو کیا یہ اکیلا ہی لیبارٹری تباہ کرنے آیا ہے"۔ شاگل نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔ جانکی نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ ظاہر ہے وہ جواب ہی کیا دے سکتا تھا۔

عمران پیرک کے ہر کمرے میں جھانکتا ہوا کمرہ نمبر تین میں گیا اور غور سے دائیں طرف کی دیوار کو دیکھنے لگا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے اس کو راستے کا علم ہے۔ شاید اوپر نگران چوکی میں سپاہیوں سے اس نے پوچھ لیا ہوگا"۔ جانکی نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور شاگل نے سر ہلا دیا۔ عمران بغیر کوئی کارروائی کے تیزی سے واپس پلٹا اور پھر دوبارہ لفت میں داخل ہو کر ان کی نظر وہ اوجھل ہو گیا۔

"یہ یقیناً اپنے ساتھیوں کو لینے گیا ہوگا۔ تم نے اس نگران چوکی کی چینگ کے لئے کچھ نہیں کیا"۔ شاگل نے کہا۔

"وہاں سینگ کیسے ہو سکتی تھی یا اس طرح تو ہم مادام ریکھا اور اس کے گروپ کی نظر وہ میں آ جاتے۔ شارٹن ولیور یز مشین کی ریڈی اتنی نہیں کہ وہ یہاں سے بغیر کسی لیڈ جسمٹ کے نگران چوکی تک خود بخوبی پہنچ سکیں۔ یہ ریزاڑے اور سرگھوں اور کروں تک ہی محدود ہیں"۔ جانکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور شاگل نے سر ہلا دیا۔ اردو افسانے، کہانیاں، ناول، شعر و شاعری، سخن، خواہیں

"تم نے خواہ بخواہ مجھے اکٹھے چکر میں پھسادیا ہے۔ یہ عمران اکیلا یہاں آسانی سے قابو آ سکتا تھا"۔ شاگل نے غصیلے لمحے میں بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کے ہونٹ اس طرح بخچے ہوئے تھے جیسے وہ بے بی اور اکتا ہبھت محض کر رہا ہو۔

"قابو آ جائے گا۔ آپ بے فکر ہیں سر"۔ جانکی نے جلدی سے کہا اور شاگل کے ہونٹ اور زیادہ بخچنے لگے۔

کافی دیر انتظار کے بعد ایک بار پھر لفت کا دروازہ کھلا اور عمران باہر آ گیا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ایک غیر ملکی عورت باہر آئی اور عمران اور وہ غیر ملکی عورت آپس میں باتیں کرنے لگے۔

"اوہ اوہ۔ یہ وہی عورت ہے۔ اس سیاح گروپ کی لیڈ راہہ تو یہ واقعی عمران کے ساتھیں تھے۔ مگر ان کا میک اپ کیوں نہیں صاف ہوئے"۔ شاگل نے رُبی طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد۔۔۔ ایک ایک کر کے بہت سے مرد بھی لفت کے ذریعے اڑے میں پہنچ گئے۔ ان کی تعداد دس تھی۔

"اوہ۔ یہ تو پورا گینگ ہے"۔ شاگل نے کہا۔

"اچھا ہے باس۔ میرے خیال میں اس بار پاکیشیائی پوری سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہمارے ہاتھوں ہو جائے گا۔" جانکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور شاگل کا چہرہ جانکی کی بات سن کر گلنار ہو گیا۔

"ہاں ہاں۔ واقعی اگر ایسا ہو گیا جانکی تو بس مزہ آجائے گا۔ مگر یہ عمران ہر بار کوئی نہ کوئی چکر چلا کر نکل جاتا ہے۔" شاگل نے کہا۔

"آپ بے فکر ہیں باس۔ اس باروہ جانکی کے ٹکنے میں آکر کسی طرح بھی نہ نکل سکے گا۔" لیکن آپ کا مقدر بن چکی ہے باس۔" جانکی نے جملے کا آخری حصہ جلدی سے ادا کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جب اس نے اپنی بات کی تھی تو شاگل کا چہرہ اس نے بدلتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ لیکن جملے کا آخری حصہ سن کر شاگل کا بدلتا ہوا چہرہ نہ صرف تیزی سے نارمل ہو گیا بلکہ اس پر فاتحانہ چمک بھی نظر آنے لگی۔

عمران اور اس کے ساتھی پیرک کے کمرہ نمبر تین میں پہنچے اور عمران نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو درمیانی دیوار کھل گئی۔

"باس۔ کھیل شروع ہو گیا ہے۔" جانکی نے پر جوش لجھے میں کہا اور شاگل نے سر ہلا دیا۔ اور اس کے چہرے پر بھی جوش کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ لیکن اس نے جانکی کی بات پر کوئی تبصرہ نہ کیا۔

"اب باس میں مادام ریکھا کو چیک کرتا ہوں۔" جانکی نے کہا اور جلدی سے ناب گھمانی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد جب اسکرین پر اس کرے کا منظر بھرا آیا جس میں مادام ریکھا سجاش اور اس کے دوسرا ساتھی موجود تھے تو اس نے ناب سے ہاتھ ہٹالیا مادام ریکھا اور سجاش دونوں کے چہروں پر اس وقت انتہائی جوش اور ہیجان نظر آرہا تھا وہ آپس میں باٹھن کر رہے تھے۔ اور ان کے سامنے رکھی ہوئی مشین کی سکرین پر سرگ کے اندر چلتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھی بھی شاگل اور اس کے ساتھیوں کو نظر آرہے تھے۔

"آواز۔ آواز کھولو۔ یہ ریکھا اور سجاش کیا باتیں کر رہے ہیں۔" شاگل نے بے چین سے لجھے میں کہا۔

"اوہ باس۔ شارٹن ویور یہ صرف تصور ڈکھا سکتی ہیں آواز ٹرانسمٹ نہیں کر سکتیں۔" جانکی نے کہا اور شاگل نے ایک بار پھر سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

اب عمران اور اس کے ساتھی سرگ کے اختتام پر موجود اس کرے میں داخل ہو رہے تھے جس میں فولادی دروازہ موجود تھا۔ مادام ریکھا کا ہاتھ تیزی سے مشین کی طرف بڑھا اور پھر اس نے مشین کے کونے پر موجود ایک بٹن دبادیا۔

دوسرے لمحے سکرین پر نیکوں روشنی کا جھماکہ سا ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے

سارے ساتھی اس طرح لڑکھرا کر بیچے گئے کہ جیسے اچانک ان کے جسموں سے روٹیں نکل گئی ہوں اور مادام ریکھا اور سجاش دونوں اچھک کر کھڑے ہو گئے۔

"کیا۔ کیا انہوں نے مارڈا ہے ان کو۔" شاگل نے بے اختیار اچھل کر کری سے انھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"نہیں بآس۔ انہائی زودا شریز ہیں جوانان کو فوری طور پر بے ہوش کر دیتی ہیں مگر بے ہوشی کا یہ وقفہ صرف آدھے گھنٹے تک ہی قائم رہتا ہے۔" جانکی نے کہا۔ اتنی دیر میں سجاش نے جلدی جلدی ہاتھ مار کر اپنے سامنے رکھی ہوئی مشین کے ہٹن آف کئے۔ اور پھر وہ دوڑتا ہوا سامنے موجود فولادی دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے کے اندر کی طرف لوئے کا ایک چکر دروازے کے درمیان نصب تھا۔ جسے سجاش نے گھمانا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ اور وہ تیزی سے اس کمرے میں چلے گئے۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

جانکی نے جلدی سے باب گھمائی تو سکرین پر اس کمرے کا مظہر نظر آنے لگا۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی فرش پر ڈھیر ہوئے پڑے تھے۔ اور مادام ریکھا، سجاش اور دوسرے دو مسلح افراد وہاں موجود تھے۔

"یہ انہیں مارڈا لیں گے کچھ کروان کا۔" شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔ "خواہیں

"باس آپ بے فکر ہیں میں مادام ریکھا کی نفیات جانتا ہوں وہ اب ان سے بات چیت کرے گی خاص طور پر عمران سے۔ نفیاتی طور پر اسے یقین ہو چکا ہے کہ وہ جس وقت چاہے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ اس لئے وہ انہیں فوری طور پر ہلاک نہ کرے گی اور اس کے چکر میں لازماً یہ عمران اور اس کے ساتھی کوئی نہ کوئی حرکت کر کے مادام ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو بے بس کر لیں گے۔ اس طرح مادام ریکھا مکمل طور پر شکست کھا جائے گی۔ اس مشین میں مادام ریکھا کی ساری کارروائی کی فلم بھی تیار ہو رہی ہے۔ اس طرح اسے ہر صورت میں اپنی شکست تسلیم کرنی پڑے گی۔ اگر ہم نے فوری طور پر کوئی اقدام کر دیا تو پھر مادام ریکھا لازماً وزیر اعظم صاحب سے بھی کہے گی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے بس کر چکی تھی۔

لیکن ہم نے جان بوجھ کر اس پر دھاوا بول دیا۔" جانکی نے تیزی سے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور شاگل نے سر ہلا دیا۔ لیکن اس کے چہرے کی لرزش بتا رہی تھی کہ وہ اپنے اضطراب اور بے چینی پر بڑے جرسے کنٹرول کئے ہوئے ہے۔ شاید وزیر اعظم کی وجہ سے وہ اپنے آپ پر کنٹرول کرنے پر مجبور ہو گیا تھا پھر سجاش اور اس کے دو مسلح ساتھیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر سرگنگ کے پیروں دھانے کی طرف تیزی سے

دوڑنا شروع کر دیا۔ جب کہ مادام ریکھا اس غیر ملکی عورت جولیا کو اٹھا کر ان کے چیچے دوڑ رہی تھی۔ جانکی نے ساتھ ساتھ ناب گھمانی شروع کر دی اور پھر سرگ میں سے ہو کر وہ لوگ بیرک والے کمرے میں پہنچے اور وہاں سے نکل کر وہ بیرک کے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں کافی ساری کریاں موجود تھیں۔ انہوں نے کندھوں پر لدھے ہوئے افراد کو ان کریوں پر پھینکا اور پھر مادام ریکھا تو وہیں رک گئی جب کہ سجاش اور اس کے دو ساتھی دوڑتے ہوئے اس کمرے سے باہر نکل گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں واپس آئے تو ان کے کاندھوں پر تین اور افراد لدھے ہوئے تھے۔ انہیں بھی کریوں پر بٹھایا گیا اور ایک بار پھر وہ واپس مڑ گئے۔

"اوہ بآس۔ اس کمرے میں پرڈ کٹا فون موجود ہے۔ یہاں ان کی باتیں سنی جاسکتی ہیں۔" اچانک جانکی نے چوتھتے ہوئے کہا۔ وہ اس دوڑان میں گے مختلف بٹن دبانے میں مصروف تھا اور اس نے یہ بات میں پر موجود ایک چھوٹے سے بلب کو جلتا بھختا دیکھ کر کہی تھی۔

"پرڈ کٹا فون۔ وہ یہاں کیسے پہنچ گیا۔" شاگل نے حیران ہو کر کہا۔

"الماری کے اندر ہو گا۔ میں اس کا کاشن دے رہی ہے۔" جانکی نے کہا۔ اور شاگل نے سر ہلا دیا۔ کمرے کے ایک کونے میں دیوار کے ساتھ ساتھ دو الماریاں موجود تھیں۔ جن کے دروازے بند تھے۔

"لیکن الماری میں بند ہونے کی وجہ سے وہ ہمیں کیا کام دے سکتے ہے اور پھر وہ آن کیسے ہو گا۔" شاگل نے کہا۔

"باس۔ پرڈ کٹا فون کو آن کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف اس کا رسیوگ سیٹ آن کیا جاتا ہے اور الماری کے دونوں پتوں کے درمیان لازماً جھری ہے۔ اس لئے تو میں لے لکھنے والی ریز نے اسے چیک کر لیا ہے۔ اس میں میں اس کا رسیوگ سیٹ موجود ہے۔" جانکی نے کہا اور ایک بار پھر میں پر جھک گیا۔

"اوہ۔ دیری گذ۔ اگر آوازیں بھی ساتھ ہی سنائی دے جائیں تو پھر تو صحیح لطف آئے گا۔" شاگل نے سرت بھرے لمحے میں کہا۔

"اب انہیں باندھ دو سجاش اچھی طرح۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔" اسی لمحے میں سے مادام ریکھا کی آواز سنائی دی اور شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"دیری گذ۔ تم تو واقعی کام کے آدمی ہو۔ تمہارا اندازہ درست ہے۔ مجھے تو معلوم ہی نہ تھا کہ تم جیسا آدمی بھی میرے پاس موجود ہے۔" شاگل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے تھیں آمیز لمحے میں کہا اور جانکی مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد سجاش اور اس کے ساتھیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کریوں سے باندھ

"اب انہیں ہوش میں لے آو۔ اور سنو۔ تم میشین گنیں لے کر پوری طرح تیار رہتا۔ جیسے ہی میں حکم دو تو تم نے ان سب کو گولیوں سے اڑا دینا ہے۔" مادام ریکھانے انتہائی سخت لجھے میں کہا۔

"مادام۔ یہ بھی خود ہوش میں آ جائیں گے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ میری پھر بھی یہی عرض ہے کہ انہیں ہوش میں آنے سے پہلے ہی ہلاک کر دیا جائے۔" اس بار سجاش نے کہا۔ اس کی بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے پہلے بھی مادام ریکھا کو یہی مشورہ دیا تھا۔ لیکن مادام ریکھانے اس کا مشورہ تسلیم نہ کیا تھا۔

"یہ چاہے کتنے ہی خطرناک کیوں نہ ہوں۔ ریکھا کے ہاتھوں کسی صورت بھی فتح کرنیں جاسکتے۔ وہ شاگل ہے جسے یہ لوگ احمق بنانے کا نکل جاتے تھے۔" مادام ریکھانے کہا اور شاگل کا چہرہ ریکھا کا ریمارک سن کر غصے کی شدت سے یک لخت سیاہ پڑ گیا۔ اس کی مخفیاں بھیج گئیں۔

"جائیں۔ اس کتیا کو بھی ساتھ ہی مارڈا لو۔ ابھی اور اسی وقت۔" شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں صرف یہ چیک کرنا چاہتی ہوں کہ کیا واقعی یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی بھی ہیں یا نہیں۔" ایسا نہ ہو کہ ہم خود ہی انہیں عمران اور اس کے ساتھی فرض کر رہے ہوں۔ اور ان کی موت کے بعد مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور اصل عمران اور اس کے ساتھی اپنا مشن مکمل کر کے نکل جائیں۔" اسی لمحے مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ رک جاؤ۔ واقعی ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔" شاگل نے تیز لجھے میں جاگنی کو اپنے پہلے حکم سے روکتے ہوئے کہا اور جانکی لئے سر ہلا کیا۔ شاگل نے ایک بار پھر کوسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی تیز نظریں سکرین پر جویں ہوئی تھیں جہاں مادام ریکھا اور سجاش دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

\*\*\*\*\*

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اسے ہر چیز دھنڈی دھنڈلی سی نظر آئی لیکن پھر شور کے بیدار ہونے کے ساتھ ہی منظر واضح ہوتا گیا۔ اور عمران نے جس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے یہ احساس موجود تھا۔ کہ وہ سر پر ہونے والے جھماکے کے بعد بیہوش ہو گیا تھا۔ ہوش میں آنے کے بعد ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ ہوش میں آتے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اپنے سارے ساتھیوں سمیت اسی بیک کے بڑے

کمرے میں کرسیوں پر بندھا ہوا موجود ہے۔ اور سامنے مس ریکھا تین افراد کے ساتھ کھڑی تھی۔ ان میں سے وہ کے پاس مشین گئیں تھیں۔

"تمہیں ہوش آگیا عمران"۔ ریکھانے مکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہاری موجودگی میں ہوش۔ یہ کیسے ممکن ہے مس ریکھا۔ یقین کرو۔ جب پہلی بار تم مجھ سے ملنے میرے قلیٹ میں آئی تھیں ہوش تو تم اُس وقت ہی ساتھ لے گئی تھیں"۔ عمران نے کن انگھیوں سے سائیڈ پر چار کر سیاں دور بیٹھی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن جولیا تو کیا سارے ہی ساتھیوں کی گرد نہیں ابھی تک ڈھلکی ہوئی تھیں۔ سب سے پہلے ہوش عمران کو ہی آیا تھا۔ شاید اس کی وجہ وہی اس کی مخصوص ذہنی ورزشیں تھیں۔

"ویری گذ۔ تو میرا اندازہ درست نکلا کہ تم ہی عمران ہو سکتے ہو۔ کیونکہ سب سے پہلے تم ہی لفٹ سے نیچے اترے تھے۔ اچھا ہوا تم نے خود تسلیم کر لیا۔ ورنہ تمہیں عمران ثابت کرنے کے لئے مجھے خواہ مخواہ وقت ضائع کرنا پڑتا"۔ مادام ریکھانے مکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کو پہلی بار اس بات کا احساس ہوا کہ روانی میں اپنے آپ کو جلدی ظاہر کر لینا اس کی حماقت تھی۔ اس طرح اس نے کچھ وقت جو اسے اس ثبوت کے چکر میں مل سکتا تھا خود ہی ضائع کر دیا ہے۔

"تمہارے اندازے کا کیا کہنا۔ تم تو اب کو بھی عمران سمجھ رہی تھیں مس ریکھا۔ حالانکہ وہ بے چارہ تو صرف اور صرف را بتوھا"۔ عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔ اب ایک بات جب ہو ہی گئی تھی تو پھر اب مزید چھپانے سے کچھ حاصل نہ تھا اس لئے وہ اور بھی کھل گیا۔

"وہ بھی تم تھے۔ لیکن تم نے کمال فہانت سے ایسی سینک گر کی تھی کہ میں باوجود کوشش کے اصل بات کی تھہ تک نہ پہنچ سکی۔ بہر حال اب دیکھو تم میرے سامنے کس طرح بے بس ہوئے بیٹھے ہو"۔ ریکھانے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں تو اسی لمحے سے بے بس ہوں مس ریکھا جس لمحے پہلی ملاقات کے لئے کھلے۔ پہلی ملاقات۔ پہلی شادی اور پہلا بچہ سب بے حد اہمیت رکھتے ہیں"۔ عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔ "یہ کون ہے۔ اور تم کس پہلی ملاقات کی بات کر رہے ہو"۔ اچانک جولیا کی کرخت آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مکرادیا۔ وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھ دوسرے سارے ساتھیوں کو ہوش آچکا ہے اور اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا۔ البتہ ریکھا چونکہ جولیا کو دیکھنے لگی۔

"یہ تمہاری یوں ہے شاید"۔ ریکھانے ہوٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اُسی شاید کے گھپلے میں تواب تک پھنسا ہوا ہوں"۔ عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔ اور ریکھا

بے اختیار چونک پڑی۔

"تم ہو کون"۔ جو لیا نے اُسی طرح غصیلے لجھے میں کہا۔

"میرا نام مادام ریکھا ہے اور میں فی الحال تو کافرستان سیکرٹ سروس کی سینڈ چیف ہوں لیکن اب تم لوگوں کے خاتمے کے بعد یقیناً سیکرٹ سروس کی چیف بن جاؤں گی لیکن بے فکر ہو۔ مجھے تمہارے اس احمد عمران سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"۔ ریکھانے منہ بنا تے ہوئے کہا۔

"لیکن میں ریکھا۔ سیکرٹ سروس جا چیف تو شاگل ہے اور آج تک ہم نے تو بھی تمہارے سینڈ چیف ہونے کی بات نہیں سنی۔ میرے خیال میں تم اپنا صحیح تعارف بھول گئی ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم اس تعارف کی بات کر رہے ہو جو تمہارے فلیٹ میں ہوا تھا۔ اس وقت میں واقعی سیکرٹ سروس کی ممبر تھی لیکن اب میں سینڈ چیف ہوں"۔ ریکھانے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم عمران کے فلیٹ میں جا چکی ہو۔ کب گئی تھی اور کیوں گئی تھی"۔ جو لیا نے انتہائی کرخت لجھے میں کہا۔

"واہ۔ تم تو واقعی پاگل پن کی حد تک اس احمد عمران کو چاہتی ہو۔ ٹھیک ہے۔ چاہتی رہو۔ مجھے کیا۔ لیکن اب میری بات سن لو۔ اب اگر تم نے اس لجھے میں ایک لفظ بھی کہا تو گولیوں سے جسم چھلنی کر دو گی"۔ ریکھا کا لجھ فقرے کے آخر میں بیجد کرخت ہو گیا تھا۔ *شعر و شاعری، سیکرٹ، خواہیں*

"یو شٹ اپ۔ مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کسی کو چاہنے کی۔ یہ کام تم جیسی تھرڈ کلاش عورتیں کرتی ہیں سمجھیں"۔ جو لیا نے اُسی طرح پھٹکارتے ہوئے لجھے میں کہا۔ *لٹھریں لکر اے*

"اوہ۔ تمہاری یہ جرات۔ سجاش اسے گولیوں سے اڑا دو"۔ مادام ریکھا نے غصے سے چیخنے ہوئے کہا۔

"سنوریکھا۔ یہ حکم کی تعییل ہونے سے پہلے میری بات سن لو"۔ اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لجھے میں کہا تو مادام ریکھا تیزی سے اس کی طرف مڑ گئی۔

"کیا بات ہے۔ کیا تم بھی اسے بچانا چاہتے ہو۔ ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آگ دونوں طرف ہی برابر گلی ہوئی ہے"۔ مادام ریکھانے بڑے طنزی لجھے میں کہا۔

"میرا ان میں سے کسی سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہے اور ان کا چیف ایک نقاب پوش ہے۔ وہی ان کے تحفظ کا بھی ذمہ دار ہے۔ میں تو صرف معاوضے پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔ اس لئے میں اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ میرے ساتھ تو

تم اپنی بات کرو۔ اگر تم واقعی کافرستان سیکرت سروس کی سینڈ چیف بن گئی ہو تو مجھے کافرستان سیکرت سروس کے لئے کام کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ پہلے شاگل کی کوئی سینڈ چیف تم جیسی خوب صورت عورت نہ تھی اس لئے "عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ کیا تم غداری پر اتر آئے ہو۔ ساتھ بیٹھے ہوئے صدر نے اس بارا تھائی غصیلے لمحے میں کہا۔

"یہ غداری نہیں ہے مسٹر۔ معاوضے اور پسند کی بات ہے۔" عمران نے روکھے سے لمحے میں کہا اور آسی لمحے میں ادا مریکھا قہقہہ مار کر پھنس پڑی۔

"اوہ تو اس طرح کی باتوں سے تم دوسروں کو بیوقوف بنالیتے ہو۔ بہت خوب۔ لیکن سنو۔ میرا نام ریکھا ہے۔ مجھے اس طرح بچگانہ باتوں سے احمد نہیں بنایا جا سکتا۔" ریکھانے بڑے طنزیہ انداز میں قہقہہ مار کر ہستے ہوئے کہا۔

"تو تم خود ہی بالمشافہ باتیں کرنی شروع کر دو۔ مجھے تو شرم آتی ہے ایسی باتیں کرتے ہوئے اس لئے مجبور آپچگانہ باتیں کرتا ہوں۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ریکھا ایک بار پھر پھنس پڑی۔

"گذشو۔ واقعی توبے حد فیں ہو۔ یہ دوسرا حربہ اختیار کیا ہے تم نے۔ واقعی اگر میری جگہ کوئی اور عورت ہوتی تو ضرور تمہارے اس جاں میں پھنس جاتی۔ لیکن میرا نام مادام ریکھا ہے۔" ریکھانے کے کہا۔

"میں نے یاد کر لیا ہے۔ تمہارا نام۔ اگر کہو تو چیج کر کے بھی نہادوں۔ اس لئے بار بار اپنے نام کی گردان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں آکر ہاں ہو جو تمہاری جی چاہے کرلو۔ لیکن بعد میں پچھتا ناہے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مادام ریکھا ایک بار پھر پھنس پڑی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی باتوں سے واقعی محفوظ ہو رہی ہو۔

"تم ضرورت سے زیادہ ذہین ہو۔ تمہاری ہر بات میں نیا حربہ ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے باتیں بہت ہو چکیں۔ اب مجھے اپنے چیف بننے کی کارروائی شروع کر دینی چاہئے۔ اور سنو۔ تم سب کی لاشیں جب میں صدر اور وزیر اعظم کے سامنے رکھوں گی۔ تو پھر شاگل صاحب کو سیکرت سروس سے ہر صورت میں چھٹی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ وہ آج تک یہ کام نہیں کر سکا۔ جب کہ میں نے پہلے مشن میں یہ کام کر دکھایا ہے۔" ریکھانے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر میری موت سے تمہاری ترقی ہو سکتی ہے تو میں مرنے کے لئے تیار ہوں۔ کم از کم مجھے یہ تسلی تو ہو گی کہ میں شاگل کے ہاتھوں نہیں مر رہا۔ ویسے اب میں نے مر جانا ہے لیکن کیا تم میرے دوسرا لوں کے جواب

دینا گوارا کر لوگی۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے مرتا تو ہے ہی۔ اس لئے تمہارے سوالوں کے جواب بھی دیئے جاسکتے ہیں۔ لیکن اگر تم کوئی شعبدہ دکھانے کے لئے وقت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا میں بندوبست کر دیتی ہوں۔" مادام ریکھا نے سنجیدہ لبجے میں کہا۔ اور پھر وہ اپنے ساتھ خاموش کھڑے سجاش کی طرف مڑ گئی۔

"سجاش۔ ان لوگوں کے عقب میں جا کر کھڑے ہو جاؤ اور ان پر نگاہ رکھنا۔ میں نے اس عمران کی قائل میں پڑھا ہے کہ یہ بندھے ہونے کے باوجود اچانک رسیاں کاٹ کر ایکشن میں آ جاتا ہے۔ اس لئے ہر لحاظ سے حتاط رہنا۔" ریکھا نے سجاش سے کہا۔ اور سجاش تیزی سے سر ہلاتا ان سب کے عقب میں اور خاص طور پر عمران کے بالکل پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔

"اے مادام۔ اس نے تو واقعی رسیاں کچھ کاٹ لی ہیں۔" یک لخت سجاش نے چیختے ہوئے کہا اور عمران پر جھپٹ پڑا۔

"اوہ اوہ۔ کس طرح۔" مادام ریکھا بھی دوڑتی ہوئی عمران کے عقب میں چکنچ گئی۔ "ہو تھہ۔ تو تم واقعی اس لئے وقت حاصل کرنے کے درپر تھے۔ سجاش مزید رسیاں لے آؤ۔ اور اسے اور اچھی طرح باندھلو۔" ریکھا نے کہا۔

"اگر مادام اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ آپ خواہ مخواہ وقت ضائع کرو ہی ہیں۔ حکم کریں چند لمحوں بعد ان کی لاشیں پڑی ہوں گی اور لاشیں رسیاں نہیں کاٹ سکتیں۔" سجاش نے تیز لبجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ تم کون ہو مجھے سمجھانے والے۔ جو میں نے کہا اس کی تعمیل کرو۔ میں دیکھتا چاہتی ہوں کہ اس کے پاس آخر ایسا کون سا جادو ہے کہ یہ خالی ہاتھوں سے رسیاں کاٹ لیتا ہے۔" مادام ریکھا نے انتہائی غصیلے لبجے میں کہا۔

"اوہ۔ سوری مادام۔ ائی ایم سوری۔" سجاش نے مذدرت خواہانہ لبجے میں کہا۔ اور پھر اس کے اشارے پر مسلح محافظوں میں سے ایک نے اپنی بیٹ کے ساتھ بندھی ہوئی ناکلون کی رسی کا گچھا نکالا اور عمران کے عقب میں آ کر اس نے اس رسی سے دوبارہ عمران کو کرسی سے جکڑنا شروع کر دیا۔

"بس اب ٹھیک ہے۔ اب تم یہاں کھڑے ہو کر اس کی حرکت چیک کرتے رہو۔ دوسرا پر بھی نگاہ رکھنا۔" مادام ریکھا نے کہا۔ اور مذکرا یک بار پھر عمران کے سامنے آگئی۔ اس بار اس نے ایک طرف پڑی ہوئی کرسی خود آٹھائی۔ اور عمران سے چھ سات قدم ہٹ کر وہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گئی۔ جب کہ دونوں مسلح محافظ اب اس کے عقب میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین گئیں تھیں۔ اور وہ

پوری طرح چوکنا نظر آرہے تھے اور ظاہر ہے میں گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کے طرف ہی ہونا تھا۔

"اب تمہارے چہرے پر پریشانی کے آثار کیوں نظر آنے لگے ہیں مشریعی عمران"۔ مادام ریکھا نے بڑے فاتحانہ انداز میں کہا۔

"جی مج بتا دوں"۔ عمران نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں بتاؤ"۔ مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے دراصل تمہاری بے پناہ ذہانت سے خوف آنے لگ گیا ہے۔ کیونکہ ہورت اگر خوبصورت بھی ہو۔ اور ذہین بھی۔ تو وہ انتہائی خطرناک ہو جاتی ہے"۔ عمران نے اس بارہنجیدہ مجھے میں کہا اور مادام ریکھا بے اختیار بھس پڑی۔

"شکر یہ مشریعی عمران۔ میں تمہاری یہ بات تمہارے ہر نے کے بعد بھی یاد رکھوں گی۔ تم سوال پوچھنا چاہتے تھے۔ تم نے دوسرا کی اجازت لی تھی۔ میں تمہیں اجازت دیتی ہوں جتنے سوال مرضی آئے پوچھ لو"۔ مادام ریکھا واقعی بے حد خوش اور مطمئن نظر آرہی تھی۔

"شکر یہ۔ پہلے تو یہ بتا دو کہ تمہیں ہماری یہاں آمد کا کیسے پتہ چلا"۔ عمران نے اس بارہنجیدہ مجھے میں کہا اور مادام ریکھا نے عمران کے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کا خیال آنے سے لے کر واپس آکر شاگل سے ملنے اور پھر اڈے کو گھیرنے کی منصوبہ بندی سمیت عمران اور اس کے ساتھیوں کے بے ہوش ہونے تک پوری تفصیل بتا دی۔

"گذشتہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم بڑی ذہانت سے جال بچایا اور ہم احتقول کی طرح خود ہی تمہارے جال میں آپنے۔ اس کا مطلب ہے میرا یا رشاگل باہر ابھی تک ہمارا انتظار کر رہا ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ احمد اپنے خیے میں بیٹھا پھرے داروں کی روپرٹیں سن رہا ہو گا۔ اسے کیا معلوم کہ میں کامیاب بھی ہو چکی ہوں"۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار بھس پڑا۔

"تو تمہارے خیال میں شاگل احمد ہے۔ بہت خوب۔ حالانکہ میں ریکھا وہ احمد نہیں ہے۔ مجھے سے زیادہ عقائد ہے اور اس کا تمہیں جلد تجربہ بھی ہو جائے گا"۔ عمران نے ہنسنے ہوئے کہا۔

"اچھا تمہارا مطلب ہے کہ میں اب شاگل کو چیک کرنے دوڑ پڑوں اور تم رہائی کا کوئی اور منصوبہ سوچ لو۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ شاگل احمد یا عقائد۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے"۔ ریکھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مس ریکھا۔ کہ تم واقعی کافرستان سیکرٹ سروس کی سینڈ چیف بن چکی ہو۔" اچانک صدر کے ساتھ بیٹھا ہوا صدیقی بول پڑا۔ ریکھا چونک کرائے دیکھنے لگی۔

"ہاں جب میں کہہ رہی ہوں تو پھر غلط کیوں ہو گا۔" ریکھا نے سخت لمحے میں کہا۔

"پھر میری طرف سے مبارک باد وصول کرو مس ریکھا۔ ویسے مجھے وزیر اعظم صاحب نے بھی بتایا تھا کہ اس مشن کی کامیابی کے بعد ہی تمہیں سینڈ چیف بنا�ا جائے گا۔" صدیقی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وزیر اعظم نے تمہیں بتایا تھا۔ کیا مطلب ہے۔ تمہیں کیسے بتایا تھا۔" اس بار ریکھا کے چہرے پر واقعی حیرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"تم بہت سی پاتیں نہیں جانتیں مادام ریکھا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ لوگ ویسے ہی تمہارے جال میں آپنے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ کارنامہ میں نے سرانجام دیا ہے۔ وزیر اعظم صاحب نے خصوصی طور پر مجھے یہ مشن سونپا تھا۔ میرا تعلق پیش ایجنٹی سے ہے۔ میں سیکرٹ سروس کے ایک ممبر صدیقی کو نہ صرف جاتا تھا بلکہ اس کا قد و قامت بھی مجھے جیسا تھا اور پھر مشن اس قدر اہم تھا کہ مجھے اس صدیقی کو راستے سے ہٹا کر اس کا میک اپ کرنا پڑا۔ اس طرح میں پاکیشی سیکرٹ سروس میں شامل ہو گیا۔ اور وہ سیکرٹ سروس جو ساری دنیا کے خفیہ تھی ہر لحاظ سے میرے سامنے آگئی۔ میرا کوڈ نام سابو ہے۔ اور عہدہ زیر وزیر و فور ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میری باتوں پر یقین نہیں کر رہیں تو پہلے جا کر میرا کوڈ نام اور وزیر اعظم صاحب کو بتاؤ وہ خود ہی تمہیں میرے بات کفرم کر دیں گے۔" صدیقی نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا اس کا لہجہ بھی بدلا ہوا تھا۔

"ہوں۔ تو تم سب عیار ہو۔ عمران اپنی عیاری میں ناکام رہا ہے تو اب تم نے عیاری شروع کر دی ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے وزیر اعظم سے بات کرنی کی۔ میں زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتی ہوں کہ تمہیں ان کے ساتھ ہلاک نہیں کروں گی۔ بعد میں چینگ ہو سکتی ہے۔" مادام ریکھا نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔ اور عمران دل ہی دل میں مادام ریکھا کی ذہانت کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ یہ عورت واقعی تیز طرار ثابت ہو رہی تھی۔

"شکر یہ۔ میں بھی یہی چاہتا تھا۔ ورنہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں تم ان کے ساتھ مجھے بھی گولیوں سے نہ اڑاؤ۔" صدیقی نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہارا اطمینان بتا رہا ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو۔ اس میں کچھ صداقت بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن بہر حال اس کا فیصلہ بعد میں ہوتا رہے گا۔" مادام ریکھا نے کہا اور پھر ایک جھلکے سے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کے چہرے پر یک لخت سفا کی اور درشتی ابھر آئی تھی۔ جیسے وہ اب اس بات کا حقیقی فیصلہ کر چکی ہو کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائز کھلوادے۔

"مادام ریکھا۔ اگر تمہیں میری بات پر کچھ یقین آگیا ہے تو پھر اس بات کا بھی یقین کرو کہ تمہاری یہ مشین گن عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائزہ کر سکتی گی۔ کیونکہ عمران کی خفیہ جیب میں ایک ایسا آلہ موجود ہے جس سے نکلنے والی ریز گولیوں کو رخ موڑ دیتی ہے۔ اسی لئے یہ مطمئن بیٹھا ہوا ہے اور اگر تمہیں میری بات کا یقین نہ ہو تو اپنے کسی ایک ساتھی کو کہو کہ وہ فائزہ کھول دے۔ پھر دیکھنا کہ اس کا مشین گن سے نکلنے والی گولیاں کس طرح ان لوگوں کی طرف جانے کی بجائے راستے میں ہی پلت کر تمہارے ساتھی کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ عمران کی کامیابی دراصل ایسے ہی حربوں کی مدد سے ممکن ہو جاتی ہے۔" صدیقی نے انتہائی سمجھدہ لمحے میں کہا۔

"اوہ اوہ کاش مجھے پہلے ذرا سا بھی اندازہ ہو جاتا کہ تم اصل صدیقی نہیں ہو۔ اب میں واقعی احمد ہوتا جا رہا ہوں۔" عمران نے اس بارا یے لمحے میں کہا جیسے صدیقی نے اس خفیہ حربے کے متعلق مادام ریکھا کو بتا کر اس کے لئے انتہائی پریشانی پیدا کر دی۔

"بکواس۔ قطعی بکواس۔ ایسی کوئی ایجاد اب تک نہیں ہو سکی کہ جو مشین گن سے نکلنے والی گولیوں کو رخ ہوا میں ہی موڑ دے۔" مادام ریکھا نے تیز لمحے میں کہا لیکن اس کا تیز لمحہ بتا رہا تھا کہ ذہنی طور پر وہ ایسا متعلق ہے اور اس کے فقرے پر صدیقی نے بڑے طنزیہ انداز میں تھوہر لگایا۔

"مادام۔ روزانہ سائنس کے نئے سے نئے افق تلاش کے جارہے ہیں۔ اس لئے سائنس کے متعلق کوئی دعا یہ نہیں کر سکتا۔ کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ بہر حال آپ کو یقین نہ آ رہا ہو۔ تو پھر آپ غارضی طور پر اس کمرے سے باہر چلی جائیں اور اپنے ساتھیوں سے کہیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائزہ کھول دیں آپ کو خود ہی سائنس کی اس دریافت پر یقین آجائے گا۔ ہاں البتہ آپ کے ساتھی ضرور اس تجربہ کی بھینٹ چڑھ جائیں گے۔" صدیقی نے انتہائی باعتماد لمحے میں کہا۔

"تم سب عیار ہو۔ میرے ساتھ پھر عیاری کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ پہلے تم نے اپنے آپ کو کافرستانی ایجنسی ثابت کرنے کی کوشش کی تاکہ ان کے ساتھ تمہیں ہلاک نہ کرایا جائے اس وقت تمہیں یہ خیال کیوں نہ آیا تھا کہ نہ یہ ہلاک ہو سکتے ہیں اور نہ تم۔ اور اب تم نیا چکر چلانا چاہتے ہو۔" ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی خاصی ذہانت سے تجربہ کر رہی تھی۔ لیکن صدیقی اس کی بات سن کر ایک بار پھر طنزیہ انداز میں ہس پڑا۔

"مادام۔ میں نے یہ کہ کہا ہے کہ ہر آدمی کی جیب میں یہ آلہ ہے۔ یہ آلہ صرف عمران کی جیب میں ہے۔ اور اس کی ریٹنگ کتنی ہے یہ تو تجربہ سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ اس لئے آپ تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ ہو سکتا ہے میں اس ریٹنگ سے باہر ہوں اور ہو سکتا ہے ریٹنگ میں ہوں۔ اس لئے میں رسک کیسے لے سکتا تھا۔ بہر حال آپ کو

یقین نہیں آ رہا تو ٹھیک ہے۔ فائر کا آرڈر دیں ابھی سب کچھ سامنے آ جائے گا۔ اور اگر آپ خود بھی یہاں رہیں تو پھر آپ کے تینوں ساتھی تو بہر حال میری گے ہی آپ بھی نہ فتح سکیں گی۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ فائر ہونے سے پہلے آپ خود کمرے سے باہر چلی جائیں۔ صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تم لوگوں کی کسی بات پر اعتبار نہیں کر سکتی۔ سنو میرا آرڈر ہے فائر کھول دو۔" مادام ریکھانے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مذکر پیچھے کھڑے دونوں مخالفتوں کو فائر گک کا حکم دے دیا۔

"مادام۔ اگر اس اس آدمی کی بات سچی نہیں تو پھر واقعی ہم سب ختم ہو جائیں گے اور اس اڈے پر ہمارے علاوہ کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اس لئے نہ صرف اڈہ ان لوگوں کے قبضے میں چلا جائے گا بلکہ یہاں رڑی بھی ان کے حوالے ہو جائے گی۔ اور یہ لوگ کوئی عام مجرم نہیں ہیں۔ اس لئے آپ ایسا کریں کہ اس عمران کی تلاشی پہلے لے لیں۔ بلکہ صرف تلاشی ہی نہ لیں اس کے سارے کپڑے اتر وا کر باہر پھینکوادیں اور پھر اس کے عربیاں جسم پر مشین گن کے فل بر سٹ مر وا دیں۔" سجاش نے اس بار انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"لیکن تلاشی اور کپڑے اتروانے کے لئے ہمیں اسے کھولنا پڑے گا اور یہ شخص بے حد خطرناک ہے۔" مادام ریکھانے تذبذب بھرے لمحے میں کہا۔

"مادام۔ دو مشین گنوں کے مقابلے میں یہ کیا کر سکتا ہے۔ ایس کریں پہلے اس کی کلاسیوں میں کلب ہھکڑی ڈال دیں۔ اس طرح یہ قطعی بے ہیں ہو جائے گا۔ اس کے بعد جو چاہیں کرتے رہیں۔" صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ کاش۔ مجھے ذرا سا بھی اندازہ ہو جاتا کہ صدیقی نہیں ہو کاش۔" عمران نے خراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس وقت شدید غصے کے ساتھ ساتھ بے بی کا تاثرا نہیں گہر انظر آ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ شخص ٹھیک کہہ رہا ہے۔ مادام۔" سجاش نے جلدی سے صدیقی کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ چونکہ تم لوگ اپنی موت سے خوفزدہ ہو چکے ہو اس لئے مجبوری ہے۔ ٹھیک ہے پہلے اس کی کلاسیوں میں کلب ہھکڑی ڈالا اور پھر اسے کھول کر اس کے کپڑے اتار دو۔ لیکن تمام کام پوری احتیاط سے کرنا۔ میں بھی چوکنار ہوں گی۔" مادام ریکھانے آخر سجاش اور صدیقی کی بات تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"تم خود تو خوفزدہ نہیں ہو مادام ریکھا۔ چلو تم خود مجھ پر فائر کھول دو۔ تمہاری حرست پوری ہو جائے گی۔" عمران نے بڑے طفیلے انداز میں کہا۔

"یو شٹ اپ۔ ابھی تمہاری یہ زہریلی زبان ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جائے گی۔" مادام ریکھا

نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

جب کہ ادھر سجاش نے جیب سے کلپ ہھکڑی نکالی اور پھر اس نے کوشش شروع کر دی کہ رسیوں کو کھو لے بغیر ہی عمران کی دونوں کلائیوں کو جکڑ کر ہھکڑی پہنا دی جائے واقعی وہ عمران سے خوفزدہ تھے۔ لیکن رسیاں اس قدر رختی سے بندھی ہوئی تھیں کہ آخر کار سجاش کو بعد میں بندھی ہوئی رسیاں کھولنی پڑیں۔ مادام ریکھا بھی اب عمران کے عقب میں آگئی تھی۔ جب کہ وہ دونوں مسلح محافظ اپنی جگہوں پر کھڑے تھے۔ لیکن اب ان کی مشین گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف ہونے کی بجائے فرش کی طرف تھا کہ کہیں غلطی سے ٹریگر دب جائے۔ اور وہ سامنی آئے سے نکلنے والی ریز کی وجہ سے خود ہی ان گولیوں سے ہلاک نہ ہو جائیں۔ بعد میں باندھی گئی رسیاں کھولنے کے بعد عمران کی دونوں کلائیوں کو عقب میں جوڑ کر آخر کار کلپ ہھکڑی پہنا دی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی سجاش تو سجاش مادام ریکھا کے چہرے پر بھی گھرے اطمینان کے آثار نمودار ہو گئے۔

"بس اب یہ کچھ نہ کر سکے گا۔ اس کی رسیاں کھول دو اور اس کے کپڑے اتارو۔" مادام ریکھا نے کہا۔

"ارے کچھ شرم تو کرو۔ کم اذکم تم خود تو جو لیا کوئے کر باہر چلی جاؤ۔" عمران نے کہا۔

"خاموش رہو۔" مادام ریکھا نے بڑے غصیلے انداز میں اسے جھکڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو آنکھیں بند کر لینا۔ دادی اماں کہتی ہیں جو نامحرموں کو اس حالت میں دیکھ لے اس کی آنکھوں میں عذاب کے فرشتے آگ کی سلامیاں پھر دیتے ہیں۔" عمران کی زبان بھال کب رکنے والی تھی۔

"اوہ۔ تماری زبان ضرورت سے زیادہ تیز چلتی ہے۔ سجاش خبر لے آؤ اور اس کی زبان کاٹ دو۔ خبر کو تو ریز کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتیں۔" مادام نے بری طرح پیر پیختے ہوئے کہا۔ اس کا سارا اعتدال اور ذہانت اب ایسے محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے ختم ہو گئی ہو۔

لیکن اسی لمحے رسیاں کھل گئیں اور عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ البتہ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بند ہوئے تھے۔ دونوں مسلح افراد جواب اس کے قریب آگئے تھے ان دونوں نے عمران کو بازوؤں سے پکڑ لیا اور اسے تیزی سے ایک طرف دیوار کے ساتھ جا کر کھڑا کر دیا۔

"پہلے اس کی تلاشی لے لو۔ اگر وہ آلہ مل جائے تو ٹھیک ورنہ پھر کپڑے اتار دینا۔" مادام ریکھا نے کہا۔ اور سجاش تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے عمران کے لباس کی تلاشی لینی شروع ہی کی تھی کہ یک لخت وہ چیختا ہوا فضا میں اچھلا اور پوری قوت سے مادام ریکھا سے جا نکرا یا اور عین اسی لمحے کمرہ تڑتاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ یہ تڑتاہٹ جوانا کے جسم پر بندھی ہوئی رسیوں کے نوٹنے سے ہوئی تھی نتیجہ یہ کہ جب تک سجاش

اور ریکھا ایک دوسرے سے ٹکرا کر فرش سے اٹھتے ان دونوں مسلح محافظوں میں سے ایک کو عمران نے اٹھا کر دیوار سے دے مارا جب کہ دوسرے کے حلق سے زوردار چینٹکی اور اس کا سر جوانا کے زوردار مکے کی وجہ سے کسی تریوز کی طرح پھٹ گیا۔ پھر کمرہ مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے یک لخت گونج اٹھا اور سجاش اور دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر کر دوبارہ اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا محافظ دونوں ہی یک وقت چینٹھنے ہوئے دوبارہ فرش پر گر کر بُری طرح تڑپنے لگے۔ جب کہ مادام ریکھا کے حلق سے بھی زوردار چینیں نکلنے لگیں۔ جوانا نے اسے اس طرح اپنے بازوں میں جکڑ لیا تھا جیسے کوئی چھوٹی سی چڑیا کسی عقاب کے پنجوں میں پھنس کر پھٹ پھٹاتی اور چوں چوں کرتی رہ جاتی ہے۔

"اے چھوڑ د جوانا اور باقی ساتھیوں کو گھولو۔" عمران نے مرنے والے محافظ کے ہاتھ سے جھٹپٹ ہوئی مشین گن کا رخ مادام ریکھا کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اور جوانا نے ایک جھٹکے سے مادام ریکھا کو ایک طرف دھکیلا اور خود ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"کوئی غلط حرکت نہ کرنا ریکھا اور نہ وہ آلت تمہاری طرف آئے والی گولیوں کو نہ پلانا سکے گا۔" عمران نے انتہائی خلک لجھے میں کہا۔

"تت۔ تت۔ تم نے کلب ہھکڑی کیسے کھول لی۔" مادام ریکھا کے لجھ میں بے پناہ حیرت تھی۔ "ہمیں نے ابھی شادی نہیں کی اس لئے ہھکڑی کا عادی نہیں ہوں۔ صرف کچھ دھاگے سے ہی بندھ سکتا ہوں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام ریکھا کے ہونٹ تھتی سے بھٹچ گئے۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے جیسے کوئی جواری جستی ہوئی بازی اچاکٹ آخراجی پتے پر ہار جائے۔

"اب تم خود ہمیں اپنی رہنمائی میں اس لیبارٹری تک لے جاؤ گی۔ سمجھیں۔ اگر تم نے حماقت کرنے کی کوشش کی تو جو لیا تم جیسی عورتوں کو سیدھا کرنا خوب جانتی ہے۔ کیوں جو لیا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میں اس کی گردان اپنے دانتوں سے چباڑا لوں گی۔ اس کا خون پی جاؤں گی۔ یہ کوئی غلط حرکت کرے تو سہی۔" جو لیا نے انتہائی غصیلے لجھے میں کہا۔ اور صرف عمران ہی نہیں باقی ساتھی بھی جو لیا کے اس فقرے پر بے اختیار زیرِ بُر مسکرانے پر مجبور ہو گئے۔

"تم جو چاہے کرو۔ لیکن میں تمہیں لیبارٹری تک اس لئے نہیں لے جاسکتی کہ مجھے خود بھی معلوم نہیں کہ لیبارٹری کا راستہ کہاں ہے۔ یہ راستہ تو صرف میں نے تمہیں پھسانے کے لئے خود بنوایا تھا۔" مادام ریکھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

جب تم راستہ ہی نہیں جانتیں مس ریکھا تو پھر تمہارے زندہ رہنے کا ہمیں کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔

اس نے تم چھٹی کر دو یہ بھی تم نے میرے یار شاگل کے خلاف سازش کی ہے اور میں ایسے سازش کرنے والوں کو زندہ رکھنے کا حق دینے کا رواداد ہی نہیں ہوں۔ عمران نے انتہائی سفا کا نہ لبھے میں کہا اور مشین گن کا رخ مادام ریکھا کی طرف کر کے ٹریگر پر موجود انگلی کو حرکت دینے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ میں تمہیں راستہ بتا دیتی ہوں۔ پلیز مجھے مت مارو"۔ مادام ریکھا یک لخت خوف کی شدت سے بے اختیار چیخ کر بولی۔ وہ شدید عمران کی آنکھوں میں اتر آنے والی سردہری اور چہرے پر چھا جانے والی سفا کی سے بڑی طرح خوفزدہ ہو چکی تھی۔

"جولیا۔ اس کی تلاشی لے لو۔ اور پھر اس کے دونوں ہاتھ پشت پر کر کے وہی ہٹھکڑی ڈال

دو۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارے والی ہھکڑی اور اس کے ہاتھ میں۔ کیا بکواس ہے۔ ری سے باندھوں گی اس کے ہاتھ"۔ جولپا نے غراتے ہوئے کہا۔ اور عمران یے اختیار نہیں پڑا۔

"اے وہ میری ہھکڑی کیسے ہو گئی۔ وہ تو سجاش کی ہے اور سجاش مر چکا ہے"۔ عمران نے

<http://www.urdu-library.com> مکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ بس جو میں کہہ رہی ہوں وہی ہوگا۔ میں سینئنڈ چیف ہوں"۔ جولیانے غصیلے لہجے میں

"اک تو ان سکنڈ لیڈی چھپس نے ہر گلہ عذاب ڈال رکھا ہے۔" عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا

اور جولیا نے اس طرح گھورا کر جیسے بھی کچا چبا جائے گی اور عمران نے اس طرح نظریں جھکالیں جیسے جولیا کے گھورنے سے بدی طرح سہم گیا ہوا اور کمرہ ملکے ہلکے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"دیکھا باس۔ میں نہ کہتا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی لازماً کوئی ایسا چکر چلائیں گے کہ مادام ریکھا لا کہ ذہین سکی۔ لازماً مار کھا جائیں گی۔ اب آپ نے دیکھ لیا کہ کس طرح انہوں نے مادام ریکھا کو چکر دے ہی دیا۔ اب جب یہ فلم وزیر اعظم صاحب کے سامنے چلی گی تو وزیر اعظم صاحب کو خود ہی پڑھ لگ جائے گا کہ مادام ریکھا سیکرٹ سروس کی چیف بنے کے قابل ہے یا آپ۔" جانکی نے بڑے فاخر اسہ لبجے میں کہا اور شاگل کا چہرہ فرط مسرت سے کاپنے لگ گیا۔

"اوہ اوہ۔ تم نے واقعی مجھ پر احسان کیا ہے جانکی۔ بس آج سے تم میرے نائب ہو۔ تم ہو سکتے چیف۔ واقعی لطف آجائے گا۔ مگر جانکی اب کیا کرنا ہے۔ ہمیں اب انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا چاہئے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ واقعی لیبارٹری میں گھس جائیں۔ اور ہم یہاں بیٹھے خوش ہی ہوتے رہ جائیں۔" شاگل نے کہا۔

"باس آپ کیوں گھبرا تے ہیں۔ آپ دیکھیں تو سہی کہ جانکی ان کا کیا حشر کرتا ہے۔ لیبارٹری کا دروازہ اندر سے بند ہے۔ اس پر اگر پاہر سے اسٹم بم بھی مار دیا جائے تو بھی نہیں کھل سکتا۔ اس لئے چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے یہ لوگ اصل لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ لازماً اب یہاں آئیں گے بالکل ہمارے پلان کے عین مطابق اور لازماً وہ یہاں آ کر بھی سمجھیں گے کہ یہی اصل لیبارٹری ہے۔ پھر میں نے ڈاکٹر بھاکر کا میک اپ کر رکھا ہے جب کہ سکھد یوڈاکٹر کے میک اپ میں ہے۔ اور ہم دونوں کو دیکھ کر مادام ریکھا بھی نہیں پہچان سکے گی۔ کیونکہ ہمارے قد و قامت بھی ان سے ملتے ہیں۔ یہ لوگ یقیناً یہاں قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہم معمولی سی رکاوٹ ڈالیں گے اور پھر بے بس ہو جائیں گے۔ آپ اس دوران زیوروم میں موجود رہیں گے۔ وہاں سے ساری بات چیت بھی سنتے رہیں گے۔ اور ساری کارروائی بھی مشین پر چیک کرتے رہیں گے۔ اور ساری کارروائی بھی مشین پر چیک کرتے رہیں گے۔ جب یہ لوگ ہم پر قابو پالیں تو آپ نے اس مشین کا ایک بٹن دبانا ہے اور اس بٹن کے دبئے ہی عمران اور اس کے سارے ساتھی مع مادام ریکھا کے مفلوج ہو جائیں گے جب کہ ہم پر اور ہمارے ساتھیوں پر اس کا کوئی اثر نہ ہو گا۔ کیونکہ ہم ان ریز کے توڑ کا نجگشن لگا چکے ہیں۔ اس طرح اس پلانگ مکمل ہو جائے گی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ مادام ریکھا اور بعد میں وزیر اعظم کو بھی اس بات پر ایمان لانا پڑے گا کہ جو پلانگ آپ نے کی ہے وہی درست ثابت ہوئی ہے۔ آپ

کی ذہانت کا ڈنکا پورے کافرستان میں بجھنے لگے گا"۔ جائیگی نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔ "اوہ اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ مگر یہ لوگ کتنی دیر کے لئے مغلوب ہوں گے"۔ شاگل نے پوچھا۔

"جناب اس وقت تک جب تک ان ریز کے توڑ کا ان کا انجکشن نہ دیا جائے"۔ جائیگی نے جواب دیا اور شاگل بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔

"اوہ۔ ویری گذ۔ پھر تو میں وزیر اعظم کو یہاں کال کروں گا اور ان کے سامنے ان کو گولیوں سے اڑاؤں گا۔ پھر وزیر اعظم کو پتہ چلے گا کہ شاگل کیا حیثیت رکھتا ہے۔ ویری گذ جائیگی ویری گذ۔ تم تو ہیرا ہو ہیرا۔ اور تم قطعی بے فکر ہو۔ اب آئندہ تمہاری بالکل اسی طرح قدر دو گا جس طرح ایک ہیرے کی کی جاتی ہے۔ میں وزیر اعظم کو مجبور کر دوں گا کہ وہ تمہیں کافرستان سینکڑ سروں کے سینکڑ چیف کا عہدہ دینے کے آرڈر پر مستخط کر کے ہی واپس جائیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ ایک لمحہ پہنچائے بغیر ایسا کریں گے"۔ شاگل نے انتہائی صرفت بھرے لمحے میں کہا۔

"شکریہ جناب۔ آپ نے میں آپ کو زیر و دروم میں لے چلوں تاکہ اس ڈرائے کا آخری سین ہماری مرضی کے عین مطابق کھیلا جاسکے"۔ جائیگی نے کہا اور پھر شاگل کو ساتھ لے کر اس ہال سے نکل کر راہداری میں آیا اور پھر وہاں سے ایک اور کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کے اندر پہنچ کر اس نے ایک دیوار کی جگہ میں پیروں کی ٹھوکر ماری اور کمرے کے فرش کا ایک حصہ سائیڈ سے کھل گیا۔ اب سیر ہیاں سچے جاتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ شاگل جائیگی کی رہنمائی میں سیر ہیاں اتر کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا۔ جہاں دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی مشین نصب تھی۔ لیکن یہ بات صاف دکھائی دے رہی تھی۔ کہ اسے حال ہی میں نصب کیا گیا ہے۔ کیونکہ دیوار میں جہاں اسے نصب کیا گیا تھا۔ تنصیب کے آثار ابھی تک دیوار سے عیحدہ ہی نظر آرہے تھے۔

"یہ مشین ہے باس"۔ جائیگی نے کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے اس کے مختلف بٹن و بانے شروع کر دیئے۔ مشین میں زندگی کی لہری دوڑگئی اور اس کے درمیان موجود بڑی سی سکرین پر جھما کے سے ایک منظر ابھر آیا۔ منظر اسی ہال کا تھا جس میں وہ شیشے کا کیبن تھا۔ سکھد یو ابھی تک وہیں موجود تھا۔ وہ وہاں موجود دوسرے افراد سے باتیں کر رہا تھا جائیگی نے ایک اور بٹن دبایا تو سکھد یو کی آواز مشین سے لٹکنے لگی۔ وہ مختلف مشینوں کے سامنے کھڑے افراد کو ہدایات دے رہا تھا کہ جب عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچیں تو انہیں کیا کرنا ہے۔

"واپسی کا راستہ کھولنے کے لئے باس سیر ہیوں کے اختتام کے قریب دیوار کے ساتھ سرخ رنگ

کر ہینڈل موجود ہے۔ آپ نے اس ہینڈل کو پکڑ کر کھینچتا ہے تو چھت ہٹ جائے گی۔ اور آپ چھوٹے کرے سے نکل کر آسانی سے اوپر ہال میں پہنچ جائیں گے۔ اور بس یہ ہے وہ سرخ رنگ کا بٹن جیسے ہی آپ اسے جائیں گے ہال میں موجود ایک مشین جو بظاہر عام سائز نسیم نظر آتا ہے۔ اس میں سے مخصوص ریز نکل کر ہال میں پھیل جائیں گی اور عمران اور اس کے سارے ساتھی مغلوب ہو کر رہ جائیں گے۔ جانکی نے پوری تفصیل سے شاگل کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ان شاعروں کا اثر کتنی دیر تک رہتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جب میں وہاں پہنچوں تو میں بھی مغلوب ہو جاؤں مجھے تو تم نے ان شاعروں کے توڑ کا انجکشن نہیں لگایا۔" شاگل نے چوتھے ہوئے کہا۔

"باس۔ ان شاعروں کا اثر صرف چند سینڈ کے لئے ہوتا ہے۔ یہ گیس تو نہیں ہے کہ وہاں موجود رہے گی۔" جانکی نے کہا اور شاگل نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اب میں چلتا ہوں بس۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ میرے یہاں ہوتے ہوئے آ جائیں اور ہمارا سارا کھیل گبڑ جائے۔" جانکی نے کہا اور شاگل نے سر ہلا کر اسے جانے کی اجازت دے دی۔ وہ اب پوری طرح مطمئن تھا کہ اس بار وہ لا زما عمران اور اس کے ساتھیوں کو شکست دینے میں کامیاب رہے گا۔ اور یہ اس کے نقطہ نظر سے اس کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ ہو گا۔ وہ ابھی سے تصور میں اپنے گلے میں پڑے ہوئے وہ میڈل دیکھ رہا تھا جو پاکیشاں سیکرٹ سروس کو شکست دینے کے نتیجے میں اعلیٰ حکام کی طرف سے اس کے گلے میں ڈالے جائیں گے۔

... ٹرپ کے لئے ہمارے بہترین شریف لے کر آئے ...

"کاش میں تمہیں پہچاننے کے چکر میں نہ پڑتی اور جیسے ہی تم بے ہوش ہوئے تھے تمہیں اسی عالم میں گولیوں سے اڑا دیتی۔" مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کاش کی وجہ سے تو میں اب تک زندہ چلا آرہا ہوں۔ مادام ریکھا۔ اور یہ کاش دراصل انسانی ذہن کی ایک نفیاتی گرہ کی وجہ سے سامنے آتا ہے۔ جب انسان اپنے طور پر یہ سمجھ لے کہ دوسرا ہر لحاظ سے مکمل طور پر بے بس ہو چکا ہے تو پھر نفیاتی طور پر وہ فوری اقدام کرنے کی بجائے لطف لینے اور اپنے کارنا مے کو اپنی مرضی کا انجام دینے کے لئے ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں یہ کاش سامنے آتا ہے۔ لیکن مجھ میں ایسی کوئی نفیاتی گرہ موجود نہیں ہے۔ اس لئے مجھے کبھی بعد میں کاش کے لفظ کا سہارا نہیں لینا پڑتا۔ اب اگر تم راستہ بتاتی ہو تو ٹھیک ورنہ ٹریگرڈ بادوں گا۔ راستے میں خود بھی خلاش کر سکتا ہوں۔" عمران کے خنک لبھ میں اور انتہائی سرد مہرائش انداز میں بات گرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس بارتم بھے شکست دینے میں کامیاب ہو گئے ہو۔ لیکن اگر میری زندگی رہی تو ایک روز میں تمہیں شکست دے کر رہوں گی۔" مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم کیوں اس کتیا کو زندہ رکھے ہوئے ہو۔ گولی مار کر ایک طرف کرو۔ کیا ہم خود راستہ نہیں ڈھونڈ سکتے۔" جولیا نے پھاڑ کھانے والے لبھ میں کہا۔

"میں جولیا۔ یہ عام مجرم نہیں ہے۔ سیکرٹ سروس کی سینڈ چیف ہے۔ اس لئے میں اسے تعاون کرنے کا ایک موقع دے رہا ہوں۔ تاکہ میرا ضمیر مطمئن رہے۔ اور اگر اس نے تعاون نہ کیا تو پھر یہی ہو گا جو تم کہہ رہی ہو۔ مشن تو بہر حال ہم نے پورا کرنا ہے۔" عمران نے خنک لبھ میں کہا۔

"او۔ کے۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں بتاتی ہوں راستہ۔" مادام ریکھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب اس کے پیچھے چلتے ہوئے دوبارہ سرگن سے گزر کر اس کمرے میں پہنچے جہاں وہ بے ہوش ہوئے تھے۔ ان کا سامان ابھی تک وہیں موجود تھا۔

"اپنا سامان اٹھالو۔" عمران نے کہا۔ اور سب ساتھیوں نے دوبارہ تھیلے اٹھا کر اپنی پشت پر لاد لئے۔ عمران نے بھی اپنا تھیلہ پشت پر باندھا اور مشین گن کا ندھر سے لٹکا کر اس نے وہیں پڑی ہوئی اپنی ریز گن اٹھا کر ہاتھ میں لے لی۔ وہ فولادی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ مادام ریکھا انہیں اس دروازے سے گزر کر

دوسرا ملحوظہ کرے میں لے گئی۔ جس میں ابھی تک وہ مشین موجود تھی جس سے اس نے انہیں بے ہوش کیا تھا۔ "سامنے والی دیوار کی جڑ میں ایک پتھرا بھر ہوا ہے۔ اس پر پیور مارو تو دیوار درمیان سے کھل جائے گی آگے ایک اور سرگ ہے جو ایک اور کرے میں ختم ہوتی ہے وہاں لیبارٹی کا اصل دروازہ موجود ہے۔" مادام ریکھا نے خٹک لبھ میں کہا۔

اور عمران کے اشارے پر صدر نے آگے بڑھ کر اس ابھرے ہوئے پتھر پر پیور کی ضرب لگائی تو دیوار درمیان سے کھل گئی۔ آگے واقعی پہلے جیسی ایک اور سرگ نظر آ رہی تھی۔ اس سرگ سے گزرنے کے بعد وہ ایک اور کرے میں پہنچ گئے۔ یہاں بھی ویسا ہی ایک فولادی دروازہ نظر آ رہا تھا۔

"یہ دروازہ ہے لیبارٹی کا۔ لیکن اسے اندر سے کھولا جاسکتا ہے اور طے شدہ منصوبہ کے تحت ایک ماہ سے پہلے یہ کسی بھی صورت بھی نہیں کھل سکتا۔ چاہے وزیر اعظم اور صدر ہی کیوں نہ کہیں اور یہ دروازہ اس قسم کا ہے کہ اس پر تم ایتم بم بھی مارو۔ تب بھی نہ کھل سکے گا۔" مادام ریکھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے اسے اندر سے تو دیکھا ہو گا۔ یہ ویسا ہی دروازہ لگ رہا ہے جیسا پہلے والی کرے میں ہے یعنی اس کے اندر بھی فولادی پتھر ہو گا۔ جس کے گھمانے سے دروازہ کھل سکتا ہو گا۔" عمران نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے ویسا ہی ہو۔ میں نے اسے اندر سے نہیں دیکھا اس سے یہاں اڈتے پر آنے سے پہلے ہی اسے اندر سے بند کر دیا گیا تھا۔" مادام ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

عمران نے سر ہلا تھے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ریز گھن ایک دیوار کے ساتھ لگا کر رکھی اور پتھر پشت سے تھیلا اتارنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے تھیلے کو پشت سے اتار کر نیچے زمین پر رکھا اور اس کی زپ کھول کر اس کے اندر ہاتھ ڈالا۔ چند لمحوں بعد جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سنہرے رنگ کی ایک پتلی لیکن لمبی سی پتڑی موجود تھی۔ عمران آگے بڑھ کر اس فولادی دروازے کے سامنے اکڑوں بیٹھ گیا اور غور سے دروازے کے نیچے زمین میں دیکھنے لگا۔ یہ جگہ پتھروں سے بنی ہوئی تھی اور چند لمحوں بعد وہ دروازے کے عین نیچے دو پتھروں کے درمیان ایک معمولی سی جھری دریافت کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے وہ پتڑی اس جھری کے اندر ڈالی اور جب اس کا تھوڑا سا حصہ باہر رہ گیا تو اس نے اس حصے کو تیزی سے مخصوص انداز میں موڑا اور پھر اچھل کر پیچھے ہٹ آیا۔ چند لمحوں بعد کھٹاک کھٹاک کی ہلکی سی آواز دروازے سے لٹکیں اور اس کے ساتھ ہتی فولادی دروازہ بے آواز طریقے سے اس طرح کھلتا گیا جیسے کسی نے اسے اندر سے کھولا ہو۔ اور مادام ریکھا کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔

"اوہ اوہ۔ اسے تم نے کس طرح کھول لیا۔ ناممکن۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔" مادام ریکھا نے منہ سے انتہائی جیرے سے پڑا الفاظ لٹکے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے جانے کے باوجود اسے دروازہ کھلنے پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"مادام ریکھا۔ یہ سائنس بھی بالکل جادوگروں کے شعبدے کی طرح ہوتی ہے۔ جب تک اس کا اصل راز معلوم نہ ہو تو یہ حیرت انگیز اور ناممکن نظر آتی ہے لیکن اس کا اصل راز معلوم ہو جائے۔ تو پھر یہ پچوں کے کھیل کی طرح آسان اور سادہ دکھائی دینے لگتی ہے۔ ایسے دروازے تھرٹی ریز الیکٹریک سسٹم پر تیار کئے جاتے ہے۔ ایسے پتھری میں یہ خاصیت ہے کہ یہ تھرٹی ریز الیکٹریک سسٹم کو قطعی کر دیتی ہے۔ نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔ واقعی یہ ایتم بم سے بھی نہ کھلتا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ ریز گن اٹھاتے ہوئے کہا۔ دروازے کی دوسرے طرف ایک پتلی سے سرگ تھی جس کا اختتام ایک راہداری کے آغاز پر ہوتا نظر آ رہا تھا۔

"اس کے منہ پر کپڑا ڈال دو۔ اب اس کا بولنا ہمارے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتے ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے صدر سے مخاطب ہو کر مادام ریکھا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اندر صرف سائندان ہیں۔ ڈاکٹر بھاکر اور اس کے ساتھی۔" مادام ریکھا نے مایوسی بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ لیکن صدر نے عمران کی تعییں کرتے ہوئے اس کے منہ میں رو مال ٹھونس دیا۔

عمران گن لئے احتیاط بھرے انداز میں دروازہ کراس کر کے سرگ میں داخل ہوا۔ اس کے باقی ساتھیوں نے اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد وہ سرگ کراس کر کے واقعی ایک راہداری میں داخل ہو گئے۔ جس کے درمیان ایک بڑا سا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور اس کے دروازے سے مشینیں چلنے کی آوازیں راہداری میں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ عمران دیوار کے ساتھ انتہائی احتیاط سے آگے بڑھتا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اسی احتیاط سے ہی اس کی پیروی کر رہے تھے۔ مادام ریکھا کو جوانا نے بازو سے کپڑا ہوا تھا۔

دروازے کے قریب رک کر عمران نے کھلے دروازے سے اندر جھانکا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ یہ اس لیبارٹری کا مین ہال تھا اور یہاں دیواروں کے ساتھ سائنسی مشینیں نصب تھیں۔ جن کے سامنے سفید کوٹ پہنے ہوئے سائندان سٹولوں پر بیٹھے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ ہال کے درمیان میں ایک طویل میز تھی۔ جس پر قسم کی سائنسی مشینی بکھری ہوئی تھی۔ میز کی ایک سائینڈ پر ایک مشین فرش میں نصب تھی۔ جس کی مدد سے میز پر موجود آلات کو جوڑا جا رہا تھا۔ ایک طرف

شفاف شیشے کا کیبن تھا۔ لیکن وہ خالی تھا۔

عمران ہاتھ میں گن لئے تیزی سے اندر واصل ہوا۔

"خبردار ہاتھ اٹھا دو۔ کوئی غلط حرکت نہ کرے۔ ورنہ ایک لمحے میں گولیوں سے بھون ڈال گا۔" عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران کی آواز کے ساتھ ہی جیسے ہال میں یک لخت بھونچال سا آگیا۔ سب تیزی سے مڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کے چہروں پر شدید حیرت اور خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ "کون ہوتا اور یہاں کیسے آگئے۔ دروازہ تو لاکھ تھا۔" ایک سفید بالوں اور سفید موچھوں والے نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"بس تم ہاتھ اٹھا دو۔ اور ادھر دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔" عمران نے اسی طرح کرخت

## اردو لامپر پری

"مم۔ مگر۔۔۔"۔ اسی بوڑھے نے کچھ کہنا چاہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہی کرو۔ سمجھے۔ ورنہ میں ایک لمحے میں سب کو اڑا دوں گا۔" عمران نے

کرخت لمحے میں کہا۔ اور پھر اس بوڑھے سمیت سب لوگ تیزی سے ایک غالی دیوار کی طرف بڑھے گئے۔ اسی طرح دیر عمران کے باقی ساتھی بھی اندر پہنچ گئے۔

"مم۔ مم میں ڈاکٹر بھا کر ہوں۔ ہم تو مائن دان ہیں۔ تم ہمیں کیوں مارتا چاہتے ہو۔" بوڑھے نے مردی طرح بوکھلائے ہوئے لمحے میں کہا۔

"وہ فارمولہ تم سے لیتا ہے جو تم لوگوں نے کارلوسا سے حاصل کیا ہے۔ اگر شرافت سے دے دو گے تو زندہ چ جاؤ گے۔" ورنہ۔۔۔ عمران نے خلک لمحے میں کہا۔

"فارمولہ۔ اوہ۔ تو تم فارمولہ لینے آئے ہو۔ ٹھیک ہے لے جاؤ۔ اگر تم میں ہمت ہو۔" اس بوڑھے ڈاکٹر نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی یک لخت ہال کرے میں تیز سرخ رنگ کی روشنی کا جھماکہ ہوا۔ اور اس جھماکے کے ساتھ ہی عمران کا گن والا اٹھتا ہوا ہاتھ یک لخت ساکت ہو گیا۔

"ہا۔ ہا۔ آیا تھا فارمولہ لینے۔ اب لے لو فارمولہ۔ تم اپنے آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ ذہین سمجھتے تھے۔ لیکن اب تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ذہانت صرف تمہارے پاس ہی نہیں ہے۔" اچانک اس بوڑھے نے چہرے سے ایک جھلی اتارتے ہوئے کہا۔ اس جھلی کے اترتے ہی اس کے سر سے سفید بال بھی علیحدہ ہو گئے۔ اور اب ایک عام سانو جوان نظر آرہا تھا جس کی ابھری ہوئی پیشانی اور آنکھوں سے نکلنے والی چمک بتا رہی تھی کہ وہ واقعی ذہین آدمی ہے۔

"میرا نام جائیگی ہے۔ اور دیکھ لو جائیگی کے پلانگ آخراً میا ب ہو ہی گئی"۔ اس نوجوان نے جھلی ایک طرف چھینکتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ ویل ڈن جائیگی ویل ڈن۔ تم نے واقعی میری ہدایات پر پورا پورا عمل کیا ہے"۔ اچانک عقب سے شاگل کی فاتحانہ آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں کے بعد شاگل عمران کے سامنے بھی آگیا۔ عمران اسی طرح بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ اس کے سارے ساتھی حتیٰ کہ مادام ریکھا تک بتوں کی طرح ساکت کھڑے تھے۔

"تم نے دیکھا عمران۔ اسے کہتے ہیں ٹکست۔ اب تم قلطی بے بس ہو کر میرے سامنے کھڑے ہو۔ ہا۔ ہا۔ اور یہ ریکھا یہ اپنے آپ کو مجھ سے زیادہ غلطند سمجھتی تھی۔ اب وزیر اعظم جب یہاں آ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے اڈے کے اندر داخل ہونے سے لے کر اب تک کی فلم دیکھیں گے تو انہیں صحیح معنوں میں احساس ہو سکے گا کہ غلطند کون ہے۔ شاگل یا ریکھا"۔ شاگل نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے نہ صرف چہرے کے عضلات فرط مسرت سے کانپ رہے تھے بلکہ مسرت کی شدت سے اس کا پورا جسم لرز رہا تھا۔

"جائی۔ انہیں اسی حالت میں دیوار کے ساتھ کھڑا کر دو۔ تاکہ جب وزیر اعظم صاحب یہاں پہنچیں تو وہ ان کی بے بسی کا اچھی طرح اندازہ کر سکیں۔ ہاں اس ریکھا کو کرسی پر بٹھا دو۔ آخر یہ سیکرٹ سروس کی ممبر ہے۔ اس کی قسمت کا فیصلہ۔ وزیر اعظم ہی کریں گے۔ کیونکہ ہر حال یہ راجیش و کرم کی بیٹھی ہے"۔ شاگل نے فاتحانا انداز میں کہا اور جائیگی کے اشارے پر ہال میں موجود افراد تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بالکل اس طرح گھیٹ کر ایک قطار کی صورت میں دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا۔ جیسے جسموں کو گھیٹ کر کہیں ایڈ جست کیا جاتا ہے۔ مادام ریکھا تو ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا لیکن وہ بھی ساکت تھی۔

"جائی۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ صرف اس عمران کی زبان حرکت میں آ سکے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس حالت میں یہ کیسی باتیں کرتا ہے"۔ شاگل نے جائیگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیں باس"۔ جائیگی نے کہا۔ اور دوڑتا ہوا وہ اسی شفاف شیشے والے کیبن کی طرف بڑھا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرخ تھی۔ اس نے عمران کے پاس آ کر سرخ کی سوئی اس کے ایک گال میں بڑی بے دردی سے ڈالی اور پھر سرخ میں موجود تھوڑے سے بزرگ مخلوق کو اچبک کر کے اس نے سوئی واپس کھینچ لی۔

"باس۔ اب اس کی زبان حرکت میں آ جائے گی۔ لیکن جسم اسی طرح بے حس و حرکت رہے

گا۔ جانکی نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ سالم ہی حرکت میں آجائے۔" شاگل نے اس بارقدرے خوف زدہ لمحے

میں کہا۔

"نہیں باس۔ زرشیم ریز کی خصوصیات ہے جتنا محلول الجھٹ کیا جائے اتنے تک ہی محدود رہتا

ہے۔" جانکی نے کہا اور شاگل نے سرہلا دیا اور ایک کرسی پر آ کر بینچ گیا۔

"واہ۔ واقعی تم اب بالغ ہوتے جا رہے ہو شاگل۔" چند لمحوں بعد اچانک عمران کے حلق سے

آواز نکلی۔ اور شاگل اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ہا۔ ہا۔ آج تمہاری ساری اکڑختم ہو گئی ہے عمران۔ آج تم حقیر اور بے بس انسان کی طرح

سامنے کھڑے ہو۔ آج تمہاری کوئی چالاکی نہ مل سکے گی۔" شاگل نے آگے بڑھ کر عمران کے قریب آتے

ہوئے انتہائی طغیری لمحے میں کہا۔ اس کی آنکھیں فتح اور سرت کی زیادتی سے فانوس کی طرح چمک رہی تھیں۔

"پہلے یہ بتاؤ۔ کیا یہ واقعی وہی لیبارٹری ہے۔ جس میں فارموں پر کام ہو رہا ہے۔" عمران نے

بے نیاز اشہ لمحے میں پوچھا۔ اس محلول کی وجہ سے گردن سے اوپر والا حصہ عام ساتاری انداز میں حرکت کرنے

لگ گیا تھا جب کہ گردن سے نیچے اس کا جسم اسی طرح بے حس و حرکت تھا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم نے دیکھا کہ تم کس طرح ہمارے چال میں چھنسے ہو۔ یہ لیبارٹری نہیں ہے۔ اصل

لیبارٹری تو ابھی تک خفیہ ہے۔ یہ تو اس کا ایک ماحق لیکن قطعی علیحدہ حصہ ہے۔ لیبارٹری میں تو کسی کو علم تک نہ ہو گا

کہ یہاں کیا کھیل کھلا جا رہا ہے۔" شاگل نے فاتحانہ لمحے میں کہا اور عمران کے ہونٹ پر اختیار بھیجن گئے۔

"اس بارا واقعی میرے ستارے گردش میں ہیں۔ اس ریکھانے ڈاچ دیا۔ یہ تو صدیقی کی ذہانت

تھی کہ ہم نے ان پر قابو پالیا۔ درنہ میں تو واقعی اس طرح بے بس ہو گیا تھا کہ میری ریڈی میڈ کھوپڑی تک فیل

ہو گئی تھی۔ لیکن اب جو صورت حال ہے اس میں تو شاید صدیقی کی ذہانت بھی کام نہ دے سکتے۔ البتہ لوٹی پوپ پر

امید قائم ہے۔" عمران نے ایسے بڑھاتے ہوئے کہا جیسے خود کلامی کر رہا ہو۔

"مجھے تسلیم ہے کہ واقعی تمہارے اس آدمی صدیقی نے انتہائی ذہانت سے ریکھا اور اس کے

ساتھیوں کو اپنے جال میں پھسالیا تھا۔ لیکن یہاں تم لوگوں کا کوئی حرہ نہیں چل سکتا۔ جانکی کہاں ہے لاگر ریٹ

ٹرانسپر۔ تاکہ میں وزیر اعظم سے بات کروں۔" شاگل نے مذکور جانکی سے کہا۔

"میں لے آتا ہوں باس۔" جانکی نے سرہلاتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے مڑکر دوبارہ شفاف

شیشے والے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"باس اس کے لئے تو بیچے زیر و روم میں جانا پڑے گا۔ لاگر ریچ ٹرانسپر تواہ نصب ہے۔" - جائیگی نے واپس آ کر کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ سکھد یوان کا خیال رکھے گا۔ ویسے بھی یہ حرکت تو نہیں کر سکتے۔ تم میرے ساتھ آؤ تاکہ وزیر اعظم کو کال کر کے انہیں حالات بتا دوں۔ اور ان سے درخواست کروں گا کہ وہ یہاں آ کر اپنے سامنے ان لوگوں کو ہلاک ہوتے دیکھیں اور اپنی چیختی مادام ریکھا کی ذہانت کی فلم بھی دیکھیں۔" - شاگل نے کہا۔

"لیں بس۔ سکھد یو۔ خیال رکھنا۔" - جائیگی نے سکھد یو سے مخاطب ہو کر کہا جو ایک نوجوان سائنسدان کے بھیں میں کھڑا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ فخر مت کرو۔" - سکھد یونے کہا۔ اور جائیگی اور شاگل دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس ہال کمرے سے باہر نکلتے گے۔

"مسٹر سکھد یو۔ کیا تم خالی ہاتھ ہمارا خیال رکھو گے۔ بھائی کوئی مشین گن ہاتھ میں رکھ لو۔ ورنہ اگر اس شاگل کو خیال آگیا کہ تم نے خالی ہاتھ ہمارا خیال رکھا ہے تو وہ سب سے پہلے تمہارا خیال رکھنا شروع کر دے گا اور اس کا خیال رکھنا براحت مرحلہ ہوتا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے سکھد یو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ضرورت تو نہیں ہے۔ لیکن بھر حال ٹھیک ہے۔ چیف کا کچھ کہانیں جاسکتا کہ کس وقت کس بات پر بگڑ جائے۔" - سکھد یونے کہا۔ اور شفاف شیشے کے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

"جوزف۔ جیسے ہی تمہیں اپنے جسم میں حرکت محسوس ہو۔ تم نے قوری طور پر سکھد یو کی مشین گن پر قبضہ کرنا ہے۔ اور پھر اس جائیگی۔ اور شاگل کے علاوہ باقی سب افراد کا خاتمه کر دینا ہے۔ سمجھے۔ تمہارے لوی پوپ میں ایک جزا یا ہے جو زریم ریز کے اثرات کو جلد ہی ختم کر دے گا۔" عمران نے افریقی زبان میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ تاکہ ہال میں موجود دوسرے افراد اس کی بات نہ سمجھ سکیں۔ لیکن اس کی بات کا کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیونکہ سوائے عمران کے اور کوئی بول بھی نہ سکتا تھا اور ویسے بھی یہ مخصوص افریقی زبان صرف جوزف ہی سمجھ سکتا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اسے نہ سمجھ سکتے تھے۔ اس لئے اگر وہ بول بھی سکتے تو بھی ظاہر ہے وہ کوئی جواب نہ دے سکتے تھے۔

چند لمحوں بعد سکھد یو ہاتھ میں مشین گن اٹھائے واپس آیا۔ اور ان کے سامنے اس طرح ٹھیلنے لگا جیسے وہ واقعی ان کا خاص طور پر خیال رکھ رہا ہو۔ چونکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ لوگ معمولی سی حرکت بھی

نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس کا انداز البتہ بے حد ڈھیلا ڈھیلا ساتھا۔

"مسٹر سکھد یو۔ یہ ساری پلانگ کس نے کی ہے۔ کیا جانکی نے کی ہے۔ کم از کم شاگل کے بس کا روگ تو نہیں ہے۔" عمران نے سکھد یو نے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں یہ جانکی کی پلانگ ہے۔ اور پھر اس نے مختصر لفظوں میں اسے گران چوکی پر پر ڈکھا فون کی تھیب سے لے کر اب تک کے سارے حالات بتا دیئے۔"

"گذ۔ اس کا مطلب ہے۔ جانکی کو ذہانت کا نوبل پرائز ملنا چاہئے۔ ضرور ملے گا۔ اور ہو سکتا ہے ابھی ہی تمہارے وزیر اعظم اس کا اعلان کر دیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اچانک جوزف جوان کے درمیان دیوار سے لگا کھڑا تھا۔ یک لخت کسی عقاب کی طرح سکھد یو پر جھپٹا اور دوسرے لمحے سکھد یو بڑی طرح چیختا ہوا اچھل کر درمیان میز پر جا گرا۔ جب کہ اس کی مشین گن جوزف کے ہاتھ میں دکھائی دی۔ اور دوسرے لمحے ہال کرہ مشین گن کی خوفناک تڑتڑاہٹ اور وہاں موجود دوسرے افراد اور سکھد یو کی چیزوں سے گونج اٹھا۔ جوزف نے ایک لمحہ ضائع کے بغیر گھومتے ہوئے ان سب پر گولیوں کی بوچاڑ کر دی تھی۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں اولی پوپ فارمگ۔" عمران نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اچانک میرے جسم میں یک لخت حرکت آگئی تھی۔" جوزف نے ایسے لمحے میں کہا جیسے اسے خود بھی اپنے آپ کے حرکت میں آجائے پر یقیناً نہ آ رہا ہو۔

"اب جا کر دروازے کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور جیسی ہی یہ دونوں اندر آئیں ان کے سروں پر چھوٹا لوی پوپ بنادو۔ خیال رکھنا چھوٹا کہا ہے۔ میں نے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف سر ہلاتے ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سکھلے دروازے کی اوٹ میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد راہداری میں تیز تیز قدموں کی آواز ابھری اور جوزف چونکنا ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے آگے شاگل اور اس کے پیچھے جانکی دروازے سے گزر کر اندر داخل ہوئے اسی لمحے جوزف کا بھر پور مکہ جانکی کی گردان کی پشت پر پڑا۔ اور جانکی بڑی طرح چیختا ہوا شاگل سے نکلا ایسا اور پھر شاگل سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ دوسرے لمحے جوزف کا بازو لہرایا اور مشین گن کا دستہ نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے شاگل کے سر پر پڑا۔ اس کی طلق سے اس قدر زور دار چیخ نکلی جیسے روح اس کے جسم سے اسی چیخ کے ساتھ ہی نکل رہی ہو۔ جانکی ابھی تک فرش پر پڑا تڑپ رہا تھا۔ وہ شاید اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن جوزف نے دوسرا اور اس کے سر پر جہاد یا اور وہ بھی شاگل کی طرح ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں لوی پوپ آپریشن۔ اب اس شیشے والے کمرے میں جاؤ۔ اور ہاں یقیناً

کوئی میڈیکل باکس موجود ہوگا وہ اٹھا کر میرے پاس لے آؤ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوزف سر ہلاتا ہوا تیزی سے شیشے والے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس لوٹا تو اس کے ایک ہاتھ میں ایک بڑا سامگر جدید قسم کا میڈیکل باکس موجود تھا۔ اس نے میڈیکل باکس عمران کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ عمران نے اُسے کھول کر اس کا سامان نیچے فرش پر ڈالنے کے لئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد فرش پر بے شمار دوائیں اور سرنجیں اور اس قسم کا دوسرا سامان بکھرا پڑا تھا۔

"یہ بزرگ کی بڑی بوتل اٹھاؤ۔ اور اس میں سے چار سی مخلول سرنج میں لا کر مجھے سمیت سب کے بازوؤں میں انجکٹ کر دو۔ سوائے مادام ریکھا کے۔" عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور جوزف نے ایک بڑی سی سرنج اٹھائی۔ اس کی سوئی پر گلی ہوئی کیپ ٹھا کر اس نے یہ بڑی سرنج اس بزرگ کے مخلول سے پوری طرح بھر لی۔ اور اس کے بعد اس نے سب سے پہلے عمران کے بازوؤں میں انجکٹ کرنے لگا۔ اُسے سرنج اس مخلول سے تین بار بھرنی پڑی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب یکے بعد دیگرے حرکت میں آتے گئے۔

"یہ جوزف کے منہ میں۔ جو لیا نے حرکت میں آتے ہی حیرت بھرے لجھے میں کہا اور عمران نہ پڑا۔ پوپ ہے جوزف کے منہ میں۔"

"قدرت جو کام جس وقت کرتی ہے اس میں ضرور کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ اب دیکھو اگر یہ لوٹی پوپ جوزف کے منہ میں نہ ہوتا تو اس بار واقعی ہمیں انتہائی ذہانت سے ایک ایسے جال میں پھنسا لیا گیا تھا جس سے نکلا تقریباً ناممکن تھا اور شاگل نے ہمیں گولی مارنے سے کبھی بھی نہ ملنا تھا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جوزف کو شراب کی جگہ لوٹی پوپ پنا کر دینے کی ساری تفصیل بتا دی۔

"باس۔ زریشم ریز کے اثرات کائی سے ختم ہوتے ہیں نا۔" ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہا۔ صرف کائی کا جو ہر ہی ان ریز کا اثرات کو ختم کر سکتا ہے۔ اس بزرگ کے مخلول کا اصل جو ہر بھی بھی کائی ہے۔ چونکہ کائی جوزف کے منہ میں خالص حالت میں نہ تھی اس میں دوسرے اجزا بھی شامل تھے۔ اس لئے کچھ دیر بعد کائی نے اپنا اثر شروع کیا اور یہ کچھ دنوں بعد جوزف کے خون میں کائی کے اثرات اس قدر ضرور ہو جائیں گے کہ مغلوب کر دینے والی ریز اور گیس اس پر سرے سے اثر انداز بھی نہ ہو سکیں گی۔" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور سب مسکرا کر جوزف کو دیکھنے لگے۔ جس کے منہ کے کونے سے لو ہے کی سلاخ بدستور باہر کو نکلی نظر آ رہی تھی جو مسلسل شراب نہ پینے کے باوجود بالکل اسی طرح ہوشیار اور مستعد نظر آ رہا تھا۔ جیسے شراب پینے

کے زمانے میں نظر آتا تھا۔

"اس جانکی کو ہوش میں لے آؤ۔ یہی اس ڈرامے کا اصل کردار ہے۔ اس سے اصل یلمبارٹی کا راستہ معلوم ہوگا۔" عمران نے سمجھ دیجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے نائیگر کو اشارہ کیا۔ نائیگر تیزی سے جانکی کی طرف بڑھا۔ اس نے اُسے فرش سے اٹھایا اور ایک کرسی پر بے دردی سے پھینک دیا۔ دوسرے لمحے نائیگر کا زور دار تھپڑ جانکی کی جبڑے پر پڑا اور پھر تو جیسے نائیگر کے ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے چلنے لگے۔ چار پانچ تھپڑوں کے ساتھ ہی جانکی نے کراچتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور نائیگر پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے منہ کے دونوں کونوں سے خون کی لکیریں نکلنے لگی تھیں اور چہرے پر تکلیف اور کرب کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"مسٹر عقائد صاحب۔ اب شرافت سے وہ راستہ بتاؤ۔ جو یلمبارٹی تک یہاں سے جاتا ہو۔ ورنہ میرے ساتھی ایک لمحے میں تمہاری ساری عقل تھہاری ناک کے راستے باہر نکالنے پر تلے ہوئے ہیں۔" عمران نے انتہائی سرد لمحے میں جانکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تت۔ تت۔ تم سب صحیح کیسے ہو گئے۔ گک۔ گک۔ کیسے ہو گئے۔ نہیں یہ ناممکن ہے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔" جانکی نے کراچتے ہوئے کہا۔ وہ حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"ابھی تمہاری ذہانت میں لوی پوپ کا عمل فعل شامل نہیں ہوا۔ مسٹر جانکی۔ اس لئے ابھی تمہاری عقل نا بالغ ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لوی پوپ کیا مطلب۔ کیا لوی پوپ۔" جانکی اس قدر حیرت زده تھا کہ اُسے اپنی تکلیف بھی جھوٹی تھی۔

"پہلے لوی پوپ پچھے اس استعمال کرتے تھے۔ لیکن اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اب لوی پوپ عقل کی پنجمی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بہر حال یہ ماڈرن مسئلہ ہے۔ ابھی تمہاری سمجھ میں نہیں آیا گا۔ تم بتاؤ یہاں سے یلمبارٹی کا راستہ کس طرف ہے۔ اور سن لو اگر اب تم نے ذہانت کا استعمال کرنے کی کوشش کی تو پھر راستہ تو ہم ڈھونڈھیں گے لیکن تمہاری ایک ایک ہڈی ہزار جگہوں سے فلکتہ ہو جائے گی۔" عمران نے انتہائی سخت لمحے میں کہا۔

"اوہر سے کوئی راستہ نہیں جاتا۔ یقین کرو یہ حصہ بالکل عیحدہ ہے۔" جانکی نے کہنا شروع کیا۔

"جونا۔ اس جانکی کا دماغ درست کرو۔" عمران نے انتہائی کرخت لمحے میں سر موڑ کر ایک طرف کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیں ماشر"۔ جوانا نے جواب دیا اور تیزی سے چانگی کی طرف بڑھا۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ اس دیوکوروک لو۔ یہ تو واقعی میری ہڈیاں توڑ دے گا۔" - جانکی نے مُردی طرح دھشت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوانا کوروک دیا۔ اور پھر جانکی اس طرح شروع ہو گیا جیسے بُشن دپتے ہی ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔

\* \* \* \* \*

اردو لائچرری کا پیغام

اردو لائچہ ریی اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موڑ پہچان اور اردو قارئین کے لئے بہترین اور دلچسپ کتب فراہم کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لے جئے۔ ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کتاب گھر کو مدد دینے کے لئے آپ:

۱۔ اردو لائبریری پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے سپانسرز کو وزٹ کریں۔ ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔

۲۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھی ناول / کتاب کی کمپوزنگ (ان چیز فائل) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیئر کرنے کے لئے اردو لائبریری کو دیجئے۔

کتاب اپنے دوست احباب تک پہنچائیے۔  
<http://www.urdu-library.com> - ۳

# زندگانی ای پاپ مانشی

وزیر اعظم کا فرستان کا خصوصی ہیلی کا پڑھ جب زریٹک پہاڑی پر بنا ہوئے گن شپ ہیلی کا پڑھوں کے اڈے پر اترا۔ تو اس وقت صبح کا اجالا کافی حد تک پھیل چکا تھا۔ اڈے پر کافرستان سیکرٹ سروس کے کئی ارکان بڑے مستعد اور چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ وزیر اعظم کے ساتھ ہی ان کے خصوصی محافظوں کا ایک ہیلی کا پڑھ بھی ساتھ ہی اڈے پر اترا تھا۔ اور جب تک یہ محافظوں نے لے کر وزیر اعظم کے پیش ہیلی کا پڑھ کا دروازہ نہ کھلا۔ محافظوں کے انسچارج نے جب آگے بڑھ کر مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازہ کھلا اور وزیر اعظم مسکراتے ہوئے ہیلی کا پڑھ سے نیچے اترے۔ اُسی لمحے ایک طرف کھڑا ہوا نوجوان تیزی سے وزیر اعظم کی طرف بڑھا۔

"جناب میر انعام سکھد یو ہے۔ اور میں چیف شاگل کا نائب ہوں"۔ اس نوجوان نے آگے بڑھ کر بڑے مسود بانہ انداز میں وزیر اعظم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر چیف شاگل یہاں ہمارے استقبال کے لئے خود کیوں نہیں آئے"۔ وزیر اعظم نے انتہائی

تلخ لمحے میں کہا۔ ان کے چہرے پر نکار انسگی کے واضح آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ "جناب وہ بے حد مصروف ہیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے آپ کے استقبال کے لئے بھیجا ہے"۔ سکھد یونے سپاٹ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہے۔ تو اس کے پاس ملک کے وزیر اعظم کا استقبال کرنے کا وقت نہیں ہے۔ میں اس کے خلاف انتہائی سخت ایکشن لوں گا"۔ وزیر اعظم کو اور زیادہ غصہ آگیا۔

"تشریف لائیے۔ تاکہ آپ خود پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرفتار ہواد کیجئے سکیں۔ لیکن جناب لیبارٹری

میں آپ کے یہ محافظوں نہیں جا سکیں گے"۔ سکھد یونے بڑے مسود بانہ لمحے میں کہا۔

"ہمیں سبق مت پڑھاؤ نا سن۔ ہم جانتے ہیں"۔ وزیر اعظم سکھد یو کی اس بات پر اور زیادہ بھر گئے۔

"تم سب سیہیں رو گے۔ سمجھے"۔ وزیر اعظم نے محافظوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر وہ سکھد یو کی رہنمائی میں اس طرف کو چل پڑے۔ جدھر لیبارٹری کا راستہ تھا۔

"شاگل آج تک تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرفتار کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ اس بار کیسے ہو گیا۔"

مجھے یقین ہے کہ ایسا ریکھا کی ذہانت کی وجہ سے ہوا ہو گا۔ وزیر اعظم نے سکھدیو کے ساتھ سرگنگ میں چلتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ لوی پوپ کی وجہ سے ہوا ہے جناب۔ سکھدیو نے بڑے سنجیدہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لوی پوپ کی وجہ سے۔ کیا مطلب؟"۔ وزیر اعظم نے چلتے چلتے رک کر حیرت سے پوچھنے لگے۔

"جناب تفصیل تو آپ کو چیف شاگل صاحب ہی بتائیں گے۔"۔ سکھدیو نے جواب دیا اور وزیر اعظم ہونٹ بھینچنے آگے بڑھ گئے۔ سکھدیو انہیں ان سرگنوں سے گزار کر ایک بڑے ہال میں لے آیا۔ اور وزیر اعظم اندر داخل ہوتے ہی بُری طرح ٹھٹھک گئے۔

"خوش آمدید وزیر اعظم صاحب۔ آپ نئے منتخب شدہ وزیر اعظم ہیں اور سیکرٹ سروس کی کارکردگی میں خاصی دلچسپی بھی رکھتے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اس سارے مشن کا کلوز اپ بھی باقاعدہ دکھادیا جائے۔"۔ اچاک ہال کے ایک کونے سے ایک نوجوان نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تت۔ تت۔ تم کون ہو۔ اور یہ شاگل اور مادام ریکھا دنوں اس حالت میں۔"۔ وزیر اعظم صاحب نے بُری طرح گھبرا تے ہوئے کہا۔ ان کی ساری اکٹھوں پانی کے بلبلے کی طرح غائب ہو گئی تھی۔ کیونکہ سامنے ہی کریبوں پر شاگل۔ جانکی اور مادام ریکھا ریبوں سے بندھے ہوئے تھے۔ لیکن ان کی گرد نہیں ڈھلنی ہوئی تھیں۔

"مجھے علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) کہتے ہیں۔ شاید آپ جانتے ہوں۔"۔ اس نوجوان نے مکراتے ہوئے کہا۔ اور وزیر اعظم یہ تعارف سن کر اس بُری طرح اچھے کہ گرتے گرتے بچے۔

"تت۔ تت۔ تم علی عمران اور یہاں۔ م۔ مگر مجھے شاگل نے کہا تھا کہ تمہیں بے بس کر لیا گیا ہے۔"۔ وزیر اعظم کا چہرہ پسینے میں ڈوب سا گیا۔

"شاگل نے آپ کو درست رپورٹ دی تھی۔ دراصل یہ پہلا کیس ہے جس میں شاگل نے اس جانکی کے کہنے پر ذہانت استعمال کرنے کی کوشش کی۔ اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ کارلوسا والاقار مولا۔ مع مکمل رپورٹوں کے۔ اس وقت میری جیب میں ہے۔ اور میں چاہتا تو آپ کے یہاں پہنچنے سے پہلے یہاں سے نکل جاتا۔ لیکن میں نے سوچا کہ مادام ریکھا کو شاگل کی جگہ دینے کے لئے بیدبے چیزوں ہیں۔ اس لئے آپ کو ڈر اپ سینے بھی دکھادیا جائے۔ ویسے فکر نہ کریں۔ باہر اڑے پر موجود آپ کے سارے محافظوں کی روئیں اس وقت

عالم بالا کی طرف مائل پرواز ہوں گی۔ کیونکہ اڈے پر موجود سیکرٹ سروس کے ارکان کافرستان سیکرٹ سروس کے نہیں بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"م۔ مگر یہ سب ہوا کیسے۔ کاش میں اس شاگل کی کال پر بیہاں نہ آتا۔" وزیر اعظم نے انتہائی خوفزدہ لمحے میں کہا۔

"یہ سب تفصیلات کو آپ شاگل اور ریکھا سے معلوم کر لجھے گا۔ ان بہادروں نے واقعی اس بڑی محنت کی تھی۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ میرے باڈی گارڈ جوزف کے منہ میں جولولی پوپ موجود ہے اس میں ایک ایسا عصر بھی ہے جو ریشم ریز کے اثرات ختم کر دیتی ہے۔ ورنہ شاید واقعی آپ کو وہی نظارہ دیکھنے کو ملتا جو شاگل آپ کو دکھانا چاہتا تھا۔ لیکن اب آپ اپنے خصوصی ہیلی کا پڑھ میں مجھے اور میرے ساتھیوں کو بھاکر پاکیشیائی سرحد پر ہمیں الوداع کہیں گے۔ اس طرح ہم بڑے محفوظ طریقے سے پاکیشیا پہنچ جائیں گے۔ یہ شاگل۔ جاگئی اور ریکھا ان تینوں کو میں نے زندہ اس لئے چھوڑ دیا ہے کہ تاکہ یا رزندہ صحبت باقی والا معاملہ چلتا ہے۔" عمران نے کہا۔ اور وزیر اعظم بڑی طرح ہونٹ کاٹنے لگا۔

"ٹاگیگر۔ وزیر اعظم صاحب کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے خصوصی تھنہ دے دو۔" عمران نے مذکور ایک طرف کھڑے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو سکھدیو کے میک اپ میں وزیر اعظم کو ساتھ لے آیا تھا اور ٹائیگر تیزی سے وزیر اعظم کی طرف بڑھنے لگا۔

"تت۔ تت۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔" وزیر اعظم نے بڑی طرح خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تھنہ دے رہا ہوں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وزیر اعظم کچھ کہتے اچانک قریب پہنچے ہوئے ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وزیر اعظم چیختے ہوئے اچھل کر منہ کے بل زمین پر جا گرے۔ ٹائیگر کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے وزیر اعظم ایک بار پھر چیختے ہوئے زمین پر گرے اور ساکت ہو گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔ ٹائیگر نے جلدی سے جیب سے ایک باریک دھار والانجمن اور ایک ٹیوب نکالی اور پھر وہ وزیر اعظم پر جھک گیا۔ اس نے وزیر اعظم کو منہ کے بل الٹا کیا اور پھر ان کی گردان کے عقبی حصے میں اس نے تیز دھار انجمن کی نوک سے ایک کٹ ڈالا اور اس کے بعد ٹیوب کھولی اور اس میں موجود براوون رنگ کے پیسٹ کی تھوڑی سی مقدار نکال کر اس نے اس زخم پر ڈالی اور اسے انگلی سے زخم پر ملنے لگا۔ چند لمحوں تک اس پیسٹ کو ملنے کے بعد وہ انٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"او۔ کے۔ جوانا۔ وزیر اعظم صاحب کو اٹھاؤ اور او پر لے چلو۔ میں۔ جوزف اور ٹائیگر ہم باقی افراد کو لے آتے ہیں۔" عمران نے ایک طرف کھڑے جوانا سے کہا۔

اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے جھک کر فرش پر بیہوں پڑے وزیر اعظم کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے شاگل کو بھی ایک ہاتھ سے پکڑا۔ اور اسے بھی دوسرے کاندھے پر ڈال لیا۔ جوزف نے جاگنی کو اٹھا لیا۔ جب کہ نائیگر نے ریکھا کو عمران خالی ہاتھ تھا۔ پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اس حصے سے نکل کر اوپر اڑے میں پہنچ گئے۔ باہر آتے ہی عمران کی حکم پر شاگل۔ جاگنی اور ریکھا کو لفت کے ذریعے اور پنگران چوکی میں پہنچا دیا گیا جہاں لیبارٹری میں کام کرنے والے تمام سائنسدان پہلے ہی پہنچا دیئے گئے تھے۔

"آخر یہ سارا چکر تم نے کیوں چلا�ا ہے۔ ہم چپکے سے یہاں سے نکل جاتے۔ اب یہ وزیر اعظم کو

تم کہاں ساتھ لئے پھر دے گے۔" جولیا نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

"یہاں پہاڑیوں کی طرف سے اگر ہم کو ہستائیوں کے روپ میں جائیں تو سرحد تک پہنچنے میں کافی عرصہ لگ سکتا ہے۔ جب کہ کافرستان کے دارالحکومت سے اگر پاکیشیا جانے کی کوشش کی جائے تو بھی کافی عرصہ درکار ہے۔ اس لئے اب ہم وزیر اعظم کے پیش ہیلی کا پڑا اور اس کے محافظوں کے ہیلی کا پڑ میں آسانی ہے پہاڑیوں کے اوپر سے ہوتے ہوئے پاکیشیا کی سرحد پر اتر جائیں گے اور انہیں وہیں چھوڑ دیں گے تاکہ یہ ہمیں ہاتھ ہلاہلا کر باقاعدہ سی آف کر سکیں۔" عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ وزیر اعظم اور شاگل وغیرہ سب کو معلوم ہے کہ یہاں سے فارمولہ لئے جا رہے ہیں اور لیبارٹری بھی تباہ ہو جائے گی۔ کیا یہ خاموش تونہ پیٹھے جائیں گے۔ لازماً یہ فارمولہ واپس حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دیں گے۔" صدر نے کہا۔

"اس لئے تو میں نے وزیر اعظم کو خصوصی تخفہ دیا ہے۔ دیکھنا اب یہ اس طرح فارمولہ کو بھول جائیں گے کہ آئندہ اس کا نام ہی نہ لیں گے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تخفہ۔ کیا تخفہ۔" جولیا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ انہیں واقعی کچھ معلوم نہ تھا۔ عمران نے انہیں ہدایات دے کر باہر اڑے پر بھجوادیا تھا۔ اور نائیگر کو اس نے صرف سکھدیو کا نام سمجھا کر ان کے ساتھ کھڑا کر دیا تھا۔ نائیگر تھا اسی مقامی میک اپ میں ہی۔ اور خود عمران۔ جوزف اور جوانا کے ساتھ اندر ہاں میں ہی رہ گیا تھا۔ جاگنی نے انہیں وہ خصوصی راستہ بتا دیا تھا جس سے اس لمحتہ حصے سے لیبارٹری کے اندر پہنچنا جا سکتا تھا۔ اور پھر ان کے لئے لیبارٹری میں موجود افراد کوئی مسئلہ نہ بن سکتے۔ کیونکہ وہ عام سے سائنسدان تھے۔ عمران نے ان سے نہ صرف وہ فارمولہ بلکہ اس نے مختلفہ تمام کاغذات آسانی سے حاصل کر لئے تھے۔ اس کے بعد اس نے لیبارٹری میں نصب خصوصی اور انتہائی جدید ترین مشینزی کو فائرنگ کر کے بے کار کر دیا تھا۔ اور

اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے اندر واٹلیں چار جراحتی طاقتور ڈائنا میٹ بم بھی رکھ دیا تھا۔ لیبارٹری میں موجود تمام سائنسدانوں کو اس نے وزیر اعظم کے آنے سے پہلے ہی بے ہوش کر کے اوپر گران چوکی میں پہنچا دیا تھا۔ اور اب شاگل۔ جانکی اور ریکھا کو بھی اوپر پہنچا دیا گیا تھا۔ اذے پر اس وقت صرف بیہوش وزیر اعظم موجود تھا۔ اور عمران اب کسی خفیہ کی بات کر رہا تھا۔ اس لئے اس نے حیران تو ہونا تھا۔

"تم نے ساری باتیں ابھی پوچھنی ہیں۔ کچھ نکاح کے بعد کے لئے تور کھلو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ش اپ۔ تم پھر پٹری سے اترنے لگے ہو۔" جولیا نے بھنا کر کہا۔

"عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں مس جولیا۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ باہر بے شمار لوگ موجود ہیں اور وزیر اعظم کے لئے کسی بھی وقت کوئی کال آسکتی ہے یا کوئی گروپ ان کا پتہ کرنے یہاں آسکتا ہے۔" صدر نے کہا اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹائیگر۔ لفت کو یقینے لے آ کر اس کے اوپر جانے والا بن توڑو۔ تاکہ یہ لوگ کہیں لیبارٹری تباہ ہونے سے پہلے ہی یقینہ آ جائیں۔" عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا لفت کی طرف دوڑ پڑا۔

"لیبارٹری تباہ ہونے سے یہ گران چوکی بھی جائے گی۔" اس بارے چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہا۔ یہ عام سی لیبارٹری ہے۔ کوئی اسلیخ کا ذخیرہ نہیں ہے اور گران چوکی کافی بلندی پر ہے۔ اس لئے نہ صرف گران چوکی پوری طرح بچ جائے گی بلکہ دھماکے کی وجہ سے شاگل۔ ریکھا اور یہ سائنسدان بھی ہوش میں آ جائیں گے اور اطمینان سے اس آتش بازی کا نقارہ بھی کر سکیں گے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے انہیں زندہ کیوں چھوڑ دیا ہے۔ جس طرح ہم قابو آئے تھے کیا یہ ہمیں زندہ چھوڑ دیتے؟" تنویر نے بڑا سامنہ ہناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم بے بس ہو جانے والوں پر گولیاں چلا سکتے ہو تو میری طرف سے اجازت ہے۔ دوسرا بات یہ ہے کہ ایک سرکاری ادارے کے لوگ ہیں مجرم تنظیم کے آدمی نہیں ہیں کہ ان کے خاتمے سے تنظیم ہی ختم ہو جائے گی۔ ان کے مرنے کے بعد لا محالہ اور لوگ ان عہدوں پر کام شروع کر دیں گے۔ اور نجانے وہ کیسے لوگ ہوں کم از کم یہ دیکھے بھالے تو ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سوری۔ تم واقعی دور کی بات سوچتے ہو۔" اس بار تنویر نے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ اور یہ اس کی فطرت تھی کہ وہ ہر معااملے میں انتہائی کھلے دل کا مالک تھا۔

"میرا خیال ہے اس وزیرِ اعظم کو بھی آتش بازی کا نثارہ کرنے کے لئے یہیں چھوڑ دیا جائے تم اس کے لمحے کی آسانی سے نقل کر سکتے ہو۔ پھر اسے ساتھ لٹکائے پھر نے کافائدہ۔" جولیا نے کہا۔

"یعنی جو تھہ میں نے اسے دیا ہے اس کا اسے احساس تک نہ دلاؤں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب لفٹ کا بٹن ناکارہ کر دیا ہے میں نے۔" اسی لمحے ناٹگر نے قریب آ کر کہا۔

"او۔ کے۔ چلو۔ وزیرِ اعظم کو اٹھا کر پیش ہیلی کا پڑیں میں ڈالو۔ میرے ساتھ اس ہیلی کا پڑیں جولیا۔ جوانا اور تنویر ہوں گے جب کہ باقی ساتھی مجاہدین وارے ہیلی کا پڑیں ہوں گے۔ تنویر تم نے پائلٹ سیٹ سنچالنے ہے۔" عمران نے تیز لمحے میں کہا اور وہ سب تیزی سے ہیلی کا پڑوں کی طرف دوڑ پڑے۔ چند میٹروں بعد دونوں ہیلی کا پڑیکے بعد دیگرے فضا میں بلند ہوئے اور کافی بلندی پر پہنچ کر وہ تیزی سے مڑے اور پہاڑیوں کے اوپر سے ہو کر پاکیشی سرحد کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران تنویر کے ساتھ والی سیٹ پر تھا۔ جب کہ عقبی سیٹوں پر جوانا اور جولیا بے ہوش وزیرِ اعظم اور اس کا پائلٹ موجود تھے۔ اور عمران کی پہلی ہدایات کے مطابق وزیرِ اعظم کے پائلٹ کو بھی صرف بے ہوش کر کے اندر پہلے ہی ڈال دیا گیا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ پیش ائمہ میں تی۔ ون کانگ۔ پرائم فشرز پیش ہیلی کا پڑ پاکیشی کی سرحد کی طرف

کیوں جا رہا ہے اور۔" ایک تیز آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ پرائم فشرز سپینک۔ گون بول رہا ہے اور۔" عمران کے حلق سے کافرستانی وزیرِ اعظم جیسی آواز نکلی۔ لمحہ بے حد دینگ تھا۔

"سر۔ میں آئیں انچارج رام داس بول رہا ہوں۔ سر آپ کا ادھر پاکیشی کی سرحد کی طرف جانا تو انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ آپ کے ہیلی کا پڑ پر فائز بھی کھول سکتے ہیں اور۔" دوسری طرف سے بولنے والے کا لمحہ یک لخت مودبانہ ہو گیا۔

"تو کیا تمہارا خیال ہے کہ میں حق ہوں جو اتنی بات بھی نہیں جانتا سنو۔ انتہائی اہم مسئلے کی وجہ سے مجھے پاکیشی سرحد پر جانا پڑ رہا ہے۔ ان کا ایک آدمی عمران میرے ساتھ ہے۔ وہ انہیں سمجھا لے گا۔ دیسے میں سرحد پر اتر کر واپس آ جاؤں گا۔ اب مجھے ڈشرب نہ کیا جائے۔ اٹ از ویری پیش فلاٹ اور اینڈ آل۔" عمران نے کرخت لمحے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ ہیلی کا پڑ مسلسل

آگے پیچھے پرواز کرتے ہوئے پاکیشیا کی سرحد کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ پھر ابھی ان کے ہیلی کا پڑ دنوں سرحدوں کے درمیان واقعی نو مین لینڈ کے قریب پہنچ ہی تھے کہ ہیلی کا پڑ کا ٹرانسپورٹ ایک بار جاگ اٹھا۔

"ہیلو۔ پاکیشیا ایئر بیس تھرٹی نو کانٹر لطیف کا نگ۔ کافرستانی وزیر اعظم اور اس کے معاونوں کا ہیلی کا پڑ ہماری سرحد کی طرف کیوں آ رہا ہے۔ ہمیں اس کی آمد کی کوئی سرکاری اطلاع نہیں ہے۔ ہم اسے ہٹ بھی کر سکتے ہیں اور"۔ کانٹر لطیف کا لجہ بے حد خشک تھا۔

"ہیلو کانٹر لطیف۔ علی عمران ائندگ یو۔ خصوصی نمائندہ چیف آف سیکرٹ سروس ایکسو اور"۔ عمران نے انتہائی باوقار لجہ میں کہا۔

"اوہ۔ لیں سر۔ آپ بھی اسی ہیلی کا پڑ میں ہیں۔ لیں سر۔ ہمیں ہدایات مل چکی ہیں سر۔ اور"۔ کانٹر لطیف نے جلدی سے کہا۔ لیکن اس بار اس کا لجہ مود بانہ تھا۔

"سن۔ اٹ از دیری امپارٹمنٹ فلاٹ۔ دونوں ہیلی کا پڑ سرحد پر اتر جائیں گے۔ اور وزیر اعظم صاحب اپنے ہیلی کا پڑ میں واپس چلے جائیں گے۔ جب کہ دوسرا ہیلی کا پڑ کافرستانی سفارت کاروں کی ایک خصوصی بیم لے کر آئیں تھرٹی نو پر آپ کے پاس پہنچ گا۔ سمجھ گئے اور"۔ عمران نے سخت لجہ میں کہا۔

"لیں سر۔ تھیک ہے سر۔ ہم اب مطمئن ہیں سر اور"۔ کانٹر لطیف کی مود بانہ آواز سنائی دی اور عمران نے اور ایئندگ آں کہہ کر ٹرانسپورٹ آف کر دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے عمران کو تم نے کافرستانی سفارت کار کیوں کہا ہے۔ کیا ہم کافرستانی ہیں۔ تم نے ہماری توحین کی ہے۔ میں چیف سے تمہاری شکایت کروں گی"۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لجہ میں کہا۔ ظاہر ہے وہ اپنے ساتھ کافرستانی کا لفظ کیسے برداشت کر سکتی تھی۔

"اگر میں پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کہہ دیتا تو تم شکایت کرنے کے لئے زندہ سلامت پاکیشیا تک پہنچ ہی نہ سکتیں۔ اس لئے شکایت کو تو بہر حال میں فیس کر لوں گا۔ لیکن تمہاری موت کو کیسے برداشت کرتا۔ کیوں تھویر۔ تم کر لیتے برداشت"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ہونہیں سکتا کہ مس جولیا ناپر میری زندگی میں کوئی آئی آئے۔ میں تم جیسا خود غرض ہوں کہ صرف اپنے متعلق ہی سوچوں"۔ تھویر نے موقع دیکھتے ہی بات کر دی۔ اور عمران بے اختیار نہ پڑا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہی تابداری۔ کاش جولیا تمہاری قدر کرتی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے زیادہ تھویر کی قدر کرتی ہوں۔ سمجھے۔ تم واقعی کمینگی کی حد تک خود غرض ہو"۔ جولیا نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ مبارک ہو تو نویر۔ پھر کب مٹھائی کھلوار ہے ہو۔" عمران نے کہا اور تو نویر بے اختیار جھینپ کر

رہ گیا۔

"دیکھ لینا۔ تم دوسروں کی مٹھائیاں ہی کھاتے کھاتے ایک روز مرجا و گے۔ تمہیں اپنی مٹھائی کھانی کبھی نصیب ہی نہ ہو گی نانسس۔" جولیا نے ہونٹ بخشنچتے ہوئے کہا۔ اس کے لجھے میں جذبات کی حدت پوری طرح نمایاں تھی۔

"یا ر تو نویر۔ جلدی سے مٹھائی کا بندوبست کرو۔ جولیا نے ابھی سے بوڑھی عورتوں کی طرح کوتنا شروع کر دیا ہے۔ کہیں واقعی ایسا نہ ہو جائے۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے بوڑھی۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

"ثٹ اپ۔ نانسس۔ حق۔ الو۔ خبردار اب اگر مجھ سے بات کی۔" جولیا نے پھرے ہوئے لجھے میں کہا۔

"واہ۔ ابھی مٹھائی تو نویر نے کھلائی نہیں اور ابھی سے بے چارے کو لقا بات ملنے لگ گئے ہیں۔ سوچ لو تو نویر۔ شادی کے بعد تو دو کشڑی میں موجود سارے القابات تمہارے کھاتے میں پڑ جائیں گے۔" عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"ماشر۔ یہ وزیرِ اعظم ہوش میں آ رہا ہے۔ آنے والوں یا۔۔۔" اچاکھ جولیا کے ساتھ بیٹھا ہوا جوانا بول پڑا۔

"آنے والوں۔ چلو یہ بھی مٹھائی کھانے والوں میں شریک ہو جائے گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم چپ نہیں ہو سکتے۔ میں تمہیں گولی مار دوں گی۔" جولیا نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔ وہ اب واقعی جھلاہٹ کے عروج پر پہنچ چکی تھی۔

"جسے چپ ہونا چاہئے اُسے دیکھو کیسے چپ بیٹھا ہوا ہے۔ کسی تجربہ کا روشنہ کی طرح۔" عمران اتنی آسانی سے چپ ہونے والوں میں سے کہاں تھا۔ اس کی زبان نہ رکی۔

"عمران۔ جب مس جولیا کہہ رہی ہیں کہ چپ رہو تو تمہیں چپ رہنا چاہئے۔ سمجھے۔ ورنہ۔۔۔" تو نویر نے اس بار غصیلے لجھے میں کہا۔

"اچھا۔ یعنی تم اب اپنی والی مٹھائی میری طرف منتقل کرنا چاہئے ہو۔ مگر میں تو غریب آدمی ہوں۔ اس لئے تم ہی چپ رہو تو بہتر ہے۔" عمران نے ترکی بہتر کی جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے

کہ جو لیا کچھ کہتی وزیر اعظم کی کراہتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"م۔ م۔ میں کہاں ہوں۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔" وزیر اعظم ہوش میں آچکے تھے۔

"آپ کے پیش بیلی کا پڑکی فلاٹ کا لطف لے رہے ہیں۔ واقعی بڑا قیمتی اور شاندار بیلی کا پڑھے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ سرحد قریب آگئی ہے۔" اچانک تویر نے سنجیدہ لبجے میں کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ ایسا کرو۔ اس سامنے والی پہاڑی کے عقب میں بیلی کا پڑھا تاردو۔" عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اور تویر نے بیلی کا پڑکی بلندی اور رفتار کم کرنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد بیلی کا پڑھاڑی کے عقب میں ایک سپاٹ جگہ پر اتر گیا۔ اس کے پیچھے ہی دوسرا بیلی کا پڑھ بھی نیچے اتر آیا۔

"اب وزیر اعظم صاحب کو باہر لے آؤ۔ تاکہ میں انہیں سامنے پہاڑی پر لہراتا ہوا پاکیشیا کا جھنڈا دکھا سکوں۔" عمران نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور جوانا وزیر اعظم کا بازو پکڑ کر اسے نیچے اتارنے لگا۔ جو لیا بھی اس کے پیچھے نیچے اتر آئی۔ جبکہ عمران کے اشارے پر تویر بھی پائلٹ سیٹ سے نیچے اتر آیا تھا۔ دوسرے بیلی کا پڑھ میں موجود عمران کے ساتھی بھی نیچے آگئے تھے۔ اور وزیر اعظم اس طرح ان کے ور میان کھڑے لرز رہے تھے جیسے شیروں کے زخم میں کوئی ہر ان کھڑا کا نپتا ہے۔

"گھبرائیں مت جناب۔ آپ ایک بڑے لٹک کے وزیر اعظم ہیں۔ آپ کو وزیر اعظم جیسا حوصلہ اور وقار رکھنا چاہئے۔ ہم آپ کو یہاں مارتے کے لئے نہیں لے آئے۔ اگر ہم نے یہی کام کرنا ہوتا تو وہاں لیبارٹری کے اندر بھی کر سکتے تھے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھت۔ تھت۔ تو تم مجھے یہاں کیوں لے آئے ہو۔" وزیر اعظم نے ہونٹ کا نٹ ہوئے کہا۔

"سرکاری طور پر زریں پہاڑی کے نیچے موجود لیبارٹری کا معاشرہ کرنے گئے ہوئے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے۔ آپ کے ائمہ میں نے اب یہ اطلاع بھی دار الحکومت پہنچا دی ہو کہ آپ ایک خصوصی مشن پر پاکیشیا کی سرحد پر جا رہے ہیں۔ بہر حال فخر مت کریں۔ ابھی آپ کی واپسی ہو جائے گی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس باہر نکال لیا۔

"آپ کی اس لیبارٹری کے اندر ایک طاقتورڈ انسانیٹ نصب کر دیا گیا ہے۔ اور دیکھیں یہ بنی دبجتے ہی آپ کی وہ لیبارٹری ہمیشہ کے لئے فضا میں بکھر جائے گی۔ آپ کو چونکہ سیکرٹ سروس کے مشن میں بے حد دلچسپی ہے اور مجھے مادام ریکھا اور شاگل نے بتایا ہے کہ اس مشن میں نہ صرف آپ نے خصوصی دلچسپی لی ہے۔ بلکہ اس پیش پلان کی تمام تر منصوبہ بندی بھی آپ نے کی ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اس کا اختتام بھی

آپ کے سامنے ہو۔ چونکہ آپ ابھی حال ہی میں کافرستان کے وزیر اعظم منتخب ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کا بھی صحیح طریقے سے علم ہو سکے۔ تاکہ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کسی مشن کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے آپ کو ہماری کارکردگی کا صحیح معنوں میں اور اک بھی حاصل رہے۔ اب دیکھئے میں باکس پر لگا ہوا بٹن دباؤں گا اور آپ کی وہ لیبارٹری جسے خفیہ طور پر ہنانے اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اسے بچانے کے لئے آپ نے اس قدر محنت کی تھی، کس طرح ذرتوں کی طرح فضائیں بکھرتی ہے۔ عمران نے اس طرح کہنا شروع کر دیا جیسے کوئی پروفیسر کلاس کو یچھر دے رہا ہو۔

"مم۔ مگر وہ سائنسدان۔ اوہ اوہ۔ ایسا ملت کرو۔ پلیز۔ یہ بہت بڑا نقصان ہو گا۔ تم نے فارمولہ حاصل کر لیا ہے۔ ٹھیک ہے لے جاؤ۔ مگر لیبارٹری کو اور ہمارے چوتھی کے سائنسدانوں کو ہلاک مت کرو۔ پلیز میں تمہاری منت کرتا ہوں۔ ایسا ملت کرو۔" وہ ریاست کے وزیر اعظم نے یک لخت انتہائی عاجزانہ لبجھ میں کہا۔ "میں خود سائنسدان ہونے کا دعویٰ تو نہیں کر سکتا۔ لیکن میں سائنسدانوں کی قدر ضرور کرتا ہوں۔ لیبارٹری میں موجود سائنسدانوں نے مجھے سے تعاون کیا اس لئے مجھے انہیں ہلاک کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔ اس لئے میں نے لیبارٹری میں موجود تمام سائنسدان کو شاگل۔ ریکھا اور جانکی سمیت ٹھراں چوکی میں شفت کر دیا ہے۔ وہ وہاں محفوظ بھی رہیں گے اور لیبارٹری کی تباہی کا نظارہ بھی کر سکیں گے۔ اور لیبارٹری سے کوئی دشمنی ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ اس لیبارٹری میں خاص طور پر ایسے مشینری نصب کی گئی ہے جس سے ایسے میزاں ہنائے جاسکتے ہیں جو پاکیشیا کے دور راز شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگوں نے روپیاہ سے اس معاملے میں سازش کر رکھی ہے۔ وہ شوگران اور ایکریمیا کے دباؤ کی وجہ سے کافرستان کو بڑا راست ایسے دور مارخونقاں کی میزاں نہیں دے سکتا۔ اس لئے اس نے یہ سازش کی ہے اور اس لیبارٹری میں ایسی مشینری نصب کرائی ہے جس سے کافرستانی خود خفیہ طور پر ایسے میزاں تیار کر سکے۔ اور پاکیشیا کے عوام کو بچانے کے لئے یہ ایک لیبارٹری تو کیا میں کافرستان کی ان ساری لیبارٹری کو تباہ کر دوں گا۔ جو پاکیشیا کے خلاف کوئی ایسا اختیار تیار کر سکتی ہوں۔ سمجھے مسٹر پرائم مسٹر۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں اس لیبارٹری کو بچانے کے لئے اس قدر عاجزی پر اتر آئے ہو۔ تم نے یہ عاجزی اپنی لیبارٹری کو بچانے کے لئے کم اور پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے زیادہ اختیار کی ہے۔ لو دیکھو اپنی اس لیبارٹری کا حشر۔" عمران نے انتہائی سرد لبجھ میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے باکس پر موجود سرخ رنگ کے بٹن کو پوری قوت سے دبادیا۔ دوسرے ہی لمحے بٹن کے اوپر موجود چھوٹا سا بلب ایک جھماکے سے جلا اور پھر بجھ گیا۔ اور عمران نے وہ باکس ایک طرف چٹانوں میں اچھال دیا۔

"اوہ اوہ۔ تم نے لیبارٹری تباہ کر دی۔ کاش ایسا نہ ہوتا"۔ وزیر اعظم نے انتہائی مایوسانہ لبجے میں

کہا۔

"ایسا ہو گا مسٹر پرائم ضرر یقیناً ایسا ہو گا۔ کافرستان کی ہروہ لیبارٹری تباہ ہو گی جس میں پاکیشیا کے خلاف کوئی تھیار بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ اور اب میری بات سن لو۔ کیونکہ اب ہم نے فوری واپس جانا ہے مجھے معلوم ہے کہ اس لیبارٹری کی تباہی سے کافرستانی حکومت میں ایک بھونچال آجائے گا۔ میں نے تمہیں وہاں لیبارٹری میں ایک تخفہ دینے کے لئے کہا تھا۔ وہ تخفہ تمہاری گردن کے عقیٰ حصے میں موجود ہے۔ میں نے تمہاری گردن کے عقیٰ حصے میں ایک ایسا بٹن گوشت کے اندر رکھ دیا ہے کہ جو تمہارے ذہن کے منفی خیالات کو چیک کرتا رہے گا۔ اگر تم نے اسے نکالنے کی ذرا بھی کوشش کی تو یہ فوراً پھٹ جائے گا۔ اور تمہارا دماغ ہمیشہ کے لئے ماڈ فوج جائے گا۔ اور اگر نہ چھڑ دے گے تو یہ تمہارے لئے کوئی مسئلہ نہ بننے گا۔ لیکن اس بٹن میں ایسا ستم فکسہ ہے کہ جب بھی تم نے کارلوسا کے اس فارمولے کو جو میں لے کر جا رہا ہوں واپس حاصل کرنے کے احکامات دیئے یا اس کی منصوبہ بندی کی تو یہ بٹن خود بخود پھٹ جائے گا۔ اور پھر تم وزارت عظمیٰ کی کرسی کی بجائے کسی پاگل خانے میں پہنچا دیئے جاؤ گے۔ ہاں اگر تم نے اس معاملے کو ختم کر دیا تو پھر یہ بٹن ایک سال کے بعد خود بخود تخلیل ہو کر ختم ہو جائے گا۔ یاد رکھنا۔ میں نے ایک سال کہا ہے۔ آج سے ایک سال۔ اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو بے شک تجربہ کر کے دیکھ لینا تمہارا پانگٹ اندر بیہوں پڑا ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔ اور واعظی چلے جاؤ۔ اپنی اس زندگی کو میری طرف سے انعام سمجھنا۔ ورنہ جس طرح تم نے پاکیشیا کے خلاف منصوبہ بندی کرنے کی کوشش کی تھی تمہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہ تھا۔ لیکن بہر حال تم چونکہ کافرستان کے وزیر اعظم ہو۔ اس لئے کافرستان کے مفاد میں سوچنا تمہارا حق تھا اور اس حق کی بنا پر میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ لیکن آئندہ کے لئے ایسا نہیں ہو گا"۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے وزیر اعظم چیختے ہوئے پھر دوں پر جا گرے۔ ایک لمحے کے لئے ان کا جسم تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"چلواب دوسرا ہیلی کا پڑلے چلو۔ میں نے ہلکی سی ضرب لگائی ہے۔ پانچ منٹ بعد اسے خود ہوش آجائے گا"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لبجے میں اپنے ساتھیوں سے کہا جو خاموش کھڑے انتہائی حرمت بھرا نداز میں یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے۔

چند لمحوں کے بعد دوسرا ہیلی کا پڑا نہیں لئے ہوئے فھا میں بلند ہوا۔ اور تیزی سے پاکیشیا کی سرحد کی طرف بڑھتا گیا۔

"کیا واقعی تم نے ایسا بٹن لگا دیا ہے"۔ جو لیانے حرمت بھرے لبجے میں پوچھا۔

"یہ صرف نفیا تی داؤ تھا ورنہ تائیگر نے تو صرف خراش ڈال کر اس پر مرہم لگا دیا تھا۔ اگر واقعی ایسا بُن ایجاد ہو سکتا تو سب سے پہلے میں اسے تنویر کی گردان میں نہ فٹ کر دیتا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہیلی کا پڑھم بروں کے بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اس بار جولیا بھی نہ پڑی تھی۔

"بُن کی صحیح جگہ تو تمہاری گردان ہے۔" تنویر نے جھلانے ہوئے لبچے میں کہا۔

"اڑے میری گردان میں کیا۔ دل میں کہو۔ لیکن وہاں تو پہلے سے ایک خصوصی بُن نہ صرف موجود ہے بلکہ آن ہے۔ کیوں جولیا۔" عمران نے بڑے مقصوم سے لبچے میں کہا اور ہیلی کا پڑھا ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

- ختم شد۔

M JAWAD ALI  
+9715027378767